اور انکی اقران و امثال کو واسطے صحبت خاتم النبیین کے پسند کیا اور انکا ذکر خیر کتب انبیاء سابقین مین فرمایا قال تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین امنوا معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھہم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجرا عظیما یہ آیت شریف آخر سورۂ فتح سے خلفاء اربعہ کو مصداق اس آیت کا ٹھیرایا ہے اسکے سوا عموما وخصوصا اور بہت آیات بینات فضل صحابہ مین وارد ہین اور سنن مطہرہ مین مناقب عشرۂ مبشرہ وغیرہم کے آئے ہین اس جگہہ اولا و بالذات خاص ذکر کرنا مناقب ہر چہار خلیفہ راشد کا مقصود ہے اور ثانیا و بالتبع خاتمۂ رسالہ مین کسی قدر مناقب بقیۂ عشرۂ مبشرہ کا بھی ذکر آگیا ہے وباللہ التوفیق

مقدمہ بیان مین مناقب صحابہ کی عموما

حدیث عمران بن حصین مین فرمایا ہے خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم ان بعدہ قوما یشھدون ولا یستشھدون الحدیث متفق علیہ اس حدیث سے خیریت تین قرن کی ثابت ہے قرن صحابہ وقرن

تابعین و قرن تبع تابعین بہتر خبر دی ہے کہ بعد ان قرون کی زمانہ شر کا ہوگا
ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث رواہ النسائی اس حدیث
بھی خیریت ہر سہ قرن مذکور کی تحقیق ہوئی جابر رفعا کہتے ہیں لاتمس النار
مسلما رأنی او رأی من رآنی رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ سارا قرن صحابہ و
تابعین مغفور ہے انمین کوئی داخل نار نہوگا و لعبد الحکم بریدہ نے رفعا کہا ہے
ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا و نورا لہم یوم القیمۃ
رواہ الترمذی واستغربہ زمانہ خلافت راشدہ میں تفرق اصحاب کا اکثر
بلاد عجم میں ہوا اور اللہ تعالی نے اون کی وجہ سے امم کثیرہ کو ہدایت دی
جو صحابی جس سرزمین میں مرا ہے وہ اوس گروہ کا دن قیامت کے قائد و
نور ہوگا و لعبد اللہ عمر بن خطاب کہتے ہیں سنے حضرت کو فرماتے تھے مینے
اپنے رب سے اپنے اصحاب کے اختلاف کا بعد اپنے سوال کیا مجھکو وحی
کی کہ ای محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بمنزلہ نجوم کے ہیں آسمان میں بعض
اقوی ہیں بعض سے اور ہر ایک کے لیے ایک نور ہوگا جس نے اخذ کے
کوئی شے جسپر کہ وہ ہیں اختلاف سے وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہے پھر فرمایا
اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم رواہ رزین اس حدیث کے
صحت میں اگرچہ تکلم ہے لیکن معنی اسکے صحیح ہیں اور حدیث دلیل ہے فضل پر

کعب بن اسد بن تیم بن مرہ بن فہر بن کعب بن حضرتؐ اور ہماملتی ہین
انکی اور حضرتؐ کی درمیان اور مرہ کی بیچ مین چہ شخص ہین انکی مان ام الخیر سلمیٰ
بنت صخر بن عامر تہین اور بعض نی کہا انکا نام لیلیٰ بنت صخر بن عامر ہی انکی مان مسلمان
قدیم ہین جبکہ مسلمان دار ارقم مین تہی عائشہؓ کہتی ہین حضرتؐ نی انکی طرف دیکہکر فرمایا تہا ہذا
عتیق من النار اس لیی انکا نام عتیق ہوا دوسری روایت مین یون ہے کہ
من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر اخرجہ ابو یعلی و
ابن سعد والحاکم وصححہ عن عائشۃ وقیل غیر ذالک عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ
ابو بکر پاس حضرتؐ کی آئی فرمایا انت عتیق اللہ من النار فیومئذ سمی عتیقا
رواہ الترمذی مراد نام سی اس جگہہ لقب ہی کا نہ علما اسی پر ہین ایک جماعت
نی کہا انکو عتیق بسبب عتاقت وجہ یعنی حسن وجمال کی کہا ہے وبہ قال
مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد یا اس لیی عتیق کہا کہ اون کی نسب مین
کوئی شی عیب کی نہتی دوسرا نام انکا صدیق ہی یعنی بسیار راست گو یہ نام
بہی حضرتؐ ہی نی رکہا تہا یہی نام مجبہ ترجمان کا ہی ہی اللہم لا تحرمنا من
برکۃ ہذا الاسم والرسم علی بن ابی طالب قسم کہا کرتی تہے کہ اللہ نی ابو بکر کا
نام صدیق آسمان سی اوتارا ہے اس لیی کہ اونہون نی خبر اسرا کی تصدیق
کی تہی بعض نے کہا وہ ملازم صدق تہی ہر حال مین کبہی اون سی کوئی تخلف
ضاد نہین ہوئی اس لیی صدیق ٹہیرے اسلام مین اونکی لیی مواقف شریفہ

مین جیسی ثبات دربارۂ قصۂ اسرا و بجواب کفار اور ہجرت کرنا ہمراہ حضرت
کی بترک عیال و اطفال اور ملازمت غار و سائر طریق اور تکلم دن بدر و حنین
کی وقت اشتباہ امر کی اور رونا اس حدیث پر ان عبدا خیرہ اللہ بین
الدنیا والاخرۃ اور ثبات دن وفات حضرت کی اور قیام قضیہ بیعت مین
اور اہتمام کرنا روانگی جیش اسامہ بن زید مین اور قیام کرنا قتال اہل ردت
مین اور خلیفہ کرنا عمر کا بعد اپنی ذکر للصدیق مناقب و مواقف و فضائل
لاتحصی حضرت صدیق مکہ مکرمہ مین دو سال چار ماہ کچھ دن بعد قصۂ فیل
کے پیدا ہوئی حضرت سی دو برس چار ماہ کچھ دن چھوٹے تھے جب اسلام لائے عمر
اون کی ٢٧ سال کی تھی یا ٣٨ سال کی اور اسلام مین ٢٦ برس زندہ رہے
مردون مین سب سی پہلی یہی مسلمان ہوئے عمدۃ التحقیق مین بحوالہ بعض کتب
لکھا ہے کہ ابوبکر زمان جاہلیت مین تاجر تھے ایک دن خواب مین دیکھا اور
وہ شام مین تھی کہ چاند سورج اونکی گود مین اوترے ہین انہون نی دونونکو
اپنے ہاتھ سی پکڑ کر اپنے سینے سی لگا کر ایک چادر سی چھپا لیا جب جاگے تو
پاس ایک راہب نصاریٰ کی جا کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اوسنے کہا تو
کہان کا ہے کہا مکہ کا کہا کس قبیلہ سی کہا بنی تیم کہا تو کیا کرتا ہے کہا تجارت
کہا تیری زمانی مین ایک مرد نکلیگا جسکو محمد امین کہین گے وہ قبیلہ بنی ہاشم مین
سے ہوگا اور تو اوسکا تابع بنیگا وہ نبی آخر الزمان ہی اگر وہ نہوتا تو اللہ آسمان

وزمین وما فیہا کو اوسنا دم وجملہ انبیاء ورسل کو پیدا کرتا و وسید انبیاء خاتم المرسلین
ہے تو اوس کی دین مین داخل ہوتا اور اوسکا وزیر وخلیفہ بعد اوسکی نبیکا
ہیتا اوسکی نعت وصفت انجیل وزبور مین پائی ہے اور مین اسلام لا یا ہون
اور اوسپر ایمان رکہتا ہون لیکن خوف نصاری سی مینے اپنا اسلام چہپایا ہے
ابوبکر نی جب یہ صفت حضرت کی سنی اونکا دل نرم پڑا اور مشتاق دیدار ہوے
اوسکے کو آئی یہان حضرت کو پایا اور دوستدار ہوگئے اور ایک ساعت بے
حضرت کی دیکہے صبر نا آتا جب اس امر کو طول ہوا ایک دن حضرت نی فرمایا ای
ابابکر تم روز میری پاس آتی ہو اور میری ساتہہ بیٹہتے ہو پہر کیون نہین مسلمان
ہوجاتی کہا اگر تم پیغمبر ہو تو ضرور تمہارا کوئی معجزہ بہی ہوگا فرمایا کیا وہ معجزہ جو تونی
شام مین دیکہا اور راہب نی اوس کی تعبیر دی تمکو کفایت نہین کرتا ہے تب
ابوبکر نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی سیوطی نی
تاریخ الخلفاء مین کہا ہے انکا منشا مکہ تہا یہ مکہ سی سوای تجارت کی باہر نہ نکلتے
اپنی قوم مین بڑی مالدار اور صاحب مروت واحسان وتفضل تہے ابن الدغنہ نی
کہا تہا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین علی
نوائب الدہر وتقری الضیف نووی کہتی ہین کان من رؤساء قریش فی الجاہلیۃ
واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعاملتہم فلما جاء الاسلام اثرہ علی
ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول انتہی ابتدا یہ جاہلیت مین عفیف ترین مردم تہے

انہون نی کبھی شراب پی اور نہ کبھی شعر کہا بخاری مین ابو الدرداء سی رفعاً
آیا ہی ہل انتم تارکون لی صاحبی تقلت یہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً
فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت انکا اسلام لانا بلا تردد و تفکر تہا بجرد دعوت
کے اسلام لائی اور مرتی دم تک حضرتؐ سی جدا نہوئی نہ سفر مین نہ حضر مین
تا جبکہ حضرتؐ نی اونکو حج یا غزوہ مین بہیجا اور جملہ مشاہد مین حاضر رہے اور
بہت مواضع مین حضرتؐ کی نصرت کی اور روز احد اور حنین کی ثابت قدم
رہے حالانکہ اور لوگ بہاگی دن بدر کی جب فرشتے اتری تو اونہون نی کہا
اما تدرون الصدیق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی العریش علی کہتے
ہین حضرتؐ نے دن بدر کے مجہسے اور ابو بکر سے کہا تم مین ایک کی ہمراہ جبریل
ہین اور دوسری کی ہمراہ میکائیل اخرجہ ابو یعلی والحاکم واحمد علی نے کہا
ابو بکر اشجع الناس تہی دن بدر کے عریش مین پاس حضرتؐ کے کہڑے ہوے
تلوار نکالکر کہ کوئی مشرک اوس طرف نہ آئی پہر کہا واللہ ایک ساعت ابو بکر کی
بہتر ہے ہزار ساعت سی مومن آل فرعون کی وہ ایک مرد تہا اوسنے اپنے
ایمان کو چہپایا اور ایک مرد یہ ابو بکر ہین کہ انہون نی اپنے ایمان کا اعلان کیا
پہر آنا رونی کہ داڑہی بہیگ گئی عقبہ بن ابی معیط نی اپنی چادر حضرتؐ کی
گلی مین ڈالکر کہینچی حضرتؐ نماز پڑہتے تہے ابو بکر نی آکر اوسکو دفع کیا اور کہا
اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم رواہ البخاری بعون اللہ

علی کہتے ہیں تب ابوبکر اسلام لائے تو اظہار اسلام کیا اور کہلم کہلا طرف اللہ و
رسول کی دعوت کی انکی ہاتہہ پر منجملہ عشرۂ مبشرہ کی عثمان و طلحہ و زبیر و سعد
و عبدالرحمن بن عوف اسلام لائے جس دن حضرتؐ کا انتقال ہوا اصحاب نے
سقیفہ میں ان ہی بیعت کی یہ اور عمر بن خطاب سقیفۂ بنی ساعدۂ انصار میں گئے
امر خلافت میں شورہ کرنی کو آپس میں بہت گفتگو ہوئی یہاں تک کہ بعض انصار
نے کہا منا امیر و منکم امیر یا معشر قریش اور بہت کچہ غل غپاڑا ہوا اور
آوازیں بلند ہوئیں تب عمر نی ابوبکر سی کہا ہاتہہ بڑہاؤ اونہوں نی ہاتہہ بڑہایا
عمر نی بیعت کی پہر ساری مہاجرین نے پہر انصار نی پہر دوسری دن سارے
عامہ نی اوس بیعت سی علی بن ابی طالب و بنوہاشم و زبیر بن العوام و خالد
بن سعید بن العاص و سعد بن عبادہ انصاری نے تخلف کیا پہر بعد موت
فاطمہ بنت رسول کی سب نی بیعت کی یہ بیعت علی الصحیح بعد چہہ ماہ کے موت
فاطمہ سے ہوئی کہتے ہیں سب سی پہلی بشیر بن سعد انصاری نی بیعت کی
تہی پہر عمر نی پہر ابو عبیدہ بن الجراح نے پہر سعد بن عبادہ نی پہر مہاجرین
و انصار نی بہر حال ابوبکر نی بعد ولایت کے لوگوں کو خطبہ سنایا بعد
حمد و ثنای الٰہی یہ کہا اما بعد ایہا الناس قد ولیت امرکم و لست بخیر منکم
وان اقواکم عندی الضعیف حتی اٰخذ له بحقه وان اضعفکم عندی القوی
حتی اٰخذ منه ایہا الناس انما انا متبع و لست بمبتدع فان احسنت

ما عینی نی واں رھت نقومونی انتھی

صفت ابی بکر

یہ نحیف خفیف اللحم ابیض خفیف العارضین معروق الوجہ ناتی الجبہتہ غائر العینین عاری الاشاجع تھے حنا وکتم کا خضاب کرتی معروق الوجہ سے مراد قلیل اللحم ہے اور ناتی الجبہہ سی بلند پیشانی اور اشاجع پیوند ہاے بر انگشتان کو کہتے ہین انہون نی کبھی شراب نہین پی نہ جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ کبھی کسی بت کو سجدہ کیا اور حلیہ مشاہین حاضر ہونے انتھے مترجم جس طرح ہمنام انکا ہے اسی طرح بحمدہ تعالی حلیہ مین بھی اشبہ ہی بجز دو صفت کے ایک نتوجبہ دوم غور عینین حضرت کی صحابہ مین بھی اشرا تھی یعنی سپید موی بسیاہی آمیختہ ف فضل مین ابوبکر کے آیات واحادیث کثیرہ آئے ہین کشاف وغیرہ مین کہا ہے کہ کریمہ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی الخ حق مین ابوبکر اور ان کی والدین کے اور تری ہی علی بن ابی طالب نی کہا یہ آیت حق مین ابوبکر کے نازل ہوئی ہے انکی ماں باپ سب سلام لائی مہاجرین مین سوا ان کی یہ بات کسی دوسرے کے لیے جمع نہین ہوئی البغوی نی اپنی تفسیر مین کہا ہے ابوبکر کے لیے سلام ابوین و اولاد کا مجتمع ہو گیا ابو قحافہ و ابوبکر و عبد الرحمن سب نی حضرت کو پایا ولم یکن ذلک لاحد من الصحابۃ انتھی وقال تعالی ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول

لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ سیوطی نے کہا
مسلمانون کا اجماع ہے کہ مراد صاحب سی اس جگہ ابوبکر ہین وقال تعالی
واللیل اذا یغشی الی قولہ ان سعیکم لشتی بعض مفسرین نے کہا ہے کہ آیت
حق مین ابوبکر وابوسفیان بن حرب کی اوتری ہی وقولہ تعالی وسیجنبہا
الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی تا آخر سورت بغوی نے کہا یہ آیت حق مین
ابوبکر کے ہی سب کے نزدیک ابن الجوزی نے کہا اجمعوا علی انہا نزلت فی
ابی بکر انتہی وقال تعالی واما من اعطی واتقی اسکا نزول حق مین ابوبکر کی ہوا ہے
جو عجائز ونسا مکہ مین اسلام لاتین ابوبکر اون کو خرید کر کی آزاد کر دیتی اور سات
نفر ایسی آزاد کیے جن کو راہ خدا مین عذاب کیا جاتا تھا ابن عباس نے کہا
امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما حق مین ابوبکر کے اوتری ہے
ذکرہ البغوی فی تفسیرہ عایشہ کہتی ہین ابوبکر کبھی اپنی قسم مین حانث نہوتی
تہے یہان تک کہ آیۂ کفارہ مین نازل ہوئی وقال تعالی والذی جاء بالحق
محمد وصدق بہ ابوبکر ابن عساکر نے کہا ھکذا الروایۃ ولعلھا قراءۃ لعلی
وقال تعالی وشاورھم فی الامر ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین ابوبکر و
عمر کے اوتری ہے وقال تعالی ولمن خاف مقام ربہ جنتان شوذب نے
کہا یہ آیت حق مین ابوبکر کے نازل ہوئی ہے رواہ ابن ابی حاتم ابن عباس
نے کہا قولہ تعالی وصالح المؤمنین یہ آیت دربارۂ ابوبکر و عمر آئی ہی وقال تعالی

یاایھاالذین اٰمنوامن یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم
ویحبونہ حسن بصری نی کہا ھو واللہ ابوبکر واصحابہ لما ارتدت العرب
جاھدھم ابوبکر واصحابہ حتی ردھم الی الاسلام وقال تعالیٰ ومالاحد
عندہ من نعمۃ تجزیٰ تا آخر سورت ابن الزبیر نی کہا یہ آیت حق مین ابوبکر
صدیق کی اوتری ہے مجاہد نی کہا یہ آیت ھوالذی یصلی علیکم وملائکتہ
حق مین ابوبکر کے آئی ہے زین العابدین نی کہا ونزعنا مافی صدورھم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین حق مین ابوبکر وعمر وعلی کی نازل ہوئی
ہے ابن عباس نی کہا نزول کریہ ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا کا
حق مین ابوبکر کے ہوا ہے ابن عیینہ نی کہا اللہ نی سب مسلمانون پر عتاب کیا
دربارہ رسول خدا مگر ابوبکر کو کہ وہ اس عتاب سی خارج رہے الا تنصروہ
فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین الخ

ذکر احادیث

شیخین نی جبیر بن مطعم سی روایت کیا ہی کہ ایک عورت پاس حضرت کے
آئی فرمایا کہ پھر میری پاس آنا اوسنی کہا اگر مین آؤن اور تمکو نہ پاؤن گویا وہ
کہتی تہی کہ مین تم مرجاؤ فرمایا اگر تو مجھکو نہ پائی تو پاس ابوبکر کے آنا انس کہتے
ہین مجھکو بنو المصطلق نی پاس حضرت کی بہیجا یہ دریافت کرنے کو کہ ہم بعد
آپ کی کس کو صدقہ دین منے آکر پوچھا فرمایا کہ ابوبکر کے پاس صدقہ بہیجدینا

ابن عباس کہتی ہین ایک عورت پاس حضرتؐ کی آئی کچہ مانگتی تہی فرمایا
پہر آنا اوسنے کہا اگر مین آئی اور تمکو نپایا اشارہ موت کا کرتی تہی فرمایا اگر تو
آیے اور مجہے نپایے تو پاس ابوبکر کے جانا کہ بعد میرے وہی خلیفہ ہے
عایشہ کہتی ہین حضرتؐ نی مرض موت مین فرمایا ابوبکر اور اپنے بہائی کو بلا
کہ مین ایک کتاب لکہدون مجہی ڈر ہے کہ کہین کوئی تمنی تمنا کری اور کوئی
قایل کہی کہ مین اولی تر ہون اور اللہ و مومنین نمانین مگر ابوبکر کو رواہ مسلم
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نفع ندیا مجہکو کسیکی مال نی جتنا نفع دیا مجہکو مال
ابوبکر نی ابوبکر نے رو کر کہا ھل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ رواہ احمد
مصرع از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم ✦ دوسر الفظ انکا رفعا یہ ہے
کسیکا مجہپر احسان نہین لکن مینے اوسکا بدلا کر دیا مگر ابوبکر کہ اونکا احسان
مجہپر ہے اوسکا بدلا اللہ تعالی دن قیامت کی کریگا رواہ الترمذی عایشہ
و عروہ بن زبیر کہتی ہین جس دن ابوبکر اسلام لائی اونکی پاس چالیس ہزار
دینار یا درہم تہے سب حضرتؐ پر خرچ کردی اخرجہ ابن عساکر ابوبکر کہتے
ہین مین ابوقحافہ کو پاس حضرتؐ کی لایا فرمایا تونی شیخ کو چہوڑا ہوتا کہ مین خود
پاس اوسکی آتا کہا وہ احق ہی کہ پاس آپ کی آئی فرمایا انا نحفظہ لا یادی ابنہ
عندنا یعنی ہمکو انکا خفظ ترجیح ہی اس لیی کہ انکی فرزند کے احسانات مین پاس
ہماری اخرجہ البزار ابن عباس نی رفعا کہا ہے میری نزدیک کوئی ابوبکر سی

اعظم ترنہین ہی اپنی جان ومال سی میری ساتھ مواسات کی اور اپنی بیٹی
مجھکو بیاہ دی رواہ ابن عساکر حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے میری پاس
جبریل آی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے وہ دروازہ جنت کا دکھلایا جس سی میری امت
داخل ہوگی ابوبکر نی کہا ای رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بھی آپ کے
ہمراہ ہوتا یہان تک کہ نظر کرتا فرمایا تو ای ابوبکر سب سی اول داخل جنت
ہوگا میری امت مین سی رواہ ابوداود حدیث ابوسعید مین کہا ہے کہ سب
سی زیادہ احسان والے لوگون مین مجھپر یعنی میرے لیے صحبت ومال مین ابوبکر
ہے اگر مین کسیکو سوا اپنی رب کی دوست ٹہیراتا تو ابوبکر ہی کو خلیل بناتا
ولکن اخوت ومودت اسلام حاصل ہے باقی نرہی مسجد مین کوئی کھڑکی مگر کھڑکی
ابوبکر کا دوسری روایت مین یون ہی لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت
ابابکر خلیلا متفق علیہ غیر اللفظ ابن مسعود کا رفعا یہی لو کنت متخذا خلیلا
لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم
خلیلا رواہ مسلم ابوالدرداء کہتی ہین حضرت نی مجھکو دیکھا کہ مین آگی ابوبکر
کے چلا جاتا تھا مجھے فرمایا ای ابوالدرداء کیا تو آگی ایسے شخص کے چلتا ہے جو
تجھسے بہتر ہے دنیا وآخرت مین نہین نکلا سورج اور نہین ڈوبا بعد نبیین ومرسلین
کے افضل تر کسیپر ابوبکر سے علی بن ابی طالب کہتے ہین وفات کی حضرت نبی
یہان تک کہ جان لیا ہے کہ افضل ہم مین بعد رسول خدا کی ابوبکر ہین

اور نزدیک وفات کی حضرت نے بیان تک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد
ابوبکر کے عمر ہین دوسرا لفظ علی کا نزدیک ابن ماجہ کی یہ ہے کہ ہم پاس
حضرت کے تھے کہ آتے ہین ابوبکر وعمر آئی فرمایا ای علی ہذان سید کہول الجنۃ
من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین ولا تخبرھما یا علی یعنی انکو
خبر نکی یہان تک کہ وہ مرگئے انس کا لفظ رفعا یہ ہے ابو بکر وعمر سیدا
کہول اہل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین رواہ الترمذی
ابن عباس نے رفعا کہا ہے ابوبکر میرا صاحب و مونس ہے غار مین ابن عمر کا
لفظ یہ ہی کہ حضرت نے ابوبکر سے کہا تو میرا صاحب ہے حوض پر اور میرا صاحب ہے
غار مین رواہ الترمذی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر کہتے ہین جب یہ آیت اوتری
ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم ابوبکر نے کہا ای رسول خدا اگر آپ حکم دین
تو مین اپنی جان کو قتل کرون فرمایا تو سچا ہے انس کا لفظ رفعا یہ ہی ابوبکر کا
حب و شکر واجب ہی میری ساری امت پر عائشہ رفعا کہتی ہین سب کا حساب
لیا جاویگا مگر ابوبکر کا اور فرمایا ابوبکر عتیق ہے آسمان مین اور عتیق ہے زمین
مین رواہ الدیلمی اور فرمایا کہ ابوبکر وعمر بمنزلہ سمع و بصر کے ہین رواہ الترمذی
اور فرمایا ابوبکر افضل ہین اس امت کے اور فرمایا اگر ابوبکر صدیق نہوتے تو
اسلام جاتا رہتا اور فرمایا مثل ابی بکر کی مثل شیر کی ہے صفا مین اور فرمایا مثل
ابوبکر کی جیسی باران کہ جہان گرے نفع دی عمرو بن العاص کہتے ہین کہ حضرت نے

ہمکو جیش ذات السلاسل پر بہیجا مین نی پاس حضرتؐ کی آکر کہا کون شخص تمکو
بہت دوست ہی کہا عایشہ مینی کہا مردون مین فرمایا اوسکا باپ مینے کہا
بہر کون فرمایا عمر بہر کئی آدمی گنے مین چپ ہو رہا اس ڈر سی کہ کہین مجہکو
سب کی آخر مین ذکر دین متفق علیہ محمد بن حنفیہ کہتی ہین مینے اپنے باپ سے
کہا کون شخص بہتر ہے بعد نبی علیہ السلام کے فرمایا ابوبکر مینے کہا بہر کون کہا عمر مین ڈرا
کہ کہین یہ کہین کہ بہر عثمان مینے کہا بہر تم ہو گے کہا ما انا الا رجل من المسلمین
رواہ البخاری ابن عمر کہتے ہین ہم زمانہ حضرتؐ مین کسیکو برابر ابوبکر کے نکرتی
تہے بہر عمر بہر عثمان بہر ہم اصحاب حضرتؐ کو چہوڑ دیتے درمیان اونکے
تفاضل نکرتی رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ زندہ تہی اور ہم
کہتے تہے افضل امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد حضرتؐ کی ابوبکر ہین بہر عمر
بہر عثمان رضی اللہ عنہم عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ابوبکر ہماری سید وخیر وحبیب
الی رسول اللہ ہین رواہ الترمذی حدیث عایشہ مین فرمایا ہی لائق نہین
کسی قوم کو کہ انمین ابوبکر ہون کہ امامت کرے اونکی کوئی شخص سوا ابوبکر کے
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب عمرؓ کہتے ہین حضرتؐ نی ہمکو حکم دیا
کہ ہم صدقہ کرین پس آپکا حکم میری پاس مال ہونی کیوقت ہوا مینے کہا آج مین ابوبکر
پر سبقت لیجاؤنگا اگر سابق ہونیوالا ہون اور مین نصف مال پاس حضرتؐ کے
لایا فرمایا ما ابقیت لاہلک مینی کہا مثل اسکی اور ابوبکر اپنا سارا مال لیکر آئی

فرمایا اے ابابکر ما ابقیت لاھلک کہا ابقیت لھم اللہ ورسولہ میں کہتا ہوں کسی شی میں اون سے سابق ہونگا کبھی رواہ ابو داود والترمذی وقال حسن صحیح ابن عمر نے رفعا کہا ہے اول مجہی سے زمین شق ہو گی پہر ابوبکر پہر عمر پہر میں پاس اہل بقیع کے آونگا اونکا حشر میری ہمراہ ہوگا پہر میں اہل مکہ کا انتظار کرونگا یہان تک کہ محشور ہونگا میں درمیان اہل حرمین کے رواہ الترمذی عمر کی سامنی ذکر ابابکر کا ہوا عمر نے رو کر کہا میں چاہتا ہون کہ میرا سارا عمل مثل ایک دن کی عمل کے اون کی ایام میں سے اور مثل ایک رات کی اون کی راتون میں سی ہوتا پہر شب غار کا ذکر کیا اور روز ردت عرب اور اون کی قتال کا ذکر کیا الحدیث بطولہ رواہ رزین حدیث طویل ابوہریرہ میں آیا ہے فقال ابو بکر ما علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعی منھا کلھا احد قال نعم وارجو ان تکون منھم یا ابابکر رواہ الشیخان اور حدیث جر ثوب میں ابن عمر سے رفعا آیا ہے انک لست تصنع ذالک خیلاء رواہ البخاری اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ رواہ مسلم بطولہ مراد صوم و اتباع جنازہ و اطعام مسکین و عیادت مریض ہے دوسری روایت میں وجبت لک الجنۃ آیا ہے حذیفہ نے رفعا کہا ہے جنت میں پرندے ہونگے جیسے شتر بختی ابوبکر نے کہا انھا لناعمۃ یا رسول اللہ قال انعم منھا من یاکلھا وانت ممن

باکاتہا اخرجہ البیہقی سعید بن جبیر کہتے ہیں میرے پاس حضرت کے یہ
آیت پڑھی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ان ھذا لحسن
فرمایا اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت اخرجہ ابو حاتم و ابو نعیم
سلیمان بن یسار رضا کہتے ہیں خصال خیر تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب کسی
بندے کی ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو کوئی خصلت اوسمین منجملہ خصال مذکورہ
کے رکھدیتا ہے جس کی وجہ سی وہ جنت میں جاتا ہے ابوبکر نے کہا اے
رسول خدا انی شئ منہا فرمایا نعم جمعاً من کل اخرجہ ابن ابی الدنیا فی
مکارم الاخلاق ایک جماعت اہل علم نی خلافت صدیق کی قرآن وحدیث
دونون سی استنباط کی ہے تفصیل اس اجمال کی تاریخ الخلفا میں ہی جیہقی
کہا کریمہ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید کا حجت
ہے خلافت صدیق پر اس لیے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی قتال نہیں
ہوا جس کی لیے لوگ بلائے جاتے بجز دعا ابی بکر کے بجانب قتال اہل ردت
و مانعین زکوٰۃ وبہ قال ابن شریح ابن کثیر نے کہا کریمہ وعد اللہ الذین امنوا
منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الایہ منطبق ہے خلافت
صدیق پر بلکہ ولایت ابوبکر وعمر دونون پر ابوبکر ابن عیاش نے کہا ابوبکر
خلیفۃ آنحضرت ہیں اسلئے کہ قرآن میں فرمایا ہے للفقراء المہاجرین الی قولہ
اولٰئک ہم الصادقون سو جس کو اللہ نے صادق کہا ہے وہ کاذب نہیں ہوتا

اور اون سب نی کہا یا خلیفۃ رسول اللہ ابن کثیر کہتے ہین ہذا استنباط
حسن علی نی کہا ہے اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابا بکر اول من
جمع القرآن بین اللوحین ف بعض احادیث مین فضل ابو بکر و عمر کا معًا آیا
ہے ابو ہریرہ کہتی ہین ایک آدمی گاؤ ہانکے لیی جاتا تہا جب تہک گیا تو
اوسپر سوار ہوا گاؤ نی کہا مین اس لیی نہین پیدا ہوئی ہون مجہے تو زمین
کی حراثت کے لیی پیدا کیا ہی لوگون نی کہا سبحان اللہ گاؤ بات کرتی
ہے حضرتؐ نی فرمایا فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر اور یہ دونون وہان یہ
نہ تہے اسی طرح ایک آدمی بکری چراتا تہا ایک گرگ نی ایک بکری پکڑ لی
اسنے جاکر اوس سی چہڑائی گرگ نی کہا دن سبع کی کون اسکو چہڑایگا جس
دن کہ کوئی راعی اسکا نہوگا لوگون نی کہا سبحان اللہ گرگ بولتا ہے حضرتؐ
نی فرمایا اومن بہ انا و ابو بکر و عمر اور وہ دونون وہان نہ تہے متفق علیہ
علی بن ابی طالب کہتے ہین مینی حضرتؐ کو بارہا سنا کہ فرماتے تہے کنت و ابو بکر
و عمر و فعلت و ابو بکر و عمر و انطلقت و ابو بکر و عمر و دخلت و ابو بکر و عمر
و خرجت و ابو بکر و عمر الحدیث متفق علیہ ابو سعید خدری کا لفظ
رفعا یہی کہ اہل جنت اہل علیین کو دیکہین گے جس طرح کہ تم کوکب دری کو
دیکہتے ہو کنارہ آسمان مین اور بیشک ابو بکر و عمر اونہین مین سے ہین اور
اچہے ہین رواہ فی شرح السنۃ و روی نحوہ ابو داود والترمذی و ابن ماجۃ

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرتؐ جب مسجد مین داخل ہوتی کوئی شخص اپنا
سر نہ اوٹھاتا سوا ابوبکر وعمر کے یہ دونون حضرتؐ کو دیکھکر مسکراتی اور حضرتؐ
ان دونون کو دیکھکر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ابن عمرؓ
کہتے ہین ایک دن حضرتؐ گھر سی نکلی اور مسجد مین آئے اور ابوبکر وعمر مین سے
ایک جانب مین اور دوم جانب لیا رہتا اور حضرتؐ دونون کی ہاتھ
پکڑی ہوئے تھے فرمایا ہکذا نبعث یوم القیامۃ رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث غریب عبد اللہ بن حنطب کا لفظ نزدیک ترمذی کی مرسلاً ہے
ہے کہ حضرتؐ نی ابوبکر وعمر کو دیکھکر فرمایا ہذان السمع والبصر حدیث ابو سعید
خدری مین آیا ہے کہ نہین ہے کوئی نبی لیکن اوس کی دو وزیر ہوتے ہین
اہل آسمان سی اور دو وزیر اہل زمین سی سو میرے وزیر اہل سما سے
جبرئیل ومیکائیل ہین اور اہل ارض سے ابوبکر وعمر رواہ الترمذی ابن مسعودؓ کہتی
ہین حضرتؐ نی فرمایا آئیگا تمپر ایک مرد اہل جنت سی اتنی مین ابوبکر آئے
پھر کہا آئیگا تمپر ایک مرد اہل جنت سی اتنے مین عمر آئے رواہ الترمذی و
قال ہذا حدیث غریب عائشہؓ کہتی ہین حضرتؐ کا سر میری گود مین تھا چاندنی
رات مین مینی کہا ای رسول خدا بھلا کسیکی حسنات برابر عدد نجوم سما کے بھی
ہونگی فرمایا ہان عمر کی مینی کہا ابوبکر کی حسنات کدھر گئی فرمایا انما جمیع حسنات
عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر رواہ رزین حذیفہ نی روایت کیا ہے

انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی
سعید بن زید کہتے ہیں میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ
و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ پھر ساری عشرہ مبشرہ کا ذکر کیا ابو اروی دوسی
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پاس حضرت کے تھا کہ آتے ہیں ابوبکر و عمر آئے فرمایا الحمد للہ
الذی ایدنی بکما حدیث عمار بن یاسر میں رفعا آیا ہے کہ میرے پاس جبریل آئے
بیٹھے کہا کہ فضائل عمر کے بیان کرو کہا جب سے نوح اور انکی قوم ہوئی ہے تب سے اگر
اب تک فضائل عمر بیان کروں تو ختم نہوں اور عمر ایک حسنہ ہے حسنات ابی بکر سے
حدیث عبد الرحمن بن غنم میں رفعا آیا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا اگر جمع ہو تم دونوں کسی
مشورے میں تو میں خلاف تمہارے نکروں ابن مسعود کہتے ہیں حب و معرفت ابوبکر و عمر
سنت ہے سطام بن مسلم نے رفعا کہا ہے کہ حضرت نے ابوبکر و عمر سے کہا امیر نہو تم پر
کوئی بعد میرے انس کا لفظ مرفوعا یوں ہے حب ابوبکر و عمر ایمان ہے اور بغض انکا
کفر ابن مسعود نے رفعا کہا ہے ہر نبی کا ایک خاصہ ہوتا ہے اونکی امت سے اور خاصہ میرے
اصحاب میں سے ابوبکر و عمر ہیں رواہا فی نور الابصار انس نے رفعا کہا ہے انی لارجو لامتی
فی حبھم لابی بکر و عمر ما ارجو لھم فی قول لا الہ الا اللہ اخرجہ ابن عساکر میں کہتا ہوں اس
سے زیادہ مبالغہ لفظ حب شیخین میں نہیں ہوسکتا ہے اللھم احینا علی حبھما و امتنا علیہ آمین
تنبیہ اللہ تعالی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چار خصلتوں کے ساتھ خاص کیا تھا ایک یہ
اونکا نام صدیق رکھا یہ نام کسی اور کا نہ تھا دوم یہ کہ وہ صاحب غار تھے ہمراہ رسول خدا

کی سوم رفیق ہجرت ہوئی چہارم یہ کہ حضرتؐ نی اونکو حکم نماز پڑہانی کا دیا اور سب
مسلمان حاضر تہے یہ دلیل ہی ابوبکر کے اعلم ہونی پر لہذا یہ اور عمر زمان
آنحضرتؐ مین فتوی دیتے تہے ابن کثیر نی کہا صدیق اقرء و اعلم صحابہ تہے ساتہہ
قرآن کی اسی طرح اعلم بالسنۃ بہی تہے صحابہ طرف اون کے اکثر مواضع مین
رجوع کرتے اور اونسے روایت سنن کرتے لسبب قلت مدت و سرعت وفات کے
احادیث مسندہ اونسی کم آئی ہین آنکی عادت تہی کہ جب کوئی معاملہ سامنی آتا تو پہلے
موافق کتاب اللہ کے حکم دیتی اگر قرآن مین ہوتا تو موافق سنت کی حکم کرتی اگر سنت مین نہ
ہوتا لوگونسے سوال قضاء آنحضرتؐ کا کرتے اگر بتا گیا تو کہتے الحمد للہ الذی جعل
فینا من یحفظ عن نبینا اگر یہ بہی نہوتا تو رؤس خیار مردم کو جمع کرکے مشورہ لیتے
جب اونکی رای کا اتفاق ہوتا وہی حکم دیتے عمر بن خطاب بہی اسی طرح کرتی تہی اور
بعد قرآن وحدیث کی فقہ ابوبکرؓ کو دریافت کرتے اگر پاتی تو خیر ورنہ مشورہ پر کام کرتی
ابوجعفر نی کہا ہی ابوبکر سپاہی وزیر آنحضرت صلعم تہی حضرتؐ جمیع امور مین اونسی مشورہ
لیتے اور ثانی حضرتؐ تہی اسلام مین اور غار مین اور عریش میں بدر کی اور قبر مین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو اونپر مقدم نکرتی یہ اعلم الناس تہی انساب عرب کی اسیا قریش
جبیر بن مطعم کہتے ہین مینی اخذ نسب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا حالانکہ خود انسب عرب تہی ابن
سیرین کہتی ہین وہو المقدم فی ہذا العلم اطلح بعد حضرتؐ اعبر امت للرؤیا تہی اور افصح خطبا تہی صحابہ
حکایت جب ابوبکر ہمراہ حضرتؐ کی طرف غار کی توجہ ہوئی تو کبہی آگے اور کبہی پیچہے اور کبہی

دائین اور کبہی بائین حضرتؐ کے چلتے حضرتؐ نی فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو کہا
مین رصید کو یاد کرکے آگی چلتا ہون اور خوف طلب سی پیچہے ہو جاتا ہون اور
حفظ طریق کی لیے یمین و شمال چلتا ہون فرمایا لاباس علیك یا ابابکر الله معنا
حکایت حضرتؐ نے جب چاہا کہ اندر غار کے گہسین ابوبکر نے کہا تمکو قسم
ہی اوس خدا کی جسنے تمکو نبی برحق کیا ہے کہ تم ابہی نہ جاؤ پہلی مین
جاکر دیکہہ لون پہر غار مین گہسکر تاریکی شب مین اپنی ہاتہہ سی غار کو صاف
کیا اس ڈر سی کہ مبادا کوئی شے حضرتؐ کو ایذا دی پہر حضرتؐ اوسمین داخل ہوے
حکایت ابوبکر نے غار مین چند سوراخ دیکہے اپنا کپڑا پہاڑ پہاڑ کر سوراخ
کو بند کیا ایک سوراخ باقی رہگیا اوس کی لیے کپڑا نہتا اوس کی قریب خود
بیٹہے اور اپنی ایڑی اوسپر جمائی اور اوسکو اپنے عقب سی بند کیا اوس کے
اندر کی سانپ کاٹنے لگے ابوبکر کے آنسو نکل پڑے حضرتؐ سوتے تہے اور
سر ان کی گود مین تہا ابوبکر نے مردانگی کی اور حضرتؐ کو نہ جگایا جب اونکی
آنسو حضرتؐ کے چہرۂ مبارک پر گری فرمایا کیا ہے کہا مجہے سانپ نی کاٹا ہے
حضرتؐ نی اوس جگہہ پر آب دہن ڈالدیا اثر سانپ کا جاتا رہا جب صبح
ہوئی حضرتؐ نی حال کپڑے کا پوچہا ابوبکر نی خبر دی کہ سوراخون کو بند کیا ہے
تب آپ نی دعا کی اور کہا اللهم اجعل ابابکر معی فی درجتی فی الجنة
ندا ہوئی کہ تمہاری دعا مستجاب ہی **حکایت** ابوبکر نی جب کہا کہ قافلہ اور کچہہ

جوانان قریش تیر و تلوار سیت ڈہونڈہتے غار پر کہڑی ہین سخت غمگین ہوے اور
کہا اگر مین مارا گیا تو مین ایک آدمی ہون اور اگر تم ای رسول خدا
مارے گئے تو امت ہلاک ہوجائیگی فرمایا لاتحزن ان اللہ معنا اور اللہ نے
اونپر سکینہ اوتارا یعنی ابوبکر پر اس لیے کہ اونہین کو اس مرمین انزعاج ہوا
تہا نہ حضرتؐ کو مراد سکینہ سے وہ امن ہے جس کی لیے دل ساکن ہوجائے
حدیث ابن عمر مین رفعا آیا ہے کہ جبریل نے کہا ان اللہ یامرک ان تستشیر
ابابکر رواہ ابن عساکر دوسری روایت مین فرمایا ہے ان اللہ یکرہ فی السماء
ان یخطا ابوبکر اخرجہ الطبرانی وابونعیم وابن اسامۃ ورجالہ ثقات
یہ بغایت سدید الرای و کامل العقل تہے انکو سارا قرآن حفظ تہا ذکرہ
جماعۃ منہم ابن کثیر بالجملہ فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ کی لاتحصی اور مناقب
اون کی لاتستقصے ہین اور یہ حکایات روایات ہین جن کو اہل علم نے ذکر کیا
ہے یہ بڑے بہادر تہے صحابہ مین اور بڑے ثابت قدم تہے دین حنفا مین
معالم التنزیل مین کہا ہے جب حضرتؐ کا انتقال ہوگیا اور خبر وفات منتشر
ہوئی عامہ عرب دین سے پہر گئے مگر اہل مکہ و مدینہ و بحرین اور بعض نے
زکوۃ دینا بند کردیا تو ابوبکر نے ارادہ قتال کا کیا اصحاب رسول خدا نے
اسکو اچہا نہ جانا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کس طرح لوگون سے قتال کروگے
حالانکہ حضرتؐ نے فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم ابوبکرؓ نے کہا کیا حضرتؐ نے الا بحقھا نہین فرمایا ہے سو منجملہ اس حق کے اقامت صلوۃ و ایتاء زکوۃ ہے واللہ لو منعونی عقالا و فی روایۃ عناقا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لقاتلتھم علی منعہ ولو خذلنی الناس کلھم لجاھدتھم بنفسی عمر بن خطاب نے کہا فواللہ ما ھو الا ان رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق پھر کہا واللہ لقد رجح ایمان ابی بکر بایمان ھذہ الامۃ جمیعھا فی قتال اھل الردۃ انتھی ف ان کی خلافت اگرچہ مدت یسیر رہی لکن فتوحات کثیرہ ہوئے بعد خلافت کے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ لشکر اسامہ بن زید کو روانہ کیا ایک قوم نے صحابہ مین سے اسامہ کو صغیر سمجھکر عمر بن خطاب سے کہا ابوبکر سے کہو کہ تم رجوع مسلمین کرو اگر نہین تو ہم مین سے کسی شخص کو جو عمر مین اسامہ سے بڑا ہو اوسکو سردار لشکر مقرر کرین عمر بن خطاب نے یہ ذکر ابوبکر سے کیا ابوبکر نے کہا لو خطفتنی الکلاب والذئاب لم ارد قضاء قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تب عمر نے یہ ذکر انصار سے کیا انصار نے کہا تم ابوبکر سے پہر اس بارہ مین مراجعت کرو عمر نے پہر دوبارہ اونسے کہا ابوبکر نے عمر کی داڑہی پکڑ کر کہا ثکلتک امک یا ابن الخطاب استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسامۃ وامرہ وتامرنی ان انزعہ اوس وقت عمر نے پہر کر لوگون سے یہ ذکر کیا وہ طیار ہو کر نکلے

اور ابوبکر نے نکلکر اون کی مشایعت کی ابوبکر پیادہ تھے اور اسامہ سوار اور
عبدالرحمن بن عوف دابۂ ابوبکر کو لیے ہوے تھے اسامہ نے ابوبکر سے کہا
اے خلیفۂ رسول خدا آپ سوار ہولین ورنہ مین اوترتا ہون ابوبکر نے کہا
واللہ مین سوار نہونگا اور نہ تم اوترو وما ضرنی ان اغبر قدمی ساعۃ فی
سبیل اللہ پھر ابوبکر نے عود کیا اور اسامہ لشکر لیکر طرف روم کے چلے جب
ابنے کے قبیلے تک پہونچے اونپر شب خون مارا اور اونکے حریم کو قید کرلیا اور
اونکے گھر جلادیے غنائم ہاتھ آئے اسامہ اپنے باپ کے گھوڑے پر سوار
تھے اور انہون نے باپ کے قاتل کو قتل کیا کیونکہ اون کے باپ اسی جنگ
مین شہید ہوے تھے اور ایسا ہی واقعہ روم مین ہوا **ف** ابوبکر نے یمامہ
فتح کیا اور مسیلمہ کذاب و جمیع اہل ردت کو قتل کیا یہان تک کہ وہ راجع
بدین خدا ہوئے اور اطراف عراق و بعض شام کو فتح کیا **ف**
محاضرات مین کہا ہے ابوبکر خطبہ مین فرماتے تھے این الوضاۃ الحسنۃ
وجوھھم المعجبون بشبابھم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوھا بالحیطان
این الذین کانوا یعطون الغلبۃ فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانھم حتی
اخنی بھم الدھر فاصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا النجا النجا **حکایت**
محاضرات مین کہا ہے کہ جب حضرت بیمار ہوے تو ابوبکر نے عیادت کی جب
حضرت کو شفا ہوئی تو ابوبکر بیمار ہو گئے حضرت نے اونکی عیادت کی اسلیے

ابوبکر کو شفا دی جس طرح کہ وقت عیادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بیمار ہو گئے تھے ابوبکر نے اس بارہ مین یہ شعر کہے ؎

مرض الحبیب فعدتہ ۔۔۔ فمرضت من حذری علیہ
شفی الحبیب فعادنی ۔۔۔ فشفیت من نظری الیہ

شعرانی رح نے طبقات مین کلام ابوبکر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے از انجملہ
یہ ہے اکیس الکیس التقوی واحمق الحمق الفجور واصدق الصدق الامانۃ
واکذب الکذب الخیانۃ یعنی تقوے سے بڑھکر کوئی عقل نہین اور فجور سے
زیادہ کوئی حمق نہین اور امانت سی زیادہ کوئی راستی نہین اور خیانت
سے بڑھکر کوئی دروغ نہین فرماتے تھے ان ھذا الامر لا یصلح آخرہ الا
بما صلح بہ اولہ ولا یحتملہ الا افضلکم مقدرۃ واملککم لنفسہ اور یہ کہکر وعظ
کرتے کہتے ای برادر اگر تو میری وصیت کو یاد رکہے تو چاہیے کہ کوئی غائب
دوست تر نہو تجھکو موت سی اور موت ضرور ہی تجھکو آئیگی اور کہتے تہے
بندے کو جب کسی زینت دنیا سے کچھ بہی عجب آ لگتا ہے تو اللہ اوس کو
دشمن رکہنے لگتا ہے یہان تک کہ اوس زینت کو جدا کردی اور کہتے تھے
ای معشر مسلمین اللہ سے شرماؤ واللہ مین جب قضاء حاجت کو جاتا ہون
تو اپنی رب سی شرماکر منہہ پر کپڑا ڈال لیتا ہون معاذ بن جبل کہتے ہین ابوبکر
ایک باغ مین گئے ایک دبسی زیر سایہ درخت دیکھی آہ سرد کہینچکر کہا

طوبیٰ لک یا طیر تاکل من الشجر وتستظل بہ وتصیر الی غیر حساب یا
لیت ابابکر مثلک رواہ الحاکم اور کہتے تھے لوددت انی شعرۃ فی جنب
عبد مومن مجاہد نے کہا ابوبکر جب نماز مین کھڑے ہوتے تو گویا ایک چوب
تھے یعنی بوجہ خشوع حسن نے کہا فرماتے تھے لیتنی کنت شجرۃ تعضد ثم
توکل اور نوک زبان کو پکڑ کر کہتے ھذا الذی اوردنی الموارد اونٹنی کی باگ
اگر ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اونٹنی کو بٹھا کر باگ اوٹھاتے لوگ کہتے ہم نے
کیون نکہا فرماتے حضرت نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین لوگون سے کسی شے
کا سوال نکرون اور اگر دھوکے سے طعام شبہ کہا جاتی تو بمجرد معلوم ہونے
کے قے کر ڈالتے اور پیٹ سے نکالکر پھینکدیتے اور کہتے اللھم لا تواخذنی
بما شربتہ العروق وخالط الامعاء انتہی خلیفہ ہو کر کہا تھا انی ولیتکم ولست
بخیر کم جب یہ بات حسن بصری کو پہونچی کہا بلی ولکن المومن یھضم نفسہ
یعنی وہ بیشک سب سے بہتر تھے لیکن مومن کسر نفسی کرتا ہے ؎

دیکھا تو خاکساری ہی حال بمقام ہے ‏ ‏ جون جون بلند ہم ہوے پستی نظر پڑے

جب کوئی شخص ابوبکر کے مدح کرتا تو کہتے اللھم انت اعلم بی من نفسی وانا
اعلم بنفسی منھم اللھم اجعلنی خیرا مما یحسبون واغفرلی ما لا یعلمون ولا
تواخذنی بما یقولون لطیفہ بعض سائلین سے پوچھا تھا کہ تم نے ابوبکر کو
دیکھا ہے کہا ان رایت ملکا فی زی مسکین حکایت ابوبکر نے اپنی صحاب

نے کہا تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے ہو ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
و قولہ تعالی الذین اٰمنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم کہا استقاموا ای لم
یذنبوا و بظلم ای خطیئۃ کہا تم نے اسکو غیر محل پر حمل کیا پھر کہا استقاموا
ای لم یمیلوا الی الٰہ غیرہ پھر کہا قد قالہا الناس فمن مات علیہا فہو ممن
استقام و لم یلبسوا ایمانہم بشرک اور تفسیر کریمہ للذین احسنوا الحسنی
و زیادۃ میں کہا نے النظر الی وجہ اللہ تعالی **ف** ابن عیینہ کہتے ہیں
ابوبکر جب کسی شخص کی تعزیت کرتے تو کہتے لیس مع العزاء مصیبۃ و
لیس مع الجزع فائدۃ الموت اہون مما قبلہ و اشد مما بعدہ اذکروا فقد
رسول اللہ تصغر مصیبتکم و اعظم اللہ اجرکم **حکایت** ابوبکر جب کسے
میت پر نماز پڑھتے کہتے اللہم عبدک اسلمہ الاہل والمال والعشیرۃ
والذنب عظیم وانت غفور رحیم **ف** محاضرات و مسامرات میں کہا ہے
کہ جب ابوبکر کی وفات حاضر ہوئی عمر بن خطاب کو بلا کر کہا میں تمکو ایک
وصیت کرتا ہون اگر تم اوسکو مجھسے قبول کرو وہ وصیت یہ ہے کہ اللہ تعالی کا
ایک حق دن میں ہے جسکو رات میں قبول نہیں کرتا اور ایک حق رات میں ہے
جسکو دن میں قبول نہیں کرتا اور اللہ عز و جل نافلہ کو قبول نہیں کرتا
جب تک کہ فرض ادا نہو اللہ نے ذکر اہل جنت کا احسن اعمال کے ساتھ کیا
ہے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ میرا عمل کب برابر اون کے اعمال کے ہو سکتا ہی

یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی سیئات اعمال سے تجاوز کیا اور اسکی ملامت
نہین کی اور اللہ نے ذکر اہل نار کا اسوء اعمال سے کیا ہے اور کوئی کہنے
والا کہتا ہے کہ مین انسے بہتر ہون یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی احسن
اعمال رد کر دیے اور اوسکو قبول نکیا تو نے نہین دیکھا کہ جسکی ترازو بھاری
ہوئی وہ آخرت مین اسی اتباع حق کی وجہ سے دنیا مین بھاری ہوئی اور
یہ حق اونپر بھاری ہوا اور حق ترازو کا ہیں کہ سوا حق کے اور کچھ رکھا نجاوے
یہی ہے کہ وہ بھاری ہو جاوے تو نے نہین دیکھا کہ جسکی ترازو ہلکی ہوئی وہ آخرت
مین اسی اتباع باطل کی وجہ سے دنیا مین ہلکے رہے اور یہ باطل اونپر سبک
ہوا اور حق ترازو کا ہیں کہ بجز باطل کی اور کچھ نرکھا جاوے یہی ہے کہ وہ
ہلکی ہو جاوے تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے آیت رجا نزدیک آیت شدت کے
اور آیت شدت نزدیک آیت رجا کی نازل کی ہے تاکہ بندہ راغب راہب
رہے اپنے ہاتھ سے ہلاکت مین نہ پڑے اور اللہ پر سوا حق کے تمنا کرے
تو اگر میری اس وصیت کو یاد رکھیگا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بڑھکر
محبوب نہوگا اور یہ موت تجھکو ضروری آئیگی اور اگر تو میری اس وصیت کو
ضائع کر دیگا تو کوئی غائب طرف تیری موت سے بڑھکر مبغوض نہوگا اور تو موت
کو عاجز نکر سکیگا **ف** عایشہ کہتی ہین ابو بکر نے یہ وصیت لکھی ستھے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما اوصی بہ ابو بکر بن ابی قحافۃ عند خروجہ

من الدنیا حین یؤمن الکافر وینتہی الفاجر ویصدق الکاذب انی استخلفت علیکم عمر بن الخطاب فان یعدل فذلک ظنی بہ ورجائی فیہ وان یجر ویبدل فلا اعلم الغیب وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ابو سلیمان نے کہا کاتب اس وصیت کی عثمان بن عفان تھے

ف قاضی ابوبکر کے عمر بن خطاب تھے اور کاتب عثمان بن عفان و زید بن ثابت اور دربان سدید مولی ابی بکر اور سرہنگ ابا عبیدۃ بن الجراح سب سے پہلے اسلام میں ابوبکر ہی نے دربان و سرہنگ مقرر کیا انکی مہر وہی حضرت کی مہر تھی یہ مہر چاندی کی تھی اور سطر محمد رسول اللہ نقش تھا پھر وہ مہر ہاتھ میں عمر کے رہی پھر ہاتھ میں عثمان کے پھر چاہ اریس میں ہاتھ سے معیقیب کے گر گئی اور نقل مرویات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک سو بیالیس حدیثیں ہیں اور محاضرات میں ایک سو بتیس بتائے ہیں واللہ اعلم میں کہتا ہوں کہ مرویات مسند احمد وغیرہ میں موجود ہیں

تتمہ ذکر مرض و موت و غسل و تعداد اولاد و نحوہا میں

ابن شہاب کہتے ہیں ابوبکر و حرث بن کلدہ حریرہ کہا رہے تھے یہ حریرہ ہدیہ میں پاس ابوبکر کے آیا تھا اتنے میں حارث بن کلدہ نے کہا ای خلیفہ رسول خدا اپنا ہاتھ اوٹہاؤ واللہ اس حریرہ میں زہر ہے اور میں اور تم ایک ہی دن مرینگے ابوبکر نے ہاتھ کہینچ لیا اور دونوں بیمار ہوگئے یہان تک کہ ایک دن میں بعد

انتقال ایک سال کی مرسے بعض نے کہا ہتشدسے دن مین نہائے تھے تپ
آئی اور پندرہ دن بیمار رہے نماز کو باہر نہ آتے تھے لوگون کو عمر بن خطاب
نماز پڑھاتی بعض نے کہا سبب موت کا یہ تہا کہ غار مین سانپ نے کاٹا تہا اوسکی
زہر نے حرکت کی ذکرہ ابن الاثیر وقیل غیر ذالک انکا انتقال شب سشنبہ
یا روز جمعہ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ سنہ تیرہ ہجری کو ہوا یہ ۶۳ سال کی تہی مل الصحیح
اکتفا مین کہا ہے آخر کلام ابوبکر کا یہ تہا رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین
مین کہتا ہون یہ دعا اصل مین یوسف صدیق کی ہے قرآن مین اسکا ذکر
آیا ہے یوسف صدیق عزیز مصر تھے اور ابوبکر صدیق خلیفہ مدینہ مناسبت
مابینہما ظاہر ہے میرا نام بہی صدیق ہے اور مین بہی یہ دعا اکثر ورد زبان کہتا
ہون اعدی توقع ہے کہ میرے لیے بہی اس دعا کو قبول فرمائی وما ذلک
علیہ بعزیز اور لقولہ المرء مع من احب امید حشر بہی ہمراہ صدیق رضی اللہ عنہ کرے

فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا ۔۔۔ بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست

جس دن ابوبکر صدیق کا انتقال ہوا مدینہ گریہ وزاری سے گونج اوٹھا اور قوم
دہشت مین آگئی جس طرح کہ دن وفات نبوت کے حال ہوا تہا ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے وصیت کی کہ اونکو زوجہ ونکی اسماء بنت عمیس نہلائے یہ پہلے بی بی ہین
جنہون نی اپنے شوہر کو اسلام مین نہلایا اور وصیت کی کہ مجہے پاس حضرت کے
دفن کر دینا اور جب مین مرجاؤن تو مجہکو دروازہ مقبرہ نبوی پر لیجانا اور دروازہ

کنڈہ کہڑانا اگر دروازہ کہل جاوے تو وہان دفن کردینا جابر کہتے ہین ہم لیگئے اور دروازہ ٹہونکا اور کہا یہ ابوبکر صدیق ہین یہ چاہتے ہین کہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہون دروازہ کہل گیا ہم نہین جانتے کس نے کہولدیا اور ہم سے کہا ادخلوا ادفنوہ کرامۃ ہم نے وہان کسی شخص ورشے کو نہین دیکہا کذا فی الصفوۃ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک وازنی کو ئی کہتا ہے ضموا الحبیب الی الحبیب عمر بن خطاب نی مسجد رسول خدا مین درمیان قبر و منبر کے نماز جنازہ پڑہی اور اوسی سریر پر جنازہ رکہا جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکہا تہا یہ سریر عائشہؓ کا تہا اور دو چوب ساج کا تہا اور جہال سی بنا تہا اور میراث عائشہ مین چار ہزار درہم کو فروخت ہوا معاویہ کے ایک غلام نی اوسکو خرید کرکے مسلمانون کے لیے بہیر دیا کہتے ہین وہ مدینہ مین ہی پہر قبر ابوبکر مین عمر و عثمان و طلحہ و عبدالرحمن بن ابی بکر اوترے اور وقت شب کے اونکو دفن کیا گہر مین عائشہ کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سر اونکا نزدیک دوش آنحضرت رکہا

ف سیوطی فی تاریخ الخلفا مین کہا ہے کہ اہل سنت کا اجماع ہے اسپر کہ افضل مردم بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین پہر باقی عشرۂ مبشرہ پہر باقی اہل بدر پہر باقی اہل احد پہر باقی اہل بیعت رضوان پہر باقی صحابہ ھکذا حکی الاجماع علیہ ابو منصور البغدادی بخاری مین ابن عمر سے آیا ہے کہ کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنخیر ابابکر ثم عمر ثم

عثمان طبرانی مین اتنا اور زیادہ کیا ہے فیبلغ ذلك النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا ینکرہٗ ابو ہریرہ کہتے ہین ہم معاشر اصحاب کہتے تہے کہ افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نسکت اخرج احمد وغیرہ عن علی قال خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر وعمر ذہبی نی کہا ہذا متواتر عن علی فلعن اللہ الرافضۃ ما اجہلہم عمر نے منبر پر چڑہکر کہا الا ان افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر ہذا فہو مفتر علیہ ما علی المفتری اخرجہ ابن عساکر سعد بن زرارہ رفعا کہتے ہین ان روح القدس جبریل اخبرنی ان خیر امتك بعدك ابو بکر رواہ الطبرانی فی الاوسط زہری کہتے ہین حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا تو نے کچہ حق مین ابوبکر کے بہی کہا ہے عرض کیا ہان فرمایا پڑہ مین بہی سنون کہا

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد ، طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا

وکان حب رسول اللہ قد علموا ، من البریۃ لم یعدل بہ رجلا

فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت یا حسان ہو کما قلت اخرجہ ابن سعد حدیث انس مین فرمایا ہے ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان الحدیث رواہ احمد والترمذی واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر وزاد فیہ واقضاہم علی اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد

بن اوس ایضاً **ف** ابو قحافہ والد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعد وفات
صدیق چھ ماہ زندہ رہے محرم ۱۴؁ ہجری مین بعمر ۹۰ سال انتقال کیا علما
نے کہا ہے لم یل الخلافة احد فی حیاة ابیه الا ابو بکر ولم یرث خلیفة
ابوه الا ابا بکر ابن عمر کہتے ہین ولی ابو بکر سنتین وسبعة اشهر اخرجه
الحاکم نووی فی تہذیب مین کہا ہے کہ مرویات ابوبکر ۱۴۲ احادیث ہین
سیوطی فی تاریخ الخلفا مین ۱۰۴ احادیث مرویہ صدیق رض کو مع نام مخرج
کے ذکر کیا ہے وبعد الحمد پھر ایک فصل مین ذکر تفسیر قرآن اور آثار موقوفہ کا قولاً
وقضاءً وخطبةً ودعاءً کیا ہے **ف** ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تین پسر تھے اور تین دختر
تھین عبد اللہ اکبر اولاد تھے انکی مان کا نام قتیلہ یا قتلہ تہا یہ قبیلہ بنی عامر بن
لوی سے تھین عبد اللہ فتح مکہ وحنین وطائف مین ہمراہ حضرتؐ کے حاضر ہوئے
اور طائف مین زخمی ہوئے ابو محجن ثقفی کا ایک تیر اونکو آ لگا باپ کی خلافت
تک مندمل ہوا اور زمانۂ خلافت پدری مین وفات پائی ماہ شوال ۱۱؁ مین
اور بعد ظہر کے دفن ہوئے باپ نے اونپر نماز پڑہی اور اونکے بہائی عبد الرحمن
وعمر وطلحہ وعبید اللہ قبر مین اوترے اخرجه ابو نعیم وابن منده وابو عمرو
وکذا فی اسد الغابة دوم عبد الرحمن بن ابی بکر تھے انکی کنیت ابو عبد اللہ یا ابو
محمد یا اور کچھ تھی ان کی مان ام رومان بنت حارث قبیلہ بنی فراس بن غنم بن
کنانہ سے تھین اسلام لائین اور ہجرت کی یہ عبد الرحمن شقیق عائشہ صدیقہ تھے

بدر واحد مین ہمراہ مشرکین کے حاضر ہوئے اور بڑے بہادر و تیرانداز تہے بعد صحبت
واسلام مین ان کے موافق مشہور ہے دن بدر کے انہون نے مبارز طلب کیا
انکے باپ ابوبکر واسطے مبارزہ کے نکلے حضرت نے کہا متعنی بنفسك
پھر اللہ نے عبدالرحمن پر یہ احسان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے صلح حدیبیہ مین ان کا
نام عبدالکعبہ تہا حضرت نے عبدالرحمن نام رکہا یہ ہمراہ خالد بن الولید کی حاضر
یمامہ ہوئے اور سات نفر اکابر یمامہ کے قتل کیے اور ہمراہ اپنی بہن عائشہ
کے حاضر وقعہ جمل ہوئے اور مکہ معظمہ مین قبل اتمام بیعت یزید یکایک ۵۳ھ
مین مر گئے اونکی مرویات کتب احادیث مین آٹھ حدیثین ہین اور انکی نسل
بہی ہے نقاوہ بعضہا سوم محمد بن ابی بکر انکی کنیت ابوالقاسم ہے انکی مان
اسما بنت عمیس خثعمیہ مہاجرات اول کی تہین پہلے شوہر ان کی جعفر بن ابو طالب
تہے یہ ہمراہ اونکی ہجرت کر کے حبشہ کی طرف گئین تہین جب جعفر موتہ ارض شام
مین شہید ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بعد اونکے انسے نکاح کر لیا انسے محمد
ذی الحلیفہ مین پیدا ہوئے ۲۵ ذی قعدہ ۱۰ھ ہجری مین اور یہ حج کرنے کو جاتی
تہین حجۃ الوداع مین ہمراہ حضرت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حضرت نے حکم دیا
کہ غسل کر کے کوچ کرین اور حج کا اہلال کرین اور جو کام حاجی کرتا ہے وہ سب
کرین مگر طواف بیت کہ نہ کرین یہ سبب ہوئے مین اس حکم شرعی کی قیام ساعت تک
پہر جب ابوبکر کا انتقال ہو گیا تو علی بن ابی طالب نے انسے نکاح کر لیا محمد بن ابی بکر کا

نشو و نما کنار مرتضوی مین ہوا اور محمد دن جمل کے ہمراہ علی مرتضے تھے اور صفین
مین بہی ہمراہ اون کے حاضر رہے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے محمد کو اپنے
وقت مین والی مصر کر دیا تہا اور اونکے لیے عہد لکہدیا تہا یہی سبب اونکے
استشہاد کا ہوا اور علی نے بہی محمد کو والی مصر بجائی قیس بن سعد کی بعد
رجوع کے صفین سے مقرر کر دیا تہا ابن خلکان نے کہا ہے کہ علی نی محمد
کو والی مصر کیا وہ مصر مین سنہ ۳۷ ہجری کو داخل ہوئے اور وہین رہے یہانتک
کہ معاویہ بن ابی سفیان نی عمرو بن العاص کو مع لشکرہائے اہل شام بہیجا اور
اونکی ہمراہ معاویہ بن حدیج بجای مہملہ مضمومہ و دال مفتوحہ و در آخر جیم تھے باہم
قتال ہوا محمد نے شکست کہا کر گہر مین ایک زن دیوانہ کے روپوش ہو گئے اصحاب
معاویہ بن حدیج کا گذر اوس مجنونہ کے گہر پر سے ہوا وہ راہ مین بیٹہی تہی اور اوسکا
ایک بہائی لشکر مین تہا کہنے لگے کیا تم میرے بہائی کو قتل کرنا چاہتے ہو کہا نہین
کہا محمد بن ابی بکر میرے گہر مین گہسے بیٹھے ہین معاویہ نے اپنے اصحاب سے کہا
کہ اندر جا کر مشکین باندہکر زمین پر گہسیٹتے ہوئے لاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا محمد نے کہا
مجہے بخیال ابو بکر کے چہوڑ دو اور محفوظ رکہو کہا تو نے میری قوم کی قصبہ عثمان مین
اسی مرد قتل کیے ہین اب بہلا مین کہین تجہکو چہوڑ دونگا اور تو اوسکا صاحب ہے
لاو اللہ پہر ماہ صفر سنہ ۳۸ مین اونکو قتل کر ڈالا اور معاویہ نے حکم دیا کہ اسکو راہ مین
گہسیٹتے طرف سے خانہ عمرو بن العاص کے لیجاؤ کیونکہ وہ اوسکو مکروہ رکہتا تہا اور

حکم دیا کہ ایک جیفہ حمار مین رکھکر آگ مین جلا دو اور بعض نے کہا کہ زندہ جیفہ
حمار مین کر کے جلا دیا بسبب اس بلا کا بددعا اونکی بہن عایشہ کی تہی کہ دن
جمل کے اون کے ہودج مین اپنا ہاتہ داخل کیا اونہون نے نہ پہچانا اور
اجنبی سمجکر یہ کہا کہ یہ کون ہے جو حریم رسول خدا سے تعرض کرتا ہے اللہ اسکو
آگ مین جلائے کہا یا اختاہ قولی بنار الدنیا یعنی اے بہن آگ دنیا کو ہو
تب اونہون نی کہا بنار الدنیا اور جس جگہہ یہ مارے گئے تہے اوسی جگہہ دفن ہوگئے
جب ایک سال اونکی دفن پر گذرا اونکا غلام آیا اور اوس نے اونکی قبر کہودی
اون مین سوا سر کے کچہہ نہ پایا تب سر کو نکالکر مسجد مین زیر منارہ یا قبلہ دفن کر دیا ف
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حقیقیہ عبد الرحمن تہین حضرت نے انسے
تزوج کیا اور یہ احب مردم تہین طرف حضرت کے کسی نے حضرت سے پوچہا تہا
من احب الناس الیک یا رسول اللہ فرمایا عائشہ فقیل من الرجال فقال ابوہا
انکا ذکر دوسرے رسالہ مین ذیل ازواج حضرت انشاء اللہ تعالی آویگا دوم
اسماء حقیقیہ عبد اللہ تہین اور سب دخترون مین کلان انکو ذات النطاقین کہتے
تہے کیونکہ انہون نی اپنا کمربند کا ٹکڑا دہن جراب کو جسمین زاد ہجرت تہا اور ابو بکر کے
گہر کا وہ زاد تہا باندہا تہا اس قصہ کا ذکر عایشہ نی حدیث ہجرت مین کیا ہے اور
کہا ہے فجہزنا ہما احسن الجہاز ووضعنا لہما سفرۃ فی جراب الخ اہل سیر نے
ذکر کیا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا جب ہم راہ حضرت مختفی رہا تو کچہہ نفر قریش کے

ہمارے پاس آئے اونہیں ابوجہل بہی تہا کہا تیرا باپ کہان ہے میں نے کہا واللہ میں نہیں جانتی اوس نے مجہ ایک ایسا طمانچہ مارا کہ میرا گوشوارہ گر گیا اور جب ہمکو معلوم ہوا کہ حضرتؐ کدہر گئے تو ہم نے ایک جنی کی آواز سنی پر اوسکی شخص کو نہیں دیکہا وہ کچہ ابیات پڑہتا تہا

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ　　رفیقین حلا خیمتی ام معبد

الی آخر الابیات جب ہم نے یہ ابیات سنے تب جانا کہ حضرتؐ کدہر گئے ہین اسمار کا بیاہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ہوا تہا مکہ مین اور اونکی شکم سے چند ذکور و اناث پیدا ہوئے منذر و عبد اللہ و عروہ اور یہ ایک مین نہتا رسے ہے اور خدیجہ کبری و ام الحسن و عایشہ یہ سب چہ بچے ہوئے تین پسر تین دختر پہر زبیر نے اسمار کو طلاق دیدی وہ اپنے فرزند عبد اللہ کے ساتہہ مکے مین رہتی تہین یہان تک کہ حجاج نے عبد اللہ کو قتل کیا اسمار نے عبد اللہ کو آب زمزم سے محضر صحابہ وغیرہم مین غسل دیا کسی نے اس امر کا انکار اسمار پر نہین کیا بلکہ فقہار نے اس سے استدلال کیا ہے جواز ازالہ نجاست پر آب زمزم سے غسل ایک سبب اظہار حکم شرعی کا تا یوم القیامتہ ہو گیا اور بعد عبد اللہ کے کم زندہ رہین ان کی عمر سو برس کی ہو گئی تہی مگر ایک دانت بہی گرا تہا انتقال اسمار کا مکہ مین ہوا سوم ام کلثوم یہ دختر خود ابو بکر رضی اللہ عنہ تہین انکی مان ام حبیبہ بنت خارجہ بن زید تہین ابو بکر کا نزول انپر ہجرت مین ہوا ان سے

بیاہ کر لیا اور انکو جاما چھوڑ کر انتقال فرمایا بعد وفات کی ام کلثوم پیدا ہوئین
انکا بیاہ طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ ہوا ذکرہ ابن قتیبہ وغیرہ ولم اقف لہا
علی وفاۃ رضی اللہ عنہم اجمعین حکایت شیخ عبد الغفار قوصی رح نے
کتاب التوحید فی علم التوحید مین لکہا ہے کہ ایک شخص اکابر علما مین سے ہمارے
یار تہے وہ مرگئے ہم نے انکو خواب مین دیکہا اور دین اسلام سے سوال کیا
وہ جواب مین ترکی مین کہا کیا یہ دین حق نہین ہے کہا ہان حق تہا ہم نے طرف
اون کی چہرے کی نظر کی وہ سیاہ تہا جیسے زفت حالانکہ زندگی مین وہ ایک
مرد سفید رخ تہے ہم نے کہا تمہارا چہرہ سیاہ کیون ہے اگر دین اسلام حق ہے
آواز پست سی کہا کنت اقدم بعض الصحابۃ علی بعض بالھوی والعصبیۃ
شیخ نے کہا یہ عالم اوس شہر کا رہنے والا تہا جو منسوب برفض تہا اشتہ مین کہتا
ہون شاید یہ علی مرتضیٰ کو ابوبکر و عمر و عثمان پر فاضل اعتقاد کرتا ہوگا واللہ اعلم

ذکر سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

انکی کنیت ابوحفص ہے یہ ابن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح
بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب ہین حضرت سے کعب
مین جا ملتی ہین ان کی ماں حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن
مخزوم تہین یہ حضرت کے مولد شریف سی تیرہ سال بعد پیدا ہوئے قبل نبوت تک
انکا نام جاہلیت و اسلام مین یہی عمر تہا اور ابوحفص کنیت ان کی حضرت نے

رکہی تہی حفص کہتے ہین ولد الاسد کو کنیت دن بدر کے رکہی ذکرہ ابن اسحق
مین کہتا ہون ایک کنیت میری بہی ابو حفص ہے اس لیے کہ میری دختر صغیر
مرحومہ کا نام حفصہ تہا اور جس دن دار ارقم مین یہ اسلام لائے حضرتؐ نے
انکا نام فاروق رکہا ان کے مسلمان ہونے پر حد دار بعین اہل اسلام کا پورا
ہوگیا سنہ ۶ ہجری مین بعمر ۲۶ سال مسلمان ہوئے قال الذہبی یہ اشراف قریش
مین تہے جب درمیان قریش وغیرہم کے حرب ہوتی تو یہ سفیر مقرر کیے جاتے
تہے بعض نے کہا یہ بعد ۳۹ مرد اور ۱۱ عورت کے اسلام لائے اور کسی نے کہا بعد
۲۳ عورت کے اور بعض نے کہا بعد ۴۵ مرد اور ۱۱ عورت کے واللہ اعلم
بہرحال جب اسلام لائے مسلمانون کو نہایت خوشی ہوئی اور سب نے باہر نکلکر
اظہار اسلام کیا اور اللہ نے ان کی سبب حق کو باطل سے جدا کر دیا جبریل
علیہ السلام آئے اور کہا ای محمد آسمان والے اسلام عمرؓ سے خوش ہوئے رواہ
ابن ماجة والحاکم عن ابن عباس سب سے اول یہی امیر المومنین کہلائے اور
سب سے پہلے انہین نے تاریخ لکہی اور سب سے پہلے انہین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ
کو اشارہ طرف جمع قرآن کے مصحف مین کیا اور لوگون کو شہر رمضان کی قیام
پر جمع فرمایا اور سب سے اول درہ واسطے تادیب و تعزیر کے انہین نے مقرر کیا
اور خراج رکہا اور شہر بسائے اور قاضی مقرر کیے ان کا نقش خاتم یہ تہا کفی
بالموت واعظا یا عمر اور یہ کاغذ پر حضرتؐ کی مہر لگاتے آپکی مسلمان ہونیکی بابت

کئی روایتین ہین جن کو سیوطی نی تاریخ الخلفا مین ذکر کیا ہے اشہر یہ ہے
کہ قریش نی مجتمع ہوکر دربارہ حضرتؐ مشورہ کیا اور کہا کون آدمی اونکو قتل
کرے عمر بن خطاب نی کہا مین قتل کرونگا کہا ای عمر یہ کام تمہین سے بنیگا
عمر اپنی تلوار لگا کر طلب آنحضرتؐ مین نکلے حضرتؐ مع اصحاب خود منزل حمزہ مین بیٹہے
تہے جو کوہ صفا کی جڑ مین تہا جب عمر طرف صفا کے چلی اونکو سعد بن ابی وقاص
زہری ملے کہا ای عمر کدہر جاتے ہو کہا مین چاہتا ہون کہ محمدؐ کو قتل کرون
سعد نے کہا تم احقر و اصغر ہو اس سی کہ تمکو بنی ہاشم و بنی زہرہ مین کیونکر
امن ملیگا جبکہ تم محمدؐ کو قتل کروگے عمر نے کہا مین دیکہتا ہون کہ تم بہی صابی
ہوگئے ہو اور جس دین پر تہے اوسکو تم نے چہوڑ دیا ہے دوسری روایت
مین یہ ہے شاید تو بہی بطرف محمدؐ کے ہوگیا ہے اب مین تجہی سے شروع کرونگا
اور اول تجہی کو قتل کرونگا اوس وقت سعد نی کہا جان رکہو کہ مین محمدؐ پر ایمان
لایا ہون واشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عمر نے اپنی تلوار کہینچی
اور سعد نی اپنی تلوار میان سے نکالی اور ایک نی دوسرے پر ہاتہ چلانا چاہا
قریب تہا کہ مختلط ہو جائین سعد نے کہا ای عمر تم اپنی بہن آمنہ بن الخطاب
کی خبر نہین لیتے اوسکو کیون نہین قتل کرتے کہ وہ بہی تو ایمان لائی ہے
مواہب مین فاطمہ بنت الخطاب کہا ہے اونکی زوج سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
تہی عمر نے کہا کیا وہ دونون مسلمان ہوگئے ہین کہا ہان تب عمر سعد کو چہوڑکر

جلد طرف منزل آمنہ کی چلی اونداون کی پاس پہونچے وہان ایک مرد انصاری
خباب بن الارت نام تہا اور وہ سب سورہ طٰہٰ پڑہ رہے تہے خباب نی جب
آہٹ عمر کی پائی تو گہر مین چہپ رہے عمر نے بہنوئی پر داخل ہوکر کہا یہ
کیا آواز نرم تہی جو مینے پاس تمہارے سنی کہا ہم آپس مین باتین کرتے تہے
کہا شاید تم دونون صابی یعنی بیدین ہوگئے ہو عمر کے بہنوئی نی کہا بہلا
ای عمر اگر حق تمہارے دین کے غیر مین ہو عمر نے سعید پر جست کی اور داڑہی
پکڑی عمر ایک مرد قوی وسخت تہے سعید کو زمین پر دے مارا اور سینے پر چڑہ بیٹہے
عمر کی بہن نی آکر اونکو چہڑایا عمر نے اپنی بہن کو بہی ایک ایسا طانچہ مارا جس سے
اونکا چہرہ چہل گیا جب بہن نی اپنے چہرے پر خون دیکہا تو وہ بہی غضبناک
ہوئین اور کہا ای دشمن خدا تو مجہکو اس بات پر مارتا ہے کہ مین اللہ کو ایک
بتاتی ہون کہا ہان دوسری روایت مین یون ہے کہ بہن نی یون کہا یا عمر
ان کان الحق فی غیر دینک اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ لقد
اسلمنا علی رغم انفک فاصنع ما انت صانع جب عمر نی یہ بات سنی تو پشیمان
ہوئی اور سینہ سعید پری اوتر کہڑے ہوئے اور الگ ہوگئے اور کہا وہ صحیفہ
جو تم پڑہتے تہے اوسکو مجہپر عرض کرو اور عمر قاری کتب تہے اون کی بہن
نے کہا مین ہرگز نہ کرونگی عمر نے کہا جو بات تو نی کہی ہے وہ میری دل مین پڑگئی
تو وہ صحیفہ مجہے دے مین اوسکو دیکہون اور مین تجہسے عہد کرتا ہون کہ مین خیانت

نکرونگا یہانتک کہ تجھے پہیر دون اور تو جہان چاہے او سکو حکے مین سنے
کہا تو نجس ہے جا نہا کر آ یا وضو کر لیو نکا اس کتاب کو بجز مطہرین کے کوئی
نہین چہوتا ہے عمر نہانے کو نکلی خباب بن الارت نے نکل کر کہا تو یہ کتاب جو عمر
کو دیتی ہے اور وہ کافر ہے کہا ان مین امید کرتی ہون کہ اللہ تیرے بہائی کو
ہدایت کرے خباب گہر مین چہپ گئے اور عمر نہا کر آئے بہن نے وہ صحیفہ عمر کو دیا
او سمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الی قولہ
انّنی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری اس آیت پر عمر نے کہا
جو کوئی اسکا قائل ہے اوسکو یہی پہونچتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتہہ غیر کی عبادت
نکرے پہر کہا مجہے پاس محمد کے لیچلو خباب نے جب یہ بات سنی گہر سے نکل آئے
اور کہا بشارت ہو تجہے ای عمر مین امید کرتا ہون کہ آج کی شب دعا کی حضرت
تیرے حق مین سابق ہو گئی ہو حضرت نے کہا تہا اللّٰھم اعزّ الاسلام بعمر
بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام دارقطنی نے ذکر کیا ہے کہ عائشہؓ نے کہا حضرت
نے یون فرمایا تہا اللّٰھم اعزّ عمر بالاسلام لان الاسلام یعزّ ولا یعزّ بالجاہلیۃ عمر
نے کہا ای خباب مجہے پاس رسول اللہ کے لیچل خباب اوٹہے اور اونکی ساتہہ
سعید بہی تہے یہانتک کہ حمزہ کے گہر پر آئے دار ارقم مین جو حرم مین صفا کی
تہا اور دروازہ ٹہونکا بعض اصحاب نے اوٹہکر دروازہ کی دراز سے نظر کی اور
پہر کر حضرت سے کہا ای رسول خدا ہذا عمر نعم باللہ ملی شرکا فرمایا دروازہ کہولدو

اگر خیر لیکر آیا ہے تو ہم اوس کو قبول کرینگی اور اگر شر لیکر آیا ہی تو اوسکو قتل
کرڈالینگی تب دروازہ کھولدیا عمر اندر آئی حضرتؐ نے صحن خانہ تک
بڑھکر لیا اور اونکا جامہ مع حمائل سیف خوب مضبوط پکڑ لیا دوسری روایت
مین یون ہی کہ بازو پکڑکر خوب ہلایا یہان تک کہ عمر ہیبت رسول خدا سے
کانپنے لگی اور بیٹھ گئے حضرتؐ نے فرمایا ای عمر تو باز نہین آتا یہان تک کہ نازل
کرے تجپر اللہ وہ جو ولید بن المغیرہ پر نازل ہوا یعنی خزی و نکال اللھم ھذا عمر
ابن الخطاب اللھم اعز الدین بعمر بن الخطاب عمر نے کہا اشھد ان لا
الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ گھر والون نے تکبیر کہی جسکو اہل
مسجد نے سنا اور ایک روایت مین ہے کہ آواز تکبیر کی اطراف مکہ مین سنی گئی عمر
نے کہا ای رسول خدا کیا ہم حق پر نہین ہین مرین یا جئین فرمایا ہان قسم ہے
اوس کی جس کے ہاتھ مین ہے جان میری تم حق پر ہو جیو یا مرو کہا پھر تو
اخفا کیون ہے دوسری روایت مین ہے کہا اے رسول خدا ہم اپنے
دین کو کیون چھپائین اور ہم حق پر ہین اور وہ باطل پر ہین فرمایا ای عمر
ہم تھوڑے لوگ ہین اور تونے دیکھا جو تکلیف ہم نے پائی عمرؓ نے کہا والذی
بعثک بالحق لا یبقی مجلس جلست فیہ بالکفر الا جلست فیہ بالایمان پھر
حضرتؐ درمیان دو صف کی نکلے ایک جانب حمزہ تھی اور دوسری جانب
عمر رضی اللہ عنہما عمر کی آواز مثل چکی کی تھی جب مسجد مین داخل ہوئے قریش نے

عمر و حمزہ کو دیکھا اون کو اس طرح کا صدمہ ہوا کہ ویسا صدمہ کبھی نہوا تھا
اوس دن حضرت نے عمر کا نام فاروق رکھا انکا اسلام تین دن بعد اسلام
حمزہ بن عبد المطلب سنہ ۶ نبوی علی الراجح تھا

صفت عمر رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ سرخی آمیز اصلع سخت سرخ چشم تھے عارضین مین خفت تھے
اضبط تھے اضبط وہ شخص ہوتا ہے جو دونون ہاتھہ سے یکسان رہا بر کام کرے
انکی صفت توریت مین یہ ہے کہ وہب نے کہا قرن من حدید امین شدید
قرن کہتی مین کوہ خرد کو زر کہتے ہین ہینے عمر کو دن عید کے دیکھا پیادہ چلے
جاتے تھے شیخ اصلع آدم اعسر طوال مشرف علی الناس تھے گویا دابہ پر سوار ہین
واقدی کہتے ہین وہ آدم نہ تھے مگر عام الرمادہ مین اونکو دیکھا ہوگا کہ تیل
کہاتے تھے گندم گون پڑ گئے تھے ابن عمر نے کہا عمر مرد سفید تھے سرخی
اونپر چڑہی آتی تہی دراز قد اصلع اشیب تھے عبید بن عمیر نے کہا کان عمر
یفوق الناس طولا سلمہ بن الاکوع نے کہا کان عمر رجلا ابسر یعنی
یعمل بیدیہ جمیعا ابو رجا عطاردی کہتے ہین کان عمر رجلا طویلا
جسیما اصلع شدید الصلع ابیض شدید الحمرۃ فی عارضیہ خفۃ سبلتہ
کبیرۃ وفی اطرافہا صہبۃ انتہی تاریخ ابن عساکر مین کہا ہے ان کی مان حنتمہ
بنت ہشام خواہر ابو جہل بن ہشام تہین ابو جہل ان کا ماموں تھا ذکر اسلام عمر رضی اللہ عنہ کی اسطے

ان کی فضائل مین آیات واحادیث آئے ہین بعض خاص اور بعض مشترک
ہین درمیان ان کے وابوبکر کے چنانچہ ترجمہ ابوبکر مین بعض احادیث کا
ذکر گذر چکا ہے اور یہ چند احادیث خاص ہین ساتھہ ان کے حدیث ابو ہریرہؓ
مین فرمایا ہے تم سے پہلے امتون مین محدث ہوتے تھے میری امت مین
اگر کوئی ہوگا تو وہ عمرؓ ہے متفق علیہ تورپشتی نے کہا محدث کہتے ہین مرد
راست گمان کو اور حقیقت مین یہ وہ شخص ہے جس کے دل مین کوئی شے
طرف سے ملأ اعلی کے پڑے یعنی ملہم ہو اور یہ کلام کہہ وار دہو ر تردد نہین ہے
بلکہ بطور تاکید وقطع کے ہے کذا فی المرقاۃ سعد بن ابی وقاص کہتے ہین عمرؓ نے
حضرتؐ پر اذن چاہا آپ کی پاس کچہہ عورتین قریش کی تہین باتین کرتین اور
نفقہ زائد مانگتین اور چلا چلا کر گفتگو کر رہی تہین جب عمرؓ نے اذن چاہا وہ جلد
آڑ مین جا چہپین عمرؓ اندر آئے حضرتؐ ہنس رہے تھے عمرؓ نے کہا اللہ آپ کے
دانت کو ہنسائے فرمایا مجہکو ان عورتون سے جو اس دم میرے پاس تہین تعجب
آیا کہ تمہاری آواز سنکر سب جلدی سے آڑ مین جا چہپین عمرؓ نے کہا ای نبی جان
کی دشمنو تم مجہسے ڈرتی ہو اور رسول خدا سے نہین ڈرتین اونہون نے کہا
ہان تم افظ اغلظ ہو یعنی سخت کلام وبد مزاج حضرتؐ نے فرمایا ایہا یا ابن الخطاب
والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک
متفق علیہ فج کہتے ہین طریق واسع کو درمیان دو پہاڑون کی حدیث جابرؓ مین

رضا آیا ہے کہ مین جنت مین گیا مینے جنت مین ایک محل دیکھا اوس کی صحن
مین ایک جاریہ تھی مینے کہا یہ محل کس کا ہے کہا عمر بن الخطاب کا مینے
چاہا کہ مین اوس کے اندر جاؤن اور نظر کرون مجھے تمہاری غیرت یاد
آئی عمر نے کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ ابو سعید نے
رضا کہا ہے مین سوتا تھا مینے لوگون کو دیکھا کہ مجھپر عرض کیے جاتے ہین
اور اونپر قمیص ہین کوئی سینے تک پہونچتا ہے اور کوئی کمتر اس سے اور
عرض کیے گئے مجھپر عمر بن الخطاب اونپر ایک قمیص تھا وہ اوسکو کھینچتے تھے
کہا اس کی کیا تاویل ہے فرمایا دین متفق علیہ معلوم ہوا کہ عمر دین مین
کامل تھے اور دوسرے فی الحجۃ اقتس ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو سنا
فرماتے تھے کہ مین سوتا تھا کہ ایک پیالہ شیر کا میرے پاس لایا گیا مینے اوس کو
پیا یہان تک کہ مین اوس کی سیرابی کو دیکھتا ہون کہ ناخنون سے نکلتی ہے
پھر مینے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا کہا ای رسول خدا اسکی تاویل کیا ہے
فرمایا علم متفق علیہ حدیث دلیل ہی علم عمر پر مین کہتا ہون کتاب ازالۃ الخفا
مین فتاوای عمر رضی اللہ عنہ کو کیا تتبع کرکے لکھا ہے اوس سی کمال علم
حضرت عمر کا ثابت ہے وللہ الحمد یہ حدیث ابلغ ہے منقبت مین حدیث
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے فافہم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مین سوتا تھا
مینے اپنے آپکو دیکھا کہ مین ایک چاہ پر ہون اوس چاہ پر ڈول ہے مینے کھینچا

اسمدنی چاہا ڈول کہینچے پہر اوس ڈول کو ابن ابی قحافہ نے لیلیا اور ایک یا
دو ڈول کہینچے اور اون کے کہینچنے مین ضعف تہا اللہ اونکی ضعف کو بخشے
پہر وہ ایک ڈول عظیم ہوگیا اوس کو ابن خطاب نے لیا مینے لوگون مین کوئی
ایسا عبقری یعنی زبردست و قوی نہین دکہیا کہ وہ عمر کا سا کہینچنا کہینچے
یہان تک کہ لوگ اپنے اونٹ پانی پلا کر تہانون پہ لیگئے دوسرے روایت
مین یون ہے ابن عمر نے کہا پہر اوس ڈول کو ابن خطاب نے ہاتہہ سے
ابوبکر کے لیلیا وہ عمر کے ہاتہہ مین غرب یعنی ایک ڈول بزرگ ہوگیا فلم ار
عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن متفق علیہ اس حدیث
مین اشارہ ہے طرف قصر مدت خلافت ابوبکر کے چنانچہ یہ خلافت دو سال
ستہ ماہ رہی بعض نے کہا یہ شک راوی کا ہے اور روایت صحیح دو ہی ڈول ہے
اور ضعف کا ہونا اشارہ ہے طرف اضطراب امر امارت و ارتداد بعض عرب کے
اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس برس سے کچہہ زیادہ ہے اور نہایت قوت
و سطوت کے ساتہہ تہے ابن عمر نے رفعا کہا ہے ان اللہ جعل الحق علی
لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی اور ابوداؤد کا لفظ ابوذر سے یہ ہے ان اللہ
وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ علی مرتضے کہتے ہین ہم کچہہ بعید نجانتے
تہے اس بات کو کہ سکینہ زبان عمر پر ناطق ہوتا ہے رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
مراد سکینہ سے وہ بات ہے جسپر نفوس مطمئن اور قلوب ساکن ہون اور یہ

ایک امر غیبی سے یا مراد وہ فرشتہ ہی جو الہام قول حق کرتا ہے ابن عباس
نے کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا تھا اللھم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او
بعمر بن الخطاب صبح کو عمر پاس حضرتؐ کے آئی اور اسلام لائے پھر
حضرتؐ نی مسجد مین ظاہر طور نماز پڑھی رواہ احمد و الترمذی جابر کہتے ہین عمرؓ نی
ابوبکرؓ سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلعم ابوبکرؓ نی کہا سنو اگر تم ایسا
کہتے ہو تو مینے بہی حضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تہے ما طلعت الشمس علی
رجل خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب حدیث
عقبہ بن عامر مین رفعاً آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر رواہ الترمذی
واستغربہ بریدہ کہتے ہین ایک جاریہ دف بجاتی تہی ابوبکرؓ آئے پہر علیؓ
پہر عثمانؓ وہ بجائے گئی جب عمرؓ آئے دف نیچے ڈالکر اوسپر بیٹھ گئی حضرتؐ نے کہا
ان الشیطان لیخاف منک یا عمر الحدیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
حسن صحیح غریب حدیث عائشہؓ مین آیا ہے کہ ایک جاریہ حبشیہ ناچتی تہی
اور گرد اوس کے کچھ صبیان تہے مین مابین منکب و راس آنحضرتؐ اونکا
تماشا دیکھتی تہی کہ اتنے مین عمرؓ آئے لوگ چل دیے حضرتؐ نی فرمایا انی لانظر
الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر الحدیث رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب ف انس و ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ
عمرؓ کہتے تہے کہ مین تین امر مین موافق اپنے رب کے ہوا مینے کہا اے رسول خدا

کیا خوب ہوتا کہ ہم مقام ابراہیم کو مصلے ٹہیراتے اوسپر یہ آیت آئی واتخذوا
من مقام ابراهیم مصلی یعنی کہا ای رسول خدا آپ کی عورتون پراچہے
برے سب طرح کی لوگ آتی ہین کاش آپ ان کو حکم دیتے کہ یہ پردہ
کیا کرین اوسپر آیت حجاب نازل ہوئی پہر نسا حضرتؐ غیرت مین یعنی قصہ
شرب عسل مین مجتمع ہوئین مینے کہا عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا
خیرا منکن پہر آیت اسی طرح اوتری ایک روایت مین ابن عمر سے یون
ہے کہ وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراهیم وفی الحجاب وفی اساری بدر
متفق علیہ مین کہتا ہون یہ کچہ حصر نہین ہے بلکہ موافقت عمر کے ساتہہ رب
العالمین کے ۲۰ موضع مین واقع ہوئی ہے سیوطی نے ان مواضع کو
استقرا کرکے رسالہ مستقل مین لکہا ہے ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ فاضل
ہوئے عمر بن الخطاب لوگون پہ چار امر مین ایک دربارۂ اسیران روز بدر
کہ عمر نے اون کے قتل کا حکم دیا تہا اوسپر یہ آیت آئی لولا کتاب من اللہ
سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوم امر حجاب تہا زوجۂ نبی اسپر زینب
نے کہا تہا کہ ای عمر کیا تم ہمپر حکمران ہو اور ہمارے گہرون مین تو وحی اوترتی
ہی اوسپر یہ آیت آئی واذا سألتموهن متاعا فاسألوهن من وراء حجاب سوم
دعوت آنحضرتؐ کہ اللهم ایدالاسلام بعمر بن الخطاب چہارم دربارۂ رائے
خود بحق ابی بکر کہ سب سی پہلے بیعت اون کی عمر نے کی رواہ احمد ابو یعید

کہتے ہین حضرت نے فرمایا ذالک الرجل ارفع امتی درجۃ فی الجنۃ ہم یہ مرد
عمر کو خیال کرتے تھے یہان تک کہ اونکا انتقال ہوا رواہ ابن ماجۃ ابن عمر
کہتے ہین مینے کسیکو بعد حضرت کے جب کہ مقبوض ہوئے احد واجود تر
عمر سے نہین دیکھا یہان تک کہ آخر عمر کو پہونچے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ
رفعا یہ ہے کہ جبرئیل نے مجھسے کہا البتہ اسلام موت عمر پر رویگا اور فرمایا اگر
مین تم مین مبعوث نہوتا تو عمر مبعوث ہوتا رواہ الدیلمی اور فرمایا لو کان نبی بعدی
لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد اور فرمایا کہ اگر عذاب ورتا تو کوئی نہ بچتا
مگر عمر بن خطاب رواہ ابن مردویہ اور فرمایا عمر میرے ساتھ ہے اور مین
عمر کے ساتھ ہون اور حق ہمراہ عمر کے ہے جہان کہین وہ ہو رواہ الطبرانی
اور فرمایا عمر بن خطاب سراج اہل جنت ہے رواہ البزار اور فرمایا نہین
ملا شیطان عمر سے لیکن منہہ کے بل گرا اور نہین سنی اونے آہٹ عمرؓ کے
مگر بہاگا رواہ الحکیم الترمذی فی النوادر اور فرمایا ای اخی عمر تو مجھے اپنی دعا
سے نہ بہولنا رواہ احمد اور فرمایا کاد ان یصیبنا فی خلافک شر یا عمر رواہ
الدیلمی اور فرمایا رضا رب کی رضائے عمر مین ہے رواہ الحاکم اور فرمایا
لو لم ابعث لبعث بعدی عمر رواہ الدیلمی اور فرمایا اے عمر تو صاحب
رای رشید ہے اسلام مین رواہ ابو داؤد اور منجملہ احادیث مشترکہ کے علاوہ احادیث
مذکورہ کی یہ چند ہین صالح المومنین ابوبکر و عمر ہین رواہ الطبرانی ابوبکر

وعمر بمنزلہ سمع وبصر کے ہین رواہ الترمذی ابوبکر وعمر دو سراج اہل جنت ہین
رواہ الدیلمی ابوبکر وعمر مجہسے بمنزلہ ہارون کی موسے سے ہین رواہ الخطیب
ف بعد موت ابوبکر کے عمر سے روز شنبہ کو بیعت کی بادجادی الاولے
سنہ ۱۳ ہجری سے آٹھہ دن باقی تھے بعد دفن ابوبکر منبر پر چڑہے اور ایک
درجہ مجلس ابوبکر سے نیچے بیٹھے پہر کہڑے ہوکر اللہ کی حمد وثنا کی اور حضرت پر
درود بہیجی پہر کہا ایہا الناس انی داع فامنوا اللھم انی غلیظ فالھمنی الی
طاعتک بموافقة الحق ابتغاء وجھک والدار الاخرة وارزقنی الغلظة
والشدة علی اعدائک من غیر ظلم ولا اعتداء علیھم اللھم انی شحیح فسخنی
فی نوائب المعروف قصدا من غیر سرف ولا تبذیر ولا ریاء ولا سمعة
ابتغی بذلک وجھک الکریم والدار الاخرة وارزقنی خفض الجناح و
لین الجانب للمومنین فانی کثیر الغفلة والنسیان والھمنی ذکرک علی
کل حال پہر کہا الا ورب الکعبة لاحملنھم علی الطریق پہر منبر پر سے اتر آئے
ف زمانہ عمر میں بہت سے شہر فتح ہوئے از انجملہ دمشق ہے اس کو
ہاتھہ سے روم کی نکال لیا اور طبریہ وقیساریہ وفلسطین وعسقلان اور خود جاکر
بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا اور نیز بعلبک وحمص وحلب وقنسرین وانطاکیہ و
جلولا ورقہ وحران وموصل وجزیرہ ونصیبین وآمد وربا وقادسیہ و مدائن
کو مفتوح کیا ملک فارس زائل ہوگیا اور یزدجرد بہاگ گیا اور فرغانہ وترک

کی پاس پناہ پکڑی اور نیز کور دجلہ والمبہ اور کور اہواز و جابیہ و نہاوند
واصطخر واصفہان و بلاد فارس و تستر و شوش و ہمدان و نوبہ و برو
آذربیجان اور بعض عمال خراسان فتح کیے ولله الحمد نقلہ بعضہم عن یافعی
النفعۃ اور مصر غرہ محرم سنہ ٢٠ ہجری کو ہاتھ پر عمرو بن العاص کے فتح ہوا
اور نیز اسکندریہ و طرابلس و مغرب اور سواحل متصلہ اوس کی مفتوح ہوئے
حیاۃ الحیوان مین منجملہ فتوح کی جو ایام عمر مین ہوئے راس العین اور خابور
و جبیان و یرموک و ری و ما یتصل بہا کو شمار کیا ہے سیوطی نے ذکر ان
فتوح بلاد کا بعید سنوات تاریخ الخلفا مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنہ ١٧ مین
مسجد نبوی کو زیادہ کیا اسی سال حجاز مین قحط پڑا اوسکو عام الرمادہ کہتے
ہین اور عمر نے عباس کو لیکر استسقا کیا اوس وقت دوش عمر پر چادر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی کرامت عمرو بن العاص نے جب مصر فتح کیا تو
اہل مصر نے آکر کہا نیل ہر سال ایک جاریہ بکر کا محتاج ہے جو جاریہ مین
بہت خوبصورت ہو ہم ایک حسین دختر نیل مین ڈالا کرتے ہین ورنہ وہ جاری
نہین ہوتا ہے اور شہر ویران ہو جاتے ہین اور قحط پڑتا ہے عمرو بن العاص
نے ایک شخص پاس عمر رضی اللہ عنہ کی بہیجا اور اس حال کی خبر دی عمر نے
عمرو کو لکہا کہ الاسلام یجب ما قبلہ یعنی اسلام قاطع امور جاہلیت ہے اور ایک
بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ بہیجا اور حکم دیا کہ اسکو نیل مین ڈالدو عمرو بن العاص

نی اوسکو لیکر پڑہا اوسمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر
وان کان اللہ الواحد القہار ہو الذی یجریک فنسأل اللہ الواحد القہار
ان یجریک عمرو نی وہ لپٹا قہ نیل مین ایک دن قبل یوم الصلیب کے ڈالدیا
صبح یوم الصلیب کو اللہ تعالی نی نیل کو ۱۶ گز ملبند جاری کر دیا اور وہ سنت
سیئہ اہل مصر سی منقطع ہوگئی ذکرہا غیر واحد مین کہتا ہون اس کرامت
کو ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین لکہا ہے الفاظ کا کچہ تفاوت ہے کرامت
ابو القاسم بن بشران نی فوائد مین کہا ہے کہ ابن عمر کہتے ہین عمر بن الخطاب
نے ایک شخص سے پوچہا تیرا کیا نام ہے کہا جمرہ کہا تو کس کا بیٹا ہے کہا شہاب
کا کہا تو کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا کہا مسکن تیرا کہان ہے کہا حرہ کہا کون سا حرہ
کہا ذات اللظی کہا ادرک اہلک فقد احترقوا وہ شخص اپنے گہر کو واپس گیا
دیکہا سب جل گئے واخرج مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید نحوہ واخرجہ
ابن درید فی الاخبار المشہورۃ وابن الکلبی فی الجامع وغیرہم ابو ہدبہ
حمصی کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ اہل عراق نی اپنے امیر کو
سنگسار کیا غضبناک ہو کر باہر آئے اور نماز پڑہی اور نماز مین سہو ہو گیا
جب سلام پہیر کہا اللہم انہم قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم بالغلام
الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لا یقبل من محسنہم ولا یتجاوز عن مسیئہم

اخرجہ البیہقی فی الدلائل سیوطی کہتے ہین یہ اشارہ ہے طرف حجاج کے
ابن لہیعہ نے کہا اوس دن حجاج پیدا ہنوا تہا یعنی قبل واقعہ کی خبر دی یہ
کرامت ہے حضرت عمرؓ کی حسن کہتے ہین ان کان احد یعرف الکذب
اذا حدث فہو عمر بن الخطاب انتہی یہ بہی ایک طرح کی کرامت اور فراست
صادقہ تہی کرامت عمرو بن الحرث کہتے ہین عمرؓ دن جمعہ کے خطبہ پڑہ رہے
تہے کہ دو بار یا تین بار پکار کر یہ کلمہ کہا یا ساریۃ الجبل پہر بدستور خطبہ پڑہنے لگے
کچہہ لوگون نے اصحاب آنحضرتؐ سے کہا کہ یہ کچہہ مجنون ہو گئے ہین کہ خطبہ
چہوڑکر یا ساریۃ الجبل کہتے ہین عبد الرحمن بن عوف عمرؓ سے خوش طبعی کرتے
تہے اونہون نے کہا اے امیر المومنین تم لوگون کو اپنے حق مین گنجایش گفتگو
کی دیتے ہو خطبے کے اندر یا ساریۃ الجبل کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہا واللہ مینے
جب ساریہ اور اوسکی اصحاب کو دیکہا کہ پاس پہاڑ کے ہین اور دشمن اون کے
سامنے اور پیچہے ہے تو مجہسے نرہا گیا مینے پکار کر کہا کہ اے ساریہ پہاڑ پر چڑہ جا
تہوڑی دن گذرے تہے کہ ساریہ کا قاصد آیا اور خط لایا کہ دن جمعہ کے دشمن
ہمارے روبرو آئے اور ہمنے نماز صبح سی تا حضور جمعہ اون سے مقاتلہ کیا
یہان تک کہ آفتاب جہکا ایک منادی کی ندا آئی کہ وہ کہتا ہے یا ساریۃ الجبل
دوبار ہم پہاڑ پر چڑہ گئے اور دشمن غالب ہے یہان تک کہ اللہ نے اونکو ہزیمت
دی انتہی من الریاض النضرہ بعض نے کہا کہ جبل نہاوند مین ایک غار ہے

اوس غار سے آواز عمر کی سنی کہ وہ کہتے ہین اے ساریہ پہاڑ کو پکڑ چنانچہ اب تک لوگ اوس غار کو معظم جانکر تبرک حاصل کرتی ہین مین کہتا ہون نقصہ ساریہ کو بیہقی اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین اور لالکائی نے شرح السنہ مین اور دیر عاقولی نی فوائد مین اور ابن الاعرابی نے کرامات الاولیا مین اور خطیب نی رواۃ مالک عن نافع میں ابن عمر سے روایت کیا ہے الفاظ کا کچھ فرق ہے حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے اسنادہ حسن یہ بناو ند مین عجم مین ہے اور ابن مردویہ نی اس کرامت کو طریق میمون بن مہران سے عن ابن عمر روایت کیا ہے اور نزدیک ابونعیم کے دلائل نبوت مین عمرو بن الحرث سی مروی ہے کہا تقدم نادرہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حطیئہ لوگونکو اپنی ہجو سے ستاتا ہی اوسکو بلاکر اس وہم مین ڈالا کہ اوسکی زبان کاٹی جایگی حطیئہ نی کہا ای امیرالمومنین آپ مجھکو معاف کرین کہ مینے واللہ اپنے ماں باپ اور اپنی جورو اور خود اپنی ہجو کہی ہے عمر نے کہا تو نی اپنے ماں باپ کے باری مین کیا کہا ہے کہا یہ کہا ہے ؎

ولقد رأیتک فی النساء فسؤتنی　　وابا بنیک فساءنی فی المجلس

اور یہ بھی کہا ہے ؎

تنحی فاجلسی منی بعیدًا　　اراح اللہ منک العالمینا

اغربالًا اذا استودعت سرًا　　وکانونا علی المتحدثینا

سپہر نے اپنی بی بی کے حق مین کہا ہے ؎

الی بیت قعید تہ لکاع	اطوف ما اطوف ثم آوی

سپہر نے ایک چاہ مین نظر کی اور اپنا چہرہ دیکھا جیسے برا لگا تو کہا ؎

بشر فما ادری لمن انا قائله	ابت شفتای الیوم الا تکلما
فقبح من وجه وقبح حامله	اری لی وجها قبح الله خلقه

عمر نے حکم دیا کہ اس کو قید کرو حطیئہ نے بعد چند روز کے کہا ؎

ضمر الحواصل لا ماء ولا شجر	ماذا تقول لافراخ بذی مرخ
فاغفر علیك سلام الله یا عمر	القیت کاسبهم فی قعر مظلمة
القت الیك مقالید النهی البشر	انت الامام الذی من بعد صاحبه
لا بل لانفسهم قد کانت الاثر	ما آثروك بها اذ قدموك لها

عمر رض نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ آیا اوس سے توبہ کرائی اور اوسکو چھوڑ دیا کذا فی المحاضرات ایضا عمر رضی الله عنه کا گذر مدینہ کی بعض گلی کوچوں مین ہوا ایک عورت کو سنا کہتی ہے ؎

ولیس الی جنبی خلیل الاعبه	الا طال هذا اللیل وازور جانبه
لحرك من هذا السریر جوانبه	فوالله لو لا الله تخشی عواقبه
واکرام بعلی ان تنال مراتبه	مخافة ربی والحیاء یعفنی

عمر نے پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی بی بی ہے اور وہ آہ شہادت سے

غزا مین ہے تب حکم دیا کہ کوئی مرد اپنی عورت سے چار ماہ سی زیادہ
غائب نہ رہے ابیضا ابن الجوزی نے رح کتاب تلقیح فہوم الاثر مین محمد بن عثمان
بن ابی خیثمہ سلمی عن ابیہ عن جدہ سے نقل کیا ہے کہ ایک رات عمر بن
خطاب کو جیائے مدینہ مین گشت کرتے تھے ایک عورت کو سنا کہتی ہے

هل من سبيل الى خمر فاشربها	ام من سبيل الى نصر بن حجاج
الى فتى ماجد الاعراق مقتبل	سهل المحيا كريم غير ملجاج
تمنيه اعراق صدق حين تنسبه	اخي وفاء عن المكروب فراج

عمر نے کہا مین ہمراہ اپنے مدینے مین کسی ایسے شخص کو نہین دیکھتا کہ عوارتق
اوسکی ساتھہ نقت کرین نصر بن حجاج کو میرے پاس حاضر کرو جب صبح ہوئے
اوسکو لاکر حاضر کیا دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت خوش موئے شخص ہے
عمر نے کہا امیر المومنین نے قسم کہائی ہے کہ تو اپنے سر کے بال منڈا ڈال
اوسنے ایسا ہی کیا جب وہ پاس سی عمر کے باہر نکلا اوسکی دونون رخسار ایسے
تھے جیسے چاند کے دو ٹکڑے اوس ہی کہا تو عمامہ باندہ اوسنے عمامہ باندہا لوگ
اوسکی آنکھون پر مفتون ہوئے عمر نے کہا تو اس شہر مین زندہ جہان مین رہتا ہے
اوسنے کہا ای امیر المومنین میرا کیا قصور ہے فرمایا جو مینے کہا وہی کر پھر اوسکو
طرف بصرہ کے روانہ کر دیا اور وہ عورت جسکے شعر عمر نے سنے تھے ڈری
کہ دیکھیے اب میری ساتھہ یہ کیا کرینگے تب اوسنے یہ ابیات چپکے سے پاس

اون کے بھیجے ہیں۔

قل للامام الذی تخشی بوادرہ — مالی وللخمر او نصر بن حجاج

لا تجعل الظن حقا ان تبینہ — ان السبیل سبیل الخائف الراجی

ان الھوی زم بالتقوی فتحبسہ — حتی یقر بالجام واسراج

عمر نے یہ شعر پڑھکر گریہ کیا اور کہا الحمد للہ الذی زم الھوی بالتقوی نصر بن الحجاج ایک مدت دراز بصرہ میں رہا ایک دن اوس کی ماں نے درمیان اذان و اقامت کی عمر رضی اللہ عنہ سے تعرض کیا عمر ایک ازار وردا میں باہر آئے تھے اور ہاتھ میں درہ تہا اوسنے کہا ای امیر المومنین والدین اور تم دونوں سامنے اللہ کے کہڑے ہونگے اور اللہ تم سے حساب لیگا کیا عبد اللہ وعاصم تمہارے پہلو میں شب بسر کریں اور درمیان میرے اور میرے بیٹے کے دشت و بیابان ہوں عمر نے کہا میرے بیٹوں کی ساتھ عواتق نے اپنے پردوں میں تعف نہین کیا پہر عمر نے طرف بصرہ کے ایک قاصد پاس عتبہ بن غزوان کے بہیجا وہ چند روز وہان رہا پہر عتبہ نے ندا کرائی کہ جس کسی شخص کو طرف امیر المومنین کے کچہ لکہنا ہو وہ لکھے کہ قاصد جانیوالا ہے نصر بن الحجاج نے یہ لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم سلام علیک یا امیر المومنین

اما بعد فاسمع منی ھذہ الابیات ؎

لعمری لئن سیرتنی او حرمتنی — وما نلت من عرضی علیک حرام

فاصبحت منفيا على غير ريبة　　وقد كان لي بالمكتين مقام

لئن غنت الزلفاء يوما بمنية　　وبعض امانى النساء غرام

ظننت بي الظن الذي ليس بعده　　بقاء ومالي جرمة فالام

فيمنعني مما تقول تكرمي　　واباء صدق سالفون كرام

ويمنعها مما تقول صلاتها　　وحال لها في قومها وصيام

فهاتان حالانا فهل انت راجعي　　فقد جب مني كاهل وسنام

عمر نے یہ خط پڑھکر کہا اما ولی السلطان فلا ف لکن بصرہ مین ایک گھر اوسکو دلوا دیا جب عمر کا انتقال ہو گیا تو اپنے راحلہ پر سوار ہو کر متوجہ مدینہ ہوا انتہے سن الست طرف ف ایک مرد پاس عمر کے اپنی بی بی کا شکوہ لیکر آیا اور دروازہ پر انتظار مین بیٹھا اوسنے سنا کہ عمر کی بی بی عمر پر زبان درازی کر رہی ہین اور وہ خاموش ہین کچھ جواب نہین دیتے وہ وہان سے اوٹھکر چلا اور کہا کہ جب امیر المومنین کا یہ حال ہے تو مین کیا چیز ہون اتنے مین عمر باہر آئے اور اوسکو جاتے ہوے دیکھکر پکارا اور کہا ای برادر تیرا کیا کام ہے اوسنے کہا ای امیر المومنین مین آیا تھا اپنی بی بی کی بد خلقی کا شکوہ لیکر کہ وہ مجھسے زبان درازی کرتی ہے جب مینے سنا کہ خود تمہاری بی بی ایسی ہے تو مینے کہا کہ اذا کان هذا حال امیر المومنین مع زوجته فکیف حالی عمر نے کہا مینے تحمل اس لیے کیا کہ اوسکے مجھپر حقوق ہین وہ میرے

طعام کی نان پز ہے میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دہوتی ہے
میری اولاد کو دودہ پلاتی ہے یہ امور کچہہ اوسپر واجب نہین ہین اور
اوس کی سبب سی میرا دل حرام سی ساکن رہتا ہے اس وجہ سی مین اوسکی
سخت گوئی کا تحمل کرتا ہون اوسنے کہا میری جورو کا بہی یہی حال ہے
فرمایا بہائی تم بہی تحمل کرو فانما ہی مدۃ یسیرۃ یعنی یہ چند روز کی بار بردار
ہے ذکرہ ابن عبد البر کذا فی حاشیہ البجیرمی علی المنہج ف عمر رضی اللہ عنہ
اپنا ہاتہہ قریب آگ کی کرتے اور کہتے یا ابن الخطاب ہل لک علی ہذا صبر
اور روتے یہان تک کہ اونکی چہرے پر دو سیاہ خط ہو گئے تہے اور کہتے
ہے کوئی جو اس خلافت کو بما فیہا لیلیے کاش مین پیدا نہوا ہوتا کاش میری
مان نی مجہے جنا نہوتا کاش مین کچہہ چیز نہوتا کاش مین نسیاً منسیاً ہوتا ف
عمر مسجد سے باہر نکلے جارود عبدی اون کے ساتہہ تہے ناگاہ طریق پر ایک عورت
ملی عمر نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب سلام کا دیا پہر کہا رویدک یا عمر
حتی اکلمک کلمات قلیلۃ ای عمر ٹہیرو کہ مین تم سے ذراسی بات کرون کہا
کہو کہا ای عمر مجہے وہ وقت یاد ہے کہ تمہارا نام عمیر تہا اور تم سوق عکاظ مین
لڑکون سے کشتی کرتے تہے کچہہ زیادہ زمانہ نگیا کہ تمہارا نام عمر ہوا پہر زیادہ زمانہ
نہ گذرا کہ تم امیر المومنین کہلائے سو تم اللہ سے حق مین رعیت کے ڈرو اور
جان لو کہ من خاف الموت خشی الفوت عمر روئے جارود نے کہا ہیہ قد اجترات

علی امیر المومنین وابکیتیہ عمر نے کہا اسکو جانی دو اسی جار و دتم اس کو نہین
پہچانتے ہو یہ خولہ بنت حکیم ہے اللہ نے اسکی بات سات آسمانون کے اوپر سے
سنی تو عمر لائق تر اسکے ہے کہ اسکی بات کو سنے مراد یہ آیت ہے قد سمع اللہ
قول التی تجادلك فی زوجہا وتشتکی الی اللہ ایضاً اعمش کہتے ہین ایکدن مین
پاس عمر کے تہا ۲۲ ہزار درہم آئے وہ اوس مجلس سے نہ اوٹھے یہان تک کہ
سب تقسیم کردیے اونکی عادت تہی کہ جب کوئی شی اونکو اپنے مال مین سے
پسند آتی تو اوسکو خیرات کردیتی اکثر شکر صدقہ مین دیا کرتے تہی کسی نے اس
بارہ مین کہا فرمایا مین شکر کو دوست رکہتا ہون اور اللہ نے کہا ہے لن تنالوا البر
حتی تنفقوا مما تحبون ایضاً عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار غلام آزاد کیے اپنے
غلامون مین جب کسیکو دیکہتے کہ ملازم نماز ہے تو اوسکو آزاد کردیتے کسی نے
کہا یہ تمکو دہوکا دیتے ہین فرمایا من خدعنا باللہ انخدعنا لہ ایضاً جب عمر شام
سے مدینے مین پہر آئی لوگون سے علحدہ ہوگئے تاکہ حال رعیت کا معلوم کرین
ایک بڑہیا کی راوٹی پر گذر ہوا وہان گئے اوسنے کہا عمر کا کیا حال ہے کہا
وہ شام سے سلامت پہر آیا ہے کہا یا ہذا لا جزاہ اللہ خیرا عنی کہا تو یہ کیس
سبب سے کہتی ہے کہا جب سے وہ والی امر المسلمین ہوا ہے تب سے مجہکو کبہی ایک دینار
ایک درہم تک اوس کی عطا سے نہین ملا کہا عمر کو تیرا حال کیا معلوم اور تو اس
جگہہ رہتی ہے اوسنے کہا سبحان اللہ واللہ مجہکو یہ گمان نہ تہا کہ کوئی شخص والی امر مرد

ہوا اور رو دیجانی کہ ما مین اوس کی مشرق و مغرب کی کیا ہوتا ہے عمر روئی اور
کہا واعلم ان کل واحد افقہ منک حتی العجائز پہر اوس سے کہا ای امۃ اللہ
تو اپنا مظلمہ عمر سے کس قیمت کو فروخت کرتی ہے کیونکہ مجھکو عمر پر آگ دوزخ
سے رحم آتا ہے اوس نے کہا ای شخص خدا تجہپر رحم کری تو مجہسے دل لگی نکر عمر
نے کہا مین تجہسے دل لگی نہین کرتا ہون اور یہان تک اوس کی درپے ہوئے
کہ اوس سے وہ مظلمہ ۲۵ دینار کو خرید کیا اتنے مین علی و ابن مسعود آگئی
اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین اوس بڑہیانی اپنا ہاتہہ سر پر رکہا اور کہا
واسوأتاہ شتمت امیر المؤمنین فی وجہہ عمر نے کہا لا باس علیک یرحمک اللہ
پہر ایک ٹکڑا پوست کا طلب کیا کہ اوسمین کچہہ لکہین جب باوجود تلاش کی نملا
تو ایک پارہ اپنی مرقعہ میں سی لیا اور اوسمین یہ لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھذا ما اشتری عمر من فلانۃ ظلامتہا منذ ولی الخلافۃ الی یوم کذا و
کذا بخمسۃ وعشرین دینارا اما ندعی علیہ عند وقوفہ فی المحشر بین
یدی اللہ تعالی فعمر بریٔ منہ شہد علی ذلک علی و ابن مسعود پہر وہ رقعہ
اپنے فرزند کو دیا کہ جب مین مرون تو اسکو میرے کفن مین رکہدینا کہ مین اس
سمیت اللہ تعالی سی ملون کذا فی اعلام الناس ایضا جب عمر خلیفہ ہوئے
اونکی پاس مال آیا وہ اوسکو تقسیم کرتے تہے تفریق مال کی حسن و حسین سے
شروع کی اونکی بیٹے عبد اللہ نے کہا ای باپ مین حق تقدیم عطیہ ہون اس لیے

ثم خلیفہ ہو کہا ھات لك اباکا بہیما وجدا کجد ھما حتی اقدمك بالعطیۃ

حسن حسین نی آکر یہ قصہ اپنے باپ سے کہا علی نی کہا تم پاس عمر کے جاکر

اون کو خوش کرو اور کہو کہ ہمنی حضرت کو سنا فرماتی تہے عن جابر لی عن اللہ عز

وجل ان عمر سراج اھل الجنۃ حسنین نی آکر یہ حدیث پہنچائی عمر کو فرحت بی نہایت

حاصل ہوئی کہا اپنے باپ سی یہ حدیث لکھوالاؤ وہ جاکر لکھوالائے وقت قبض

کے اپنے فرزند سے کہا اسکو میرے ساتھہ دفن کردینا چنانچہ ایسا ہے کیا

نقلہ الاسحاقی ایضا اوزاعی کہتے ہین ایک رات تاریک شب مین عمر بن خطاب

باہر نکلے طلحہ نی اون کو دیکہا وہ ایک گہر مین گئے پہر دوسرے گہر مین جب

صبح ہوئی طلحہ اوس گہر مین گئے دیکہا ایک اندہی بڑہیا اپاہج ہے اوس سے کہا

یہ آدمی تیرے پاس آتا ہے اسکا کیا حال ہے کہا یہ اتنے دنون سے میری

خبرگیری کرتا ہے اور میرا کام کاج کرلاتا ہے اور میری اذی مجہسے باہر لیجاتا ہے

طلحہ نی کہا روے تجہکو مان تیری ای طلحہ تو عمر کے عثرات کا تتبع کرتا ہے بالجملہ

مناقب حسنہ وسیرت مستحسنہ وزہد وشجاعت وہیبت عمر فوق الوصف ہے بلکہ

اسی قدر کافی ہے کہ وہ وزیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے اور انکے

کاتب عبدالرحمن بن خلف خزاعی وزید بن ثابت وزید بن ارقم تہے اور

قاضی اونکی مدینے مین زید بن ابی النمر اور ابوامیہ شریح بن الحرث الکندی

کوفہ مین اور قیس بن العاص سہمی مصر مین تہے پہر کعب بن یسار اور حاجب

اونکی برقی یا بشر نام مولی اونکا تہا اور امراء عمر کی مصر مین عمرو بن العاص
سہمی تہے پہر اونکو صعید سے پہیر کر بجاے اون کے عبد اللہ بن ابی سرح
عامری کو مقرر کیا اور شام مین امیر معاویہ بن ابی سفیان تہی نقلہ بعض المورخین
اور سال اول مین حج پر عبد الرحمن بن عوف کو والی کر کے بہیجا اونہون نے
لوگون کو حج کرایا پہر خود زمانۂ خلافت مین لوگون کو حج کراتے چنانچہ دس
برس تک حج کیا اور آخر حج مین ازواج مطہرات کو حج کرایا ابن عباس
کہتے ہین کہ مینے ہمراہ عمر کے گیارہ حج کیے اور عمر نے اپنی خلافت مین تین
عمرہ کیے ایضا عائشہ کہتی ہین عمر نے جب اخیر حج مع امہات المومنین
کے کیا تو میرا گذر محصب پر ہوا مینے ایک مرد کو اونٹ کے راحلہ پر سنا کہتا ہے
این کان عمر امیر المومنین دوسری کو سنا کہتا ہے ههنا قد کان
اونسی اپنا راحلہ بٹہایا اور آواز گریہ بلند کی اور کہا ؎

علیک سلام من امام وبارکت ید اللہ فی ذاک الادیم الممزق
فمن یسع او یرکب جناحی نعامۃ لیدرک ما قدمت بالامس یسبق
قضیت امورا ثم غادرت بعدہا بوائق فی اکمامہا لم تفتق

عائشہ کہتی ہین ہمین معلوم نہوا کہ وہ سوار کون تہا ہم یہ چرچا کرتے تہے
کہ کوئی جن ہے جب عمر اوس حج سے مدینہ مین قدوم لائے تو زخمی کیے
گئے اور وفات پائی کذا فی المحاضرات وغیرہ حکایت سعید بن المسیب

کہتی ہین عمرؓ نی حج کیا جب ضجنان مین پہونچی کہا لا الہ الا اللہ العظیم المعطی ماشاء لمن شاء مین اس وادی مین خطاب کی اونٹ چرایا کرتا تہا ایک پیرہن صوف مین اور وہ سخت آدمی تہا کام کرنی پر مجہے تعب دیتا اور قصور ہونی پر مارتا اور اب مین اس حال مین صبح و شام کرتا ہون کہ کوئی شخص درمیان میرے اور اللہ کے نہین ہے پہر یہ ابیات پڑہے ؎

لا شئ مما تری یبقی بشاشته ۔ یبقی الاله ویودی المال والولد
لم تغن عن هرمز یوما خزائنه ۔ والخلد قد حاولت عاد فما خلدوا
ولا سلیمان اذ تجری الریاح له ۔ والانس والجن فیما بینها ترد
این الملوك التی کانت لعزتها ۔ من کل اوب الیها وافد یفد
حوض هنالك مورود بلا کذب ۔ لا بد من ورده یوما کما وردوا

ایضا سعید بن المسیب کہتی ہین جب عمر بن خطاب منی سے پہری تو ابطح مین اونٹنی بٹہائی اور سنگریزہ بچہا کر اوس پر ایک چادر ڈال کر لیٹے اور ہاتہہ طرف آسمان کی اوٹہا کر کہا اللهم کبر سنی وضعفت قوتی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیك غیر مضیع ولا مفرط پہر مدینہ مین آئی اور لوگون کو خطبہ سنایا ذوالحجہ تمام نہوا کہ مارے گئے ف کہتے تہے اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلك واجعل موتی فی بلد رسولك اور کہتے تہے اگر خوف حساب کا نہوتا تو مین حکم دیتا کہ میرے لیی ایک بکری تنور مین بریان کرین حکایت ایک دن منبر پر

جا کر کہا الحمد للہ الذی صیرنی لیس فی احد کہا تم یہ بات کس لیے کہتے ہو
کہا واسطے اظہار شکر کے فرماتے تھے لیتنی کنت کبشا اہلی سمنونی مابدا لہم
ثم ذبحونی فاکلونی واخرجونی عذرۃ ولم اکن بشرا حکایت قصاب خانہ
مین جاتے جس کو دیکھتے کہ دو دن برابر گوشت خریدتا ہے اوسکو درے
مارتے اور کہتے ہلا طویت بطنک لجارک وابن عمک اور خود کبھی دو سالن
یکجا نکھاتے قمیص مین چار پیوند لگے تھے اور ازار مین ایک پیوند چمڑے کا تھا
ایک دن نماز جمعہ کو دیر مین آئے اور عذر کیا کہ مجھکو میرے کپڑے نے
روکا تھا مین اسکو دہوتا تھا اسکے سوا دوسرا کپڑا نہ تھا عبد اللہ نے کہا مکہ کو حج کے
لیے گئے نہ ڈیرہ تھا نہ خیمہ کوئی کمل وغیرہ واسطے اون کے تان دیتے اسی طرح
گئے اسی طرح پھر کر آئے

قصہ وفات عمر رضی اللہ عنہ

زہری نے کہا عمر کسی مشرک بالغ کو مدینے مین نہ آنے دیتے تھے مغیرہ بن
شعبہ والی کوفہ تھے اونہون نے لکھا کہ یہان ایک لڑکا کاریگر ہے اوسکا نام فیروز
ابو لؤلؤہ ہے وہ بہت سے کام جانتا ہے جیسے نجاری و نقاشی وغیرہ
عمر نے اوسکی آنے کا اذن دیا مغیرہ نے ہر ماہ مین سو درہم اوسپر لگائے تھے غلام
نے اس ٹکس کی پاس عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی ابو رافع کہتے ہین یہ
غلام تھا مغیرہ کا عمر نے کہا احسن الی مولاک واتق اللہ اوسکو غصہ آیا اونے کہا

انکا عدل سب کو شامل ہی سو میری دل مین ارادہ کیا کہ مین ان کو قتل کرونگا ایک
خنجر دو سر بنایا پہر اوسکو زہر مین بجہایا پہر ہرمزان کو دکہایا کہ دیکہو یہ کیسا ہے
اوسنے کہا تو جسکو اس خنجر سے ماریگا وہ زندہ نرہیگا انتہے من الریاض النضرہ
حکایت طبری کہتے ہین کعب احبار نی آکر کہا اے امیر المومنین تم عہد کرو تین دن
بعد تم مرجاوٴگے کہا تجہے کہان سی معلوم ہوا کہا مین تمہاری صفت و حلیہ توریت
مین پاتا ہون اب تمہاری اجل قریب آگئی ہے اوس وقت عمر اچہے خاصے
بی درد و الم تہے دوسری دن کعب آئے اور کہا اے امیر المومنین دو دن
گذر گئے اب ایک رات دن باقی رہگیا ہے صبح کو جب عمر واسطی نماز کی نکلے
اور اونکی عادت تہی کہ ایک شخص کو صفوف کی برابر کرنی پر مقرر کرتی تہی پہر بعد
برابری کے خود چل پہر کر دیکہتے ابو لولو بہی لوگون مین تہا اور اوس کے ہاتہہ
مین وہی خنجر دو سر تہا اوسنے عمرؓ کو تین ضرب خنجر کے لگائے اور ایک روایت
مین چہہ ضرب منجملہ اوس کی ایک ضرب زیر ناف لگائی اوسی سے اونکو قتل کیا
ہمراہ اون کی کلیب بن نصر لیثی بہی مارے گئے عمر نے جب گرمی لوہے کی پائی
زمین پر گری اور کہا لوگون مین عبد الرحمن بن عوف ہین کہا ہان اے امیر المومنین
فرمایا کہو آگی بڑہکر لوگون کو نماز پڑہا دین ابن عوف نے نماز پڑہائی اور عمر زمین
پر پڑے تہے پہر اونکو اوٹہا کر گہر مین لیگئے اپنے فرزند عبد اللہ یا ابن عباس سے
کہا باہر جاکر دیکہو کہ مجہکو کس نے قتل کیا ہے کہا اے امیر المومنین ابو لولو غلام

منیرونی کہا الحمد للہ الذی لم یجعل قتلی الا علی ید رجل لم یسجد للہ سجدۃ
واحدۃ اے عبداللہ عائشہ کی پاس جاکر کہہ کہ آپ مجھکو اذن دیتی ہو کہ مین
ہمراہ حضرتؐ و ابوبکرؓ کے دفن ہولا ہے عبداللہ اگر قوم اختلاف کرے تو تو
ہمراہ اکثر کے ہو اگرچہ تین ہی آدمی ہون اے عبداللہ لوگون سے کہدے کہ
وہ آوین تب مہاجرین و انصار آنی لگے اون سے کہا اعن ملاء منکم کان ہذا
اونہون نی کہا معاذاللہ کعب بہی آئے عمر نی اونکی طرف دیکھکر کہا ۔

وواعدنی کعب ثلاثا اعدہا ولا شک ان القول ما قالہ کعب

وما بی حذار الموت انی لمیت ولکن حذار الذنب یتبعہ ذنب

ایک روایت مین آیا ہے کہ ابولولو لعنہ اللہ نی سات نفر کو مسجد نبوی مین قتل
کیا اور ایک جماعت کو زخمی کیا تب عبدالرحمن بن عوف نی ایک برش اوسپر
کہینچ مارا اور اوسکو پکڑ لیا جب اوسنی دیکہا کہ وہ گرفتار ہوگیا تب خودکشی کے
ابن عباس نی کہا ابولولوۃ مجوسی تہا عمر رضی اللہ عنہ دن چہارشنبہ کی باہ
ذیحجہ ۲۳ سنہ زخمی ہوئے سات دن ذیحجہ سے باقی تہے تین دن زندہ رہے چار
دن ذیحجہ سی باقی تہے کہ انتقال کیا بعض نی کہا وفات دن دوشنبہ کی ہوئی
۶۳ برس زندہ رہے اور کسی نی کہا ۵۶ برس و قیل غیر ذلک انکی خلافت
دس سال چہ ماہ ایک دن کم ہوئی اونپر صہیب بن سنان رومی نی نماز جنازہ
پڑہی اور حجرۂ عائشہ مین دفن ہوئے ان کی مرویات کتب احادیث مین ۳۲ ہے

حدیثین ہین کذا فی السامرات بعض نی کہا روز یک شنبہ غرۂ محرم کو دفن کیے گئے
۶۳ یا ۶۶ یا ۶۱ سال کی عمر تھی یا ۶۰ سال کی واقدی نی اسی کو راجح کہا ہے
تہذیب مزنی مین کہا ہی کان نقش خاتم عمر کفی بالموت واعظا یسار نی کہا
دن موت عمر کے کسوف آفتاب ہوا دجال ثقات بخاری مین آیا ہے کہ عمر
دعای شہادت کرتی تھی انتہی چنانچہ وہ دعا قبول ہوئی ف انکی نو پسر چار لڑکیان
تھین ایک عبد اللہ مکنی بابی عبد الرحمن یہ بچپن مین بمقام مکہ مکرمہ ہمراہ باپ کے
اسلام لائی اور ہمراہ باپ کے ہجرت کی اوس وقت تیرہ برس کے تھے
بعد بدر و احد کی سب مشاہد مین حاضر رہے دن احد کے چار دہ سالہ تھے
انکا انتقال مکہ مین ہوا اور موضع فخ مین قریب مکہ مدفون ہوئے ان کی عمر
۸۴ سال کی ہوئی انکی نسل باقی ہے اور ان کے مرویات ایک ہزار چھ سو
تیس احادیث ہین یہ اتباع سنن مین ضرب المثل تھے مصنفے شرح موطا مین
ان کی فضائل لکھے ہین دوم عبد الرحمن اکبر شقیق عبد اللہ ان دونون کی مان
زینب بنت مظعون جمحی تھی عبد الرحمن نی حضرت کو پایا لکن کوئی روایت
نہین کی سوم زید اکبر ان کی مان ام کلثوم بنت امام علی مرتضے بنت فاطمہ
زہرا ہین کہتے ہین زید کو ایک پتھر درمیان دو قبیلون کے لڑائی مین آلگا
اوس سی وہ مرگئے ان کی نسل نہین ہے بعض نی کہا کہ زید اور اونکی مان دونو
ایک ساعت مین مرے اور ایک دوسری کا وارث نہوا دونون پر ابن عمر نے

نی نماز پڑہی اور زید کو اونکی ماں پر مقدم کیا تب سی یہ امر سنت ہوگیا جو امر
عاصم ان کی ماں ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت تہین یہ وہی عاصم
ہین جنہون نی اوس عورت کی بیٹی سے نکاح کیا تہا جو دودہ مین پانی
ملاتی تہی ابو وائل نی کہا ہے عمر کا گذر ایک بڑہیا پر ہوا وہ شیر فروش تہی ہوتا
لیل ہین اوس سی کہا ای بڑہیا تو مسلمانون کو اور دائران بیت اللہ کو دہوکا
نہ یا کر اور دودہ مین پانی ملا کر فروخت نکیا کر اوسنے کہا بہتر ہے پہر جب دوبارہ
اوسپر گذر ہوا کہا اسے بڑہیا مینے تجہسے نہ کہا تہا کہ تو دودہ مین پانی نملایا کر
اوسنے کہا واللہ مینے یہ کام نہین کیا ہے اوسکی دختر نے دریچہ کی اندر سے کہا
ای ماں غشا و کذبا جمعت علی نفسک عمر نی یہ کہنا اوسکا سن لیا اور چاہا کہ
بڑہیا کو سزا دین لیکن اس گفتگوی دختر کی وجہ سی اوسکو چہوڑ دیا پہر اپنی اولاد
کی طرف التفات کر کے کہا تم مین کون اسکو بیاہتا ہے شاید اللہ تعالی اسکے
شکم سے کوئی روح پاک مثل اسکے نکالے عاصم بن عمر نی کہا مین اس سی بیاہ کرونگا
تب عمر نی اوس دختر کا بیاہ عاصم سی کر دیا اوس کے پیٹ سی ام عاصم پیدا
ہوئی اور عبد العزیز بن مروان نی ام عاصم سے نکاح کیا اوس سی عمر بن عبد العزیز
پیدا ہوئے پہر بعد ام عاصم کے حفصہ سی نکاح کیا حفصہ کے حق مین کہا گیا کہ
لیست حفصۃ من رجال ام عاصم لبعد سنہ مین عاصم کی وفات ہوئی اونکی
نسل باقی ہے تیسری عیاض ان کی ماں عاتکہ بنت زید تہین تشمر زید اصغر ہفتم

عبداللہ ان دونون کی مان ملیکہ بنت جرول خزاعیہ تہین عبیداللہ شدید البطش
تے جب عمر والد اون کی مقتول ہوئے تو تلوار نکالکر ہرمزان وجفینہ کو قتل
کرڈالا جفینہ ایک مرد نصرانی اہل حیرہ سے تہا اور دختر صغیر ابو لولوہ کو بہی
قتل کیا جب عبیداللہ کو واسطے قصاص لینے کے پکڑا تو یہ عذر کیا کہ عبدالرحمن
بن ابی بکر نے مجہے خبر دی تہی کہ اونہون نے ابو لولوہ و ہرمزان وجفینہ کو ایک
مکان مین جاکر مشورہ کرتے ہوئے دیکہا ہے اور اون کے پاس ایک خنجر دودم تہا
جسکا قبضہ درمیان مین تہا اوسی کی صبح کو عمر قتل کیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ
نے عبدالرحمن کو بلاکر دریافت کیا عبدالرحمن نے کہا سکین کو دیکہو اگر ذات الطرفین
ہو تو پہر اجتماع و تم کا قتل عمر پر ثابت ہے دیکہا تو وہ چہری دو سر کہتی تہی
تب عمرو بن العاص نے کہا کل امیرالمومنین مارے گئے اور آج اون کا بیٹا
قتل کیا جائیگا لا واللہ یہ ہرگز نہوگا تب عثمان نے قتل کرنا عبیداللہ کا موقوف
رکہا پہر عبیداللہ معاویہ سے جا ملے اور ہمراہ معاویہ کے حرب صفین مین مارے گئے
اون کی نسل باقی ہے زید اصغر و عبیداللہ کے بہائی ایک مان سے عبداللہ
بن ابی جہم بن حذیفہ اور حارثہ بن وہب خزاعی تہے اور عبدالرحمن اوسط
ان کی مان لہیہ ام ولد تہی اور عبدالرحمن اصغر کی مان بہی ام ولد تہی ان
تینون مین ایک کنیت ابی شحمہ تہا اور دوسرا ملقب مجبر ابو شحمہ وہی ہین جن کو عمر
نے ایک حد مین مارا یہان تک کہ مرگئے ان کی نسل نہین ہے ہان مجبر کی نسل

تہی لکن کوئی اون مین سے باقی نہین رہا ذکرہ ابن قتیبہ مگر اسد الغابہ مین
کہاہے کہ عبدالرحمن اصغر وہی ابوالمجبر ہین اور مجبر کا نام بہی عبدالرحمن تہا
اونکو مجبر اس لیے کہتے تہے کہ ان سی اور ایک لڑکی سے ہاتہا پائی ہوئی انکا
ایک عضو شکست ہوگیا ان کو پاس ان کی عمہ حفصہ ام المومنین کے لاکساور
کہا اپنی برادر زادی کو دیکہہ کہ یہ منکسر ہوگیا ہے کہا یہ منکسر نہین ہے بلکہ مجبر ہے
قالہ ابو عمر دار قطنی نے کہاہے کہ عبدالرحمن اوسط وہی ابوشحمہ ہین جو حد مین
مجلود ہوئے اور مرگئے لویرالابصار مین قصہ اجرای حد کا ابو شحمہ پر عمرو بن
العاص اور مجاہد و ابن عباس سی تفصیلوار نقل کرکے کہاہے اخرجہ الکلبی
فی کتاب المنتقی نہی من الریاض النضرۃ واخرجہ عبداللہ ثلی مختصرا بتغییر اللفظ
سو اگر یہ قصہ ثابت ہے تو دلیل ہے کمال صدق و دیانت و امانت عمر کی
لکن بعض نی شاید اسکا انکار کیاہے واللہ اعلم رہی دختران عمر رضی اللہ عنہ سو
ایک حفصہ زوج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین شقیقہ عبداللہ و عبدالرحمن اکبر مین
دوم رقیہ شقیقہ زید اکبر ہین ان کی شوہر ابراہیم بن نعیم بن عبداللہ تہے
بے ولد مرگئین سوم فاطمہ انکی مان ام حکیم بنت الحارث بن ہشام بن مغیرہ
تہین ان کے شوہر انکے ابن عم عبدالرحمن بن زید بن الخطاب تہے اونکی
عبداللہ پیدا ہوی ذکرہ الدارقطنی چہارم زینب انکی مان فکیہہ نام تہین انکا
نکاح عبداللہ بن عبداللہ بن سراقہ عدوی سے ہوا تہا یا نہی بہن حفصہ کی

راوی ہین ذکرہ ابن قتیبة وغیرہ **ف** سیوطی نی تاریخ الخلفار مین
بذیل ذکر ہجرت عمر رضی اللہ عنہ لکہا ہے کہ علی مرتضی نے کہا مین نہین جانتا
کہ ہجرت کی ہو کسی نے مگر چہپ کر مگر عمر بن خطاب کہ جب اونہون نی قصد
ہجرت کا کیا اپنی تلوار لگائی اور کمان باندہی اور ہاتہہ مین تیر لیے اور کعبہ
مین آئے صحن کعبہ مین اشراف قریش موجود تہے سات بار طواف کیا پہر
نزدیک مقام کی دو رکعت نماز پڑہی پہر اون کے حلقون پر الگ الگ گذرے
اور کہا شاہت الوجوہ جو کوئی یہ چاہے کہ اوسکی ماں وسکو روئے اور اوسکی
بچے یتیم ہوجاوین اور بی بی رانڈ ہوجاوے وہ مجہسے اس میدان مین نکلکر
ملاقات کرے جو پس پشت کعبہ ہے کوئی ایک پیچہے اون کے نہ نکلا نووی
کہتے ہین عمر ہمراہ حضرت کے سب مشاہد مین حاضر ہوئے اور وہان حد کے
ثابت قدم رہے حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہے اول من یصافحہ الحق
عمر و اول من یسلم علیه و اول من یاخذ بیدہ فید خل الجنة رواہ ابن
ماجه والحاکم عثمان بن مظعون کا لفظ رفعایہ ہے ہذا غلق الفتنة و
اشار بیدہ الی عمر لا یزال بینکم و بین الفتنة باب شدید الغلق ما عاش
ہذا بین اظہرکم احمد البزار طبرانی کا لفظ ابن عباس سے رفعا یہ ہے
جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیه وآلہ وسلم فقال اقرء عمر السلام و اخبرہ
ان غضبه عز و رضاہ حکم اور حدیث عائشہ مین کہا ہے ان الشیطان لیفرق

من عمر رواہ ابن عساکر ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے ما فی السماء ملک
الا وھو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان الا وھو یفرق من عمر تخریج
ابن عساکر ایضا ابو ہریرہ فی رفعا کہا ہے ان اللہ باھی باھل عرفۃ عامۃ
وباھی بعمر خاصۃ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط اور حدیث نزع دلو بحوالہ
شیخین پہلے گذر چکی ہے نووی نے تہذیب میں کہا ہے قال العلماء
ھذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر وکثرۃ الفتوح وظھور الاسلام فی
زمن عمر انتھی ف ابوبکر صدیق کہتے تھے ما علی ظھر الارض رجل
احب الی من عمر علی نے کہا ہے اذا ذکر الصالحون فحی ھلا بعمر مجاہد
کہتے تھے کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدۃ فی امارۃ عمر فلما
اصیب بثت سفیان ثوری نے کہا ہے جس نے یہ زعم کیا کہ علی احق بولایت تھے
ابوبکر وعمر سے اونے تخطیہ کیا جملہ مہاجرین وانصار کا ابو اسامہ نے کہا تم
جانتے ہو کہ ابوبکر وعمر کون تھے ماں باپ تھے اسلام کے جعفر صادق فرماتے
ہیں انا بری ممن ذکر ابا بکر وعمر الا بخیر میں کہتا ہوں شیخین رضی اللہ عنہما
سے نشر کمالات نبوت ومعارج رسالت کا ہوا اور علی مرتضی سے معارج
ولایت کا ہوا سو نبوت افضل ہے ولایت سے ولہذا مرتبہ شیخین کا
اسلام میں افضل واعلی ہے علی مرتضی سے لیکن نادان لوگ مقامات ولایت
کو منازل نبوت سے بہتر جانکر اتباع ظاہر سنت سے دور اور ابتداع تفضیلیہ

سی نزدیک ہین حالانکہ صبر وعبادت کو یہہ منزلت سامنے علم کے نہین ہے
اور ایک عالم ہزار عابد سی زیادہ تر شیطان پر گران وبار خاطر ہوتا ہے
قال اور اگر علما آخرت عارف باللہ اور اولیا خدا نہین ہین تو اللہ کے
بندون مین پہر کوئی ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے عالم کا فرائض وواجبات
اسلام پر قاصر ہونا جاہل کے عبادات نافلہ و حفظ ملفوظات مشایخ سے
ہزار درجہ افضل تر ہے ایک مسئلہ کا سیکہنا سکہانا ہزار رکعت نماز سے
تطوعا بہتر ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** سیوطی نی کہا ہے بعض اہل علم نے موافقات
عمر بیس سے زیادہ بیان کیے ہین اور اکیس تک پہونچای مجاہد نے کہا ہے
عمر کے ایک رائے ہوتی پہر اوسی کی موافق قرآن آتا علی نے کہا ہے
ان فی القرآن لرایا من رای عمر ابن عمر نی مرفوعا کہا ہے ما قال الناس
فی شئ وقال فیہ عمر الا جاء القرآن بنحو ما یقول عمر تاریخ الخلفا مین
ذکر ان سب موافقات عمر کا کر کر لکہا ہے **ف** خزیمہ بن ثابت کہتے
ہین عمر جب کسیکو عامل مقرر کرتی تو اوسکو یہہ لکہدیتے کہ برذون یعنی اسپ
ترکی پر سوار نہو اور میدہ نکہائے اور باریک کپڑا نہ پہنے اور حاجتمندون سے
اپنا دروازہ بند نکری اگر ایسا کریگا تو سزایاب ہوگا حسن کہتے ہین ایک دن
اپنے فرزند عاصم پر گذری وہ گوشت کہا رہے تھے کہا یہ کیا ہے کہا اسکو
جی چاہا تہا فرمایا کیا جس چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہاتا ہے کفی بالمرء سرفا

ان یاکل کل ما اشتهی سفیان بن عیینہ کہتے ہین عمر فرماتی تھے احب الناس الی من رفع الی عیوبی ٭

از صحبت دوستی برنجم · کاخلاق بدم حسن نماید
کو دشمن شوخ چشم بی باک · تا عیب مرا بہ من نماید

ابن عمر کہتے ہین عمر کیسے ہی غصے مین ہوتے تہے جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آیت قرآن کی پڑہتا اوسی وقت رُک جاتے تہے ف اولیات عمر رضی اللہ عنہ بہت ہین عسکری کہتے ہین سب سے اول یہی موسوم بامیر المومنین ہوئے اور تاریخ ہجرت لکہی اور بیت المال مقرر کیا اور قیام شہر رمضان مسنون کیا اور رات گوگشت کیا اور ہجو کرنی پر سزا دی اور شراب خواری پر اسی درہ لگائے اور متعہ کو حرام کیا اور بیع امہات الاولاد سے نہی فرمائی اور نماز جنازہ مین چار تکبیرین مقرر کین اور کچہری مقرر کی اور مصر سے غلہ مدینے مین منگوایا اور اسلام مین احتباس صدقہ کیا اور فرائض مین عول مقرر کیا اور خیل کی زکوۃ لی اور اطال اللہ بقاءک کہا اور درہ لگانا یہ تلوار سے بہی زیادہ خوفناک تہا اور شہرون مین قاضی مقرر کیے اور شہر بسائے جیسے کوفہ بصرہ جزیرہ شام مصر موصل علی مرتضی کا گذر مساجد مین بماہ رمضان ہوا وہان قنادیل روشن تہے کہا نور اللہ علی عمر فی قبرہ کما نور علینا فی مساجدنا ابن سعد کہتے ہین ایک گہر بنایا اوسمین آٹا ستو کہجور

زہبیب دیگر اشیار محتاج الیہا رہتے تہے درمیان مکہ و مدینہ کی سرائے
طیار کی یہود کو حجاز سے طرف شام کے نکالدیا اور اہل نجران کو طرف
کوفہ کی خارج کردیا اور مقام ابراہیم کو وہان رکہا جس جگہ اب ہی ورنہ پہلے
ملصق بکعبہ تہا ایک بار گہوڑے پر سوار تہے کہ زاران سی ہٹ گیا اہل نجران
نے راہ مین ایک تل دیکہکر کہا ہذا الذی نجد فی کتابنا انہ یخرجنا من
ارضنا کعب احبار نے عمر سے کہا تہا ہم تمکو اللہ کی کتاب مین ایک باب پر
ابواب جہنم سی پاتی ہین کہ تم لوگون کو وقوع جہنم سے روکتے ہو جب تم
مرجاؤ گی وہ قیامت تک آگ ہی مین گہتے رہین گے **ف** ابن عباس
کہتے ہین مینے اللہ تعالی سے ایک سال تک بعد موت عمر کے دعا کی کہ مجہی
عمرؓ کو دکہاے مینے خواب مین دیکہا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہتے
ہین مینے کہا بابی انت وامی یا امیر المومنین ما شانک آپکا کیا حال ہے
کہا ہذا اوان قد فرغت وان کاد عرش عمر لیہد لولا انی لقیت ربا رؤفا
رحیما اور ابن عساکر ابن عمر سے کہ عمر کو خواب مین دیکہا کہا تم نے کیا کیا
کہا مین کب سی تم سے جدا ہون کہا بارہ برس سے کہا انما انفلت الآن
من الحساب ایک مرد انصاری دعا مانگی کہ وہ عمر کو خواب مین دیکہے دس
برس کی بعد دیکہا کہ پسینا ماتہے سے پونچہتے ہین کہا اے امیر المومنین تم نی
کیا کیا فرمایا الآن فرغت ولولا رحمۃ ربی لہلکت سیوطیؒ فی ایک فصل مستقل

اخبار و قضایائے عمر مین لکہی ہے اوسکی طرف رجوع کرنا چاہیے حکایت
شیخ عبد الغفار قوصی کہتے ہین ایک شخص ابوبکر و عمر کو دشنام دیتا تہا اوسکی
زوجہ و اولاد اوسکو منع کرتی وہ نمانتا اللہ نے اوسکو مسخ کردیا اوس کی صورت
خنزیر کی سی ہوگئی اوسکی گلے مین ایک بڑی زنجیر تہی اوسکا بیٹا لوگون کو
نزدیک اوسکی لیجاتا وہ دیکہتے پہر وہ بعد چند روز کے مرگیا بیٹے نی اوسکو ایک
مزبلہ پر پہینکدیا شیخ کہتے ہین مینے اوسکو اپنی آنکہہ سے اوسکی زمانہ حیات
مین دیکہا کہ وہ سور کی سی آواز کرتا تہا اور روتا تہا محب طبری کہتے مین
کہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ مین اوسکے بیٹے سے ملا اور مینے کہا کہ وہ مجہے
مارتا تہا اور کہتا تہا کہ تو ابوبکر و عمر کو گالی دے لکن مینے یہ کام نہین کیا انتہے
نسال اللہ حسن الختام والعافیۃ فی دار المقام

ذکر مناقب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

انکی دادا ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہین یہ حضرت سے
انہین عبد مناف مین جا ملتے ہین عثمان اور عبد مناف کے درمیان
چار پیڑہی ہین اور حضرت و عبد مناف کے درمیان سہ پیڑہی اس حساب سے
یہ اقرب برسول خدا ہین ہر چہار مین بعد علی مرتضے انکی مان اروی بنت
کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف تہین اور اروی کی مان
ام حکیم بنت عبد المطلب ہین یہ قدیم الاسلام ہین اور دو ہجرتین کین عثمان

طائف مین بسال ششم عام الفیل سے پیدا ہوی انکا اسلام ہاتھ پر ابوبکر
کی ہوا تہا قبل اس کی کہ حضرتؐ دارِ ارقم مین داخل ہون یہ اوس وقت ۳۴ سالہ
تہے یا ۳۹ سالہ ابن اسحق نی کہا یہ اول مردم ہین اسلام مین بعد ابوبکر و علی
و زید بن حارثہ کی اور ثالث خلفا ہین بجز بدر کے سب مشاہد مین حاضر ہوے
حضرتؐ ان کو بسبب اپنی دختر رقیہ کے چہوڑ گئے تہے وہ بیمار تہین لیکن انکا سہم
دیا اور اونکی لیی اجر ثابت کیا و لہذا اہل بدر مین گنے جاتی ہین گویا کہ وہان
حاضر تہے اور بیعۃ الرضوان مین حضرتؐ نی اونکی بیعت لی اپنے ہاتہ سے اور
بار ہا بالخصوص اونکے لیی دعا کی ابوسعید خدری کہتے ہین مینے حضرتؐ کو دیکہا
اول لیل سے تا طلوع فجر کہتے تہے اللھم انی رضیت عن عثمان فارض عنہ
اور فرمایا غفر اللہ لک یا عثمان ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما
اعلنت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ اور فرمایا ہے اشد امتی حیاء عثمان
رواہ الطبرانی اور فرمایا عثمان فی الجنۃ رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان
احیی امتی واکرمھا رواہ ابونعیم اور فرمایا عثمان حیی تستحی منہ الملائکۃ
رواہ ابن عساکر اور فرمایا عثمان رفیقی فی الجنۃ رواہ الترمذی واستغربہ
اور فرمایا عثمان ولیی فی الدنیا والاخرۃ اور فرمایا رحمک اللہ یا عثمان
ما اصبت من الدنیا ولا اصابت منک اور فرمایا یا عثمان انک ستبتلی
بعدی فلا تقاتلن اور فرمایا یوم یموت عثمان یصلی علیہ ملائکۃ السماء

اور فرمایا یشفع عثمان فی سبعین الفاً عند المیزان ممن استوجبوا النار
عائشہ کہتی ہین حضرت نے جب ام کلثوم کو عثمان کی ساتھہ بیاہا فرمایا تیرا
شوہر اشبہ مردم ہے تیری جد ابراہیم اور تیری اب محمد سے علی کہتے ہین
عثمان پاس حضرت کے آئی حضرت کا زانو کہلا ہوا تہا اوسکو چہپا لیا کہا
ابوبکر و عمر و علی آئی آپ نے زانو نہ چہپایا فرمایا مین شرم کرتا ہون اوس سے
جس سے فرشتے شرم کرتے ہین اس حدیث کو مسلم نے مطولاً عائشہ سے
روایت کیا ہے جابر کہتے ہین ایک مرد کا جنازہ آیا حضرت نے اوسپر نماز نہ
پڑہی کہا آپ کو کبہی کسی جنازے پر نماز نہین ترک کرتی ہین فرمایا انہ کان
یبغض عثمان فابغضہ اللہ عزوجل عبد الرحمن بن خباب کہتے ہین جب
عثمان نے جیش عسرت کو طیار کر دیا اور تین سو اونٹ مع احلاس و اقتاب دیے
تو حضرت نے فرمایا ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ رواہ الترمذی
عبد الرحمن بن سمرہ نے کہا عثمان ہزار دینار جیش عسرت مین لائی اور سامنے
حضرت کے ڈالدیے فرمایا ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم دو بار اسی طرح کہا
رواہ احمد خرید جادو دو بار حضرت نے عثمان کو وعدہ جنت کا دیا تہا اسی طرح
زیادت فی المسجد پر بابت خرید کرنے مکان فلان شخص کے واسطے شمول مسجد
کے اسی طرح جب کوہ ثبیر واقع مکہ نے جنبش کی تو فرمایا اسکن ثبیر فانما علیک
نبی و صدیق و شہیدان اوس وقت ہمراہ حضرت کی ابوبکر و عمر و عثمان تہے

رواہ الترمذی والنسائی والدارقطنی بطولہ حدیث مرہ بن کعب مین آیا ہے
کہ حضرت نے ذکر فتن کا کیا اتنے مین عثمان نکلے فرمایا ھذا یومئذ علی الہدی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ اور عایشہ نے کہا کہ عثمان سے فرمایا
لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم رواہ
الترمذی وابن ماجۃ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت نے ذکر ایک فتنہ
کا کیا پہر عثمان کے حق مین کہا یقتل ھذا فیھا مظلوما رواہ الترمذی وحسنہ
ابو سہلہ مولی عثمان نے کہا کہ حضرت نے عثمان سے سرگوشی کی عثمان کا رنگ
دگرگون ہوتا تہا جب یوم الدار ہوا ہم نے کہا کیا ہم مقاتلہ کرین کہا نہین
حضرت نے مجھسے ایک امر کا عہد لیا ہے مین اپنے نفس کو اوسپر صبر دونگا
رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ وہ عہد یہی عدم خلع خلافت تہا انس کہتے ہین
حضرت کوہ احد پر چڑہے ابوبکر و عمر و عثمان ہمراہ تہے پہاڑ نے جنبش کے
حضرت نے اوسکو پانون سے ٹہوکر ماری اور کہا اثبت احد فانما علیک
نبی وصدیق وشہیدان رواہ البخاری حدیث ابو موسی مین بذیل قصہ حائط
رفعا آیا ہے بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ متفق علیہ **ف** سیوطی نے کہا
تزوج عثمان کا رقیہ بنت حضرت سے قبل نبوت کے ہوا تہا شہادی غزوہ
بدر مین رقیہ کا انتقال ہوا اونکی بیماری کی وجہ سے عثمان باذن آنحضرت
حاضر بدر نہوسے اور جس دن اونکو دفن کیا اوسی دن مژدہ فتح مسلمین بدر پہنچے

مین ہوچکا ہے حضرت نے نکاح ام کلثوم کا عثمان سے کردیا سنہ ۹ ہجری
میں انکا انتقال بہی ہوگیا اہل علم نے کہا ہے سوا عثمان کے کوئی شخص
ایسا معلوم نہین ہوتا جسنے دو دختر پیغمبر سے تزوج کیا ہو اسی جگہ سے انکو
ذوالنورین کہتے ہین یہ سابقین اولین اور اول مہاجرین اور ایک عشرۂ
مبشرہ اور ایک ان چہ شخصون مین سے ہین جن سے حضرت راضی ہوے
اور ایک ہین اول اصحاب مین سے جنہون نے قرآن کو جمع کیا بلکہ ابن عباد
نے کہا ہے لم یجمع القرآن من الخلفاء الا ھو والمأمون ابن سعد کہتے ہین
حضرت ان کو غزوۂ ذات الرقاع وغطفان مین اپنا خلیفہ کر گئے تھے ایک سو
چہیالیس احادیث مرفوعہ انسے مروی ہین عبدالرحمن بن حاطب کہتے ہین
مینے حضرت کے اصحاب مین کسیکو ان سے زیادہ اتم واحسن الحدیث نہین
دیکہا مگر یہ ایک ایسے شخص تھے کہ تحدیث سے ڈرتے تھے ابن سیرین نے کہا ہے
اعلم صحابہ تھے ساتھہ مناسک کی انکے بعد ابن عمر تھے تاریخ الخلفاء مین بابت
لقب ذوالنورین چند روایات لکھے ہین ابن عساکر نے چند طرق سے روایت
کیا ہے کہ ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجہ
ابیض مشربا صفرة وحمرة بوجہہ نکتات جدری کثیر اللحیة عظیم الکرادیس
بعید ما بین المنکبین خدل الساقین طویل الذراعین شعرہ قد کسا
ذراعیہ جعد الراس اصلع احسن الناس ثغرا جمتہ اسفل من اذنیہ

یخضب بالصفرۃ وکان قد شد اسنانہ بالذہب نور الابصار مین کہا ہے
عثمان سفید رنگ تھے اور بعض نے کہا گندم گون تھے اور رقیق البشرہ بسیار
موی سر بزرگ ریش عبد اللہ بن حزم مازنی کہتے ہین مینے عثمان بن عفان
کو دیکھا مینے کبھی کوئی مرد و عورت خوبصورت تر اون سے نہین دیکھے
اخرجہ ابن عساکر موسی بن طلحہ کہتے ہین کان عثمان اجمل الناس حکایت
اسامہ بن زید کہتے ہین حضرتؐ نے مجھے گھر عثمان کے بھیجا ایک رکابی مین
گوشت دیکر مین گیا تو رقیہ بیٹھی تھین مین کبھی طرف اون کی نظر کرتا اور
کبھی طرف چہرہ عثمان کے جب واپس آیا تو حضرتؐ نے فرمایا تو دونون پر
داخل ہوا تھا مینے کہا ہان فرمایا ھل رایت زوجا احسن منہما مینے کہا نہین
ای رسول خدا رواہ ابن عساکر انس کہتے ہین سب سے پہلے مسلمانون مین سے
طرف حبشہ کی مع اہل خود عثمان نے ہجرت کی حضرتؐ نے فرمایا ان عثمان
لاول من ہاجر الی اللہ باہلہ بعد لوط رواہ ابو یعلی حدیث ابن عمر مین فرمایا
ہے انا نشبہ عثمان بابینا ابراہیم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے عثمان من اشبہ
اصحابی بی خلقا رواہ ابن عساکر حدیث علی مین آیا ہے کہ عثمان سے فرمایا
لو ان لی اربعین ابنۃ زوجتک واحدۃ بعد واحدۃ حتی لا یبقی منہن
واحدۃ رواہ ابن عساکر **ف** بعد وفات عمرؓ کے روز دوشنبہ ۲۳ ماہ
ذیحجہ مین جبکہ دو راتین باقی تھین بیعت عثمان کی ہوئی اونکی خلیفہ ہوتے

محرم سنہ ۲۴ہ شروع ہوا بعض نے کہا بیعت روز شنبہ غرہ محرم سنہ مذکور کو
ہوئی تین دن بعد دفن عمر سے مختصر میں کہا ہے جب وفات فاروق کو
تیسرا دن ہوا عبدالرحمن بن عوف باہر آئے اونکے سر پر وہ عمامہ تھا جو حضرت
نے باندہا تھا تلوار لگائے ہوئے منبر پر چڑہے اور کہا اے لوگو مین نے
پوچھا تم سے چھپ اور ظاہر تمہاری امام کو مینے نہین پایا تمکو کہ برابر کرو تم کسی
شخص کو ان دو مردون مین سے علی یا عثمان پہر کہا اے علی اوٹھو علی
اوٹھکر نیچے منبر کے کہڑے ہوئے اور عبدالرحمن نے اونکا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا
تم مجسے بیعت کروگے اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابوبکر و عمر کے فعل
پر علی نے کہا اللھم لا ولکن علی جھدی من ذلک وطاقتی عبدالرحمن نے ہاتھ
علی کا چھوڑ دیا پہر کہا اوٹھو اے عثمان وہ اوٹھے اونکا ہاتھ پکڑ کر کہا مین تجسے
بیعت لیتا ہون سو کیا تم میری بیعت کروگے کتاب خدا و سنت رسول و
فعل ابی بکر و عمر پر کہا اللھم نعم تب عبدالرحمن نے سر اپنا طرف سقف مسجد کے اوٹھا کر
کہا اللھم اسمع وقد خلعت ما فی رقبتی من ذلک فی رقبۃ عثمان تب لوگ
اژدحام کرکے عثمان سے بیعت کرنے لگے اور عبدالرحمن منبر پر اوس جگہہ بیٹھے
تھے جہان حضرت بیٹھے تھے اور عثمان نیچے اونکی درجہ دوم مین تھے اور
لوگ بیعت کرتے جاتے تھے ف عبدالرحمن جب واسطے مبایعت کے بیٹھے تو
اللہ کی حمد و ثنا کی پہر کہا انی رایت الناس یابون الا عثمان اخرجہ ابن عساکر

دوسری روایت مین یون ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اما بعد یا علی فانی
قد نظرت فی الناس فلم ار ھم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک
سبیلا پھر عثمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا نبایعک علی سنة اللہ وسنة رسولہ
وسنة الخلیفتین بعدہ اور مہاجرین وانصار نے بیعت کی سند احمد
مین آیا ہے کہ ابو وائل نے کہا مینے عبدالرحمن بن عوف سے پوچھا کہ تم نے
عثمان سے بیعت کی اور علی کو چھوڑ دیا کہا میرا کیا قصور ہے مینے تو علی ہی
سے ابتدا کی تھی اور کہا تھا ابایعک علی کتاب اللہ وسنة رسولہ وسیرة ابی
بکر وعمر لیکن علی نے یہ کہا فیما استطعت پھر مینے عثمان پر عرض کیا اونھون
نے میرا کہنا مان لیا **ف** طبقات شعرانی مین کہا ہے عثمان دن کو روزہ
رکھتے رات کو قیام کرتے قدرے اول شب مین سوتے اور اکثر ایک رکعت
مین قرآن ختم کیا کرتے لوگون کو خطبہ سناتے اور ایک ازار عدنی موٹی چار یا
پانچ درہم کے پہنے ہوتے اور لوگون کو طعام امارت کھلاتے اور خود گھر مین جا کر
سرکہ و تیل کھاتے اور اپنے غلام کو اپنے ہمراہ ردیف کرتے اسکو عیب نجانتے اور جب
مقبرہ پر گذرتے تو اسقدر روتے کہ داڑھی بھیگ جاتی انتہی پھر دوسرا چالیس ہزار درہم
کو مول لیکر وقف کیا زمانہ ابوبکر مین قحط ہوا تھا ایک ہزار شتر انکے زیت و زبیب
بھر کر آئے لوگ دوڑے کہا تم کیا چاہتے ہو کہا تمکو ہماری ضرورت معلوم ہے
کہا جاو کرامۃ میری خریداری پر مجھے کیا نفع دوگے کہا ایک درہم مال

اکی دو درہم کہا مجہے زیادہ ملتا ہے کہا چار درہم سہی کہا اس سے بہی زیادہ
ملتا ہے کہا پانچ درہم کہا اس سے بہی زیادہ دیتے ہین کہا مدینے مین ہمین
تاجر ہین ہم سے پہلے کون آیا جو تمکو زیادہ دیتا ہے کہا اللہ تعالی مجہکو
ہر درہم پر دس گنا دیگا تمہارے پاس اس سے زیادہ ہے کہا نہین فرمایا
مین اللہ کو گواہ کرتا ہون کہ جو کچہہ یہ اونٹ لاد کر لائے ہین یہ سب صدقہ ہی
واسطی اللہ کے مساکین و فقرا مسلمین پر انتہی من الغرر والعریف انکے
ایام خلافت مین بہت فتوح ہوئی سیوطی نی ذکر اونکا سا لوار کیا ہے
جیسے سابور افریقیہ سواحل اردن و سواحل روم و اصطخر اخیرہ و فارس اولی
وطبرستان و سجستان و اسا ورہ و دری و قبرس و ارض خراسان و نیشاپور و
طوس و سرخس و مرو و بیہق جب یہ بلاد فتح ہوئے تو خراج کثیر اور مال وافر
پاس عثمان کے آیا یہان تک کہ خزائن مقرر ہوئے اور ادرار رزق ہوا
ایک ایک شخص کو ایک ایک لاکہہ بدرہ دیتے پہر ہر بدرہ مین چار ہزار اوقیہ ہوتے
پہر سنہ ۳۵ مین مقتول ہوئی بارہ برس کی خلافت مین چہہ برس تک کسی شے
مین لوگون نی اونپر اعتراض نکیا بلکہ عمر بن خطاب سی زیادہ اونکو دوست
رکہتے تہے اس لیی کہ عمر کے مزاج مین شدت تہی پہر چہہ برس باقی مین
اونہون نی اپنے اقربا و اہل بیت کو عامل و والی بلاد و امصار مقرر کیا اور
بی حساب مال دیا اور کہا کہ یہ دینا بطور صلہ رحم کے ہے ابوبکر و عمر کو اسی طرح

ایسا کرنا چاہیے تہا لیکن مروان نے نہین کیا اسپر لوگون نی عثمان سے انکار
کیا اخر جبابن سعد یہ اکثر بنی امیہ کو والی و لایات کرتے تہے جن کو
صحبت آنحضرت کی نہتی اور جب اونکی شکایت آتی تو معزول کرتے ابن
ابی سرح کو عامل مصر کیا تہا اوس کی شکایت آئی اوسپر لوگون کے کہنے سنے
سے محمد بن ابی بکر کو مقرر کیا سپر مروان کا ایک خط بنام ابن ابی سرح پکڑا گیا جسمین
اشارہ طرف قتل محمد بن ابی بکر کے تہا آخر سات سو نفر اہل مصر نے آکر محاصرہ
کرلیا اور نوبت قتل عثمان کی آئی اس قصہ کو مفصلا سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین لکہا ہے یہ واقعہ وسط ایام تشریق مین دن جمعہ کے ۱۸ ذیحجہ کو ہوا اور
شب شنبہ کو درمیان مغرب و عشا حش کوکب واقع بقیع مین مدفون ہوے
اور بعض نے کہا کہ دن چہارشنبہ یا دوشنبہ ۲۲ ذیحجہ کو مارے گئے اوسوقت
عمر اونکی ۸۲ سال یا ۸۱ یا ۸۴ یا ۸۶ یا ۸۹ یا ۹۰ سال کی تہی علی اختلاف الاقوال
دبیر نے اونپر نماز جنازہ کی پڑہی جن لوگون نے عثمان پر چڑہائی کی تہی اکثر
اونمین مجنون ہو گئے حذیفہ نے کہا یہ اول فتنہ تہا اور آخر فتنہ خروج دجال
کا ہوگا جس کسیکی دل مین برابر دانہ رائی کے محبت قتل عثمان کی ہوگی وہ
تابع دجال ہوجاویگا نقش خاتم انکا یہ تہا آمنت بالذی خلق فسوی سب سے
اول بعد حضرت صلعم کے انہین نے جاگیر دی حمی مقرر کیا آواز تکبیر بیت کی
مسجد مین خلوق ملا اور جمعہ مین اذان اول مقرر کی اور موذنین کے لیے رزق

مقرر کیا اور عید مین خطبہ پہلی پڑہا اور اپنی مان کی حیات مین خلیفہ ہوئے
اور مسجد مین مقصورہ بنایا اور لوگون کو ایک قرارت پر جمع کیا سب سے پہلے
جو بدعت مدینہ مین نکلی یہ تہی کہ لوگون نی کبوتر اوڑانا شروع کیا اور جلاہقات
پر تیر لگایا آخر عثمان نے ایک شخص کو مقرر کرکے وہ ساری جلاہقات
تڑوا ڈالی انتہی من تاریخ الخلفا ملخصاً ما ورد ابو قلابہ کہتے ہین مین شام
مین تہا ہمراہ رفقہ کے مینے ایک آدمی کو سنا کہتا ہے واویلاہ من النار مینے
جاکر دیکہا ایک مرد ہر دو دست و پائی بریدہ کور چشم اوندہے منہ پڑا چلاتا ہے
مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا مین بہی اونمین تہا جو عثمان پر یوم الدار داخل
ہوئے تہے جب مین عثمان کی قریب گیا اونکی بی بی چلائی مینے اوسکو ایک
طمانچہ مارا عثمان نی کہا مالک قطع اللہ یدیك و رجلیك و اعمی عینیك
و ادخلك النار مجہکو ایک سخت لرزہ ہوا اور مین بہاگا اور اب اونکی دعا مین
فقط یہی آگ باقی ہے عیاذاً باللہ **موعظہ** زید بن عثمان کہتے ہین آخر خطبہ
جو عثمان نی پڑہا یہ تہا ایہا الناس ان اللہ انما اعطاکم الدنیا لتطلبوا بہا الاخرۃ
فلم یعطکموہا لترکنوا الیہا ان الدنیا تفنی والاخرۃ تبقی لا تبطرنکم الفانیۃ
ولا تشغلکم عن الباقیۃ اثروا ما یبقی علی ما یفنی فان الدنیا منقطعۃ
وان المصیر الی اللہ اتقوا اللہ فان تقواہ جنۃ من بأسہ و وسیلۃ عندہ
واحذروا من اللہ الغیرۃ والزموا جماعتکم واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ

کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا انتہی ف
مروان بن الحکم انکا کاتب تہا اور کعب بن سور وعثمان بن قیس قاضی
اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح برادر رضاعی انکا امیر مصر تہا اور دربان
انکا حمران غلام اور صاحب شرطہ عبداللہ بن سعد تہی اور محاضرات مین کہا
ہے کہ ابن قنفذ تیمی تہا نقش خاتم آمنت باللہ مخلصًا تہا انکے ہاتہہ مین
خاتم حضرت تہی اوس کو کاغذات پر لگاتے تہے وہ بیر اریس مین گر گئی

تتمہ ذکر مین اولاد وغیرہ کے

ان کی اولاد مین نو پسر سات دختر تہین عبداللہ اصغر انکی مان رقیہ
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض نے کہا فاختہ بنت غزوان
یہ صغر سن مین مر گئے یا ۶ برس کی عمر مین ایک مرغ نے انکی آنکہہ مین چونچ
ماری تہی اوس سے بیمار پڑے اور انتقال کیا دوم عبداللہ اکبر یہ اسن ق
اشرف اولاد تہے عقب و ولد مین مقام منی مین انکا انتقال ہوا سوم
ابان کنیت بابو سعید یہ منجملہ رُوات حدیث کی ہین حرب جمل مین ہمراہ عائشہ کے
حاضر ہوی کہتے ہین سب سے پہلی یہی بہاگی او شکست کہائی یہ ابرص احول
اصم تہے ایام عبدالملک بن مروان مین والی مدینہ ہی اور خلافت یزید بن
عبداللہ مین مری ان کی اولاد بہت ہے اور اندلس مین ہے چہارم خالد
انکی اور انکی والدکی ہاتہہ مین وہ مصحف تہا جسپر خون عثمانؓ کا ٹپکا تہا ایک دانے

انکو لات ماری تہی اوس سی بزمانۂ خلافت یزید مر گئے انہین کو کسیر کہتے
ہین انکی اولاد باقی ہے پنجم عمر وان کی نہی نسل نہے ان کی مان بنت
جندب قبیلہ ازد کی تہین ششم ہفتم سعید و ولید ان دونون کی مان فاطمہ
بنت ولید تہین سعید کنیت بابی عثمان تہے معاویہ نی انکو والی خراسان کردیا تہا
اوسی جگہ مارے گئے یہ معاویہ کی طرف سی دنیان تک حاکم تہے ہشتم عبد الملک
یہ بچین ہین مر گئے انکی مان ملیکہ ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاری تہین نہم کا
ذکر رہگیا تہین لڑکیان سوا ایک مریم خواہر عمر و سلامہ اور ام سعد اخت سعید
تہے ان کی شوہر عبد اللہ تہے اور عائشہ انکی شوہر حارث بن الحکم بن العاص تہے
پہر ابن الزبیر نی اون سی نکاح کیا ام ابان ان سے مروان بن الحکم
بن العاص کا بیاہ ہوا تہا ام عمرو انکی مان رملہ بنت شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس
تہین مریم صغری انکی مان نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ تہین انکے شوہر عمرو بن الولید
بن عتبہ بن ابی سفیان تہے ام البنین انکی مان ام ولد تہین ذکرہ بعض المورخین
مین کہتا ہون میری مان کا نسب حضرت عثمان سے جا کر ملتا ہے بروے
صحیح میری گہر مین ایک یہی شیخانی آئی تہین اللہم اغفرلی ولوالدی وارحمہما
کما ربیانی صغیرا اور میری زوجہ مرحومہ صدیقی النسب تہین رحمہا اللہ تعالی
و غفر لہا کسی فاروقی النسب کا آنا اب تک معلوم نہین ہے سوا ان دو بیبیون کے
باقی سب سادات تہین مگر امہات ائمہ اہل بیت کرنا گر امہات الاولاد گذری ہین

ف نورالابصار و تاریخ الخلفا مین مذکور ہے کہ جب عثمان کی بی بی چلائین
کہ امیر المومنین قتل ہوئی تو حسن و حسین نی اندر گہر کے جا کر دیکہا تو اون کو
ذبوح پایا وہ رونی لگی یہ خبر علی و طلحہ و زبیر و سعد و غیرہا کا صحابہ کو پہونچی
سب کی عقل جاتی رہی اور استرجاع کیا علی نی حسن و حسین سے کہا عثمان
کس طرح قتل ہوئی اور تم دروازی پر موجود تہے اور ایک طمانچہ حسن کو مارا
اور حسین کی سینے مین دہکا دیا اور محمد بن طلحہ کو برا کہا اور ابن الزبیر پر نفرین
کی استیعاب مین سعید مقبری سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ نہی ہمراہ عثمان کے
محصور تہے عثمان نی کہا تم کو قسم ہے کہ تم تلوار نہ چلانا وہ تو میرا مارنا چاہتے ہین
مین مومنین کو اپنی جان دیکر بچاؤنگا مینے تلوار اوٹہا کر پہینکدی اب تک
معلوم نہین کہ کدہر گئی کعب بن مالک نی اس بارہ مین کیا خوب کہا ہے

وکف یدیہ ثم اغلق بابہ — وایقن ان اللہ لیس بغافل
وقال لاهل الدار لا تقتلوهم — عفا اللہ عن کل امرء لم یقاتل

سب سی پہلی گہر مین محمد بن ابی بکر صدیق داخل ہوئے اور داڑہی پکڑ لے
عثمان نی کہا ای ابن اخی اسکو چہوڑ دو واللہ تیرا باپ اسکا اکرام کرتا تہا وہ
شرما کر باہر نکل گئے کہتے ہین یسار بن حلیاص یا یسار بن عیاض اور سودان
بن حمران نی تلوارین مارین کریمہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم پر خون گرا اور
بڑا دوسری روایت مین ہے کہ عمرو بن حمق سینہ پر بیٹہا اور تلوار سی ذبح کیا اور

حمیر بن صابی نے شکم کچلا یہان تک کہ دو پسلیان ٹوٹ گئین تعیین قاتل
مین اسکے سوا اور بہی اقوال ہین عثمان ان دس دن صائم تہے اسی طرح
تاریخ و روز و عمر قتل مین اختلاف ہے مالک نے کہا ہے کہ بعد قتل کے
تین دن تک مزبلہ پر پڑے رہے پہر او نہین خون آلود کپڑون مین دفن
کر دیا اور غسل نہ دیا کہتے ہین دن دفن کے ملائکہ حاضر ہوئے عثمان نے
حالت حصر مین بیس مملوک آزاد کیئے اور کہا مینے آج کی رات حضرت اور
ابو بکر و عمر کو خواب مین دیکہا کہتے ہین تو صبر کر شب آئیندہ ہماری ساتہہ افطار
کر نا بعد قتل کے اونکے خزانے مین ایک صندوق مقفل ملا اوسکو کہولا اوس کے
اندر ایک ڈبیا تہی اوس مین ایک کاغذ تہا اس عبارت کا هذه وصیة
عثمان بن عفان یشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا
عبده و رسوله وان الجنة حق وان النار حق وان الله یبعث من فی القبور
لیوم لا ریب فیه ان الله لا یخلف المیعاد علیها نحیا و علیها نموت و علیها
نبعث ان شاء الله تعالی من الآمنین برحمة الله انتهی من المحاضرات
مین کہتا ہون یہی عقیدہ ساری اہل سنت وجماعت کا ہے اللہ تعالے
اسی شہادت و اعتقاد مجہکو اور میری سارے اخلاف ذکور و اناث کو
جلائے مارے اوٹہائے اور اپنی رحمت عامہ سے برزخ و عقبی مین آتش
دوزخ سے امن بخشے اور بچائے اللہم آمین

ذکر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ابن عم رسول وسیف اللہ المسلول مظہر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب
ولادت ان کی مکہ مکرمہ مین اندر بیت اللہ کے ہوئی ان سے پہلے کوئی بیت الحرام
کے اندر مولود نہین ہوا تہا یہ ولادت دن جمعہ کی ۱۳ محرم یا رجب کو سنہ ۳۰
مین عام الفیل سے ۳۷ یا ۲۵ برس پہلی ہجرت سے ہوئی یعنی دس یا بارہ
برس قبل بعثت کی ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین
مجمع ہوتی ہین مع ابی طالب کی ہاشم مین ہاشم جد آنحضرت ہین یہ فاطمہ
اسلام لائین اور انہون نی حضرت کے ساتہہ ہجرت کی منقول ہے کہ جب
چاہتین کہ بت کو سجدہ کرین اور علی رضی اللہ عنہ انکی پیٹ مین تہے تو ہرگز
سجدہ نکر سکتین علیؓ اپنا پانون اونکی پیٹ پر رکہدیتے اور اپنی پشت اونکی
پشت سی ملا دیتے وہ جہک نہ سکتین ولہذا انزدیک ذکر علی کی کرم اللہ وجہہ
کہتے ہین یعنی اللہ نی اونکو سجدہ صنم سے مکرم رکہا یہ فاطمہ اول ہاشمیہ ہین جنہون
نے ہاشمی جنا جب فاطمہ کا انتقال ہوا حضرت نی اونکو اپنے قمیص مین کفن
کیا کیونکہ نزدیک حضرت کے بمنزلہ مان کی تہین اور اسامہ بن زید و ابو ایوب
انصاری و عمر بن خطاب اور ایک غلام اسود کو حکم دیا کہ اونکی قبر کہودین چنانچہ
بقیع مین قبر کہودی پہر خود حفرہ مین اوترکر دست مبارک سی اوسکو گہرا کیا اور
مٹی باہر نکالی پہر اوسمین لیٹ کر کہا اللہم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ولقنہا

جتنا وسع علیہا مید خلہا حق نبیک محمد والانبیاء الذین
من قبلی فانک ارحم الراحمین حضرت سے کہا ہم نے آپکو دیکھا کہ آپ نے
انکی ساتھہ وہ کیا جو کسیکی ساتھہ ان سے پہلے نہین کیا تہا فرمایا مینے انکو اپنا
قمیص پہنایا کہ انکو قمیص جنت پہنایا جاے اور مین انکی قبر مین لیٹا تاکہ ضغطہ
قبر مین تخفیف ہو اس لیے کہ بعد ابوطالب کی یہ احسن خلق اللہ تعالی تہین برتاو
مین ساتھہ میرے کذا فی نور الابصار علی کی پرورش پانی حضرت کے
ہوئی اہل مکہ کو قحط نے گہیرا خشک سالی سے اہل مروت و اہل عیال کو نقصان
پہونچا حضرت نے اپنی چچا عباس سے کہا اور یہ بنی ہاشم مین آسودہ حال تہے
کہ تمہاری بہائی ابوطالب کثیر العیال ہین اور لوگ قحط مین گرفتار ہین چلو ہم
تم کچہہ اون کی عیال سے تخفیف کرین ایک مرد کو تم لو ایک کو مین لون عباس
نے کہا اچہا پہر پاس ابوطالب کی گئے اونہون نی کہا عقیل و طالب کو
میری لیے چہوڑ دو پہر تم جانو تب حضرت نے علی کو اپنی طرف لیا اور عباس
نے جعفر کو لیا علی ہمیشہ ہمراہ حضرت کے رہے یہان تک کہ حضرت مبعوث ہوے
علی حضرت پر ایمان لاے اوس وقت تیرہ برس کی تہے اور ابن اسحق نے کہا
دس برس کے تہے وقیل غیر ذلک یہ ہمراہ حضرت کے سب مشاہد مین رہے
مگر تبوک کہ حضرت انکو اپنے اہل مین چہوڑ گئے تہے علی نے کہا تخلفنی فی النساء
والصبیان فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ

لا نبی بعدی اخرجه الشیخان تاریخ الخلفا مین کہا ہے علی منجملہ عشرہ مبشرہ
کے ہین برادر حضرت بمواخات اور صہر حضرت بوجہ فاطمہ اور ایک سابقین
الی الاسلام اور احد العلماء الربانیین و شجعان مشہورین و زہاد مذکورین و خطباء
معروفین مین سے ہین قرآن کو جمع کرکے حضرت پر عرض کیا اور ایک جماعت
نے انپر قرآن کو سنایا علی مرتضی کہتے ہین حضرت دن دوشنبہ کی مبعوث ہوے
اور مین سہ شنبہ کو اسلام لایا آٹھ یا نو یا دس سال کی عمر تھی اور کبھی صغر سن
مین بت پرستی نہین کی جب حضرت نے ہجرت کی انکو مکہ مین چھوڑا کہ امانات
وودائع مردم و وصایا پوری کرین تب آوین مواطن کثیرہ مین انکو نشان دیا
دلی حے کے انکو دس زخم لگی اور دن خیبر کے جب نشان دیا فرمایا فتح انکی
ہاتھ پر ہوگی احوال ان کی شجاعت کی اور آثار ان کی حروب مین مشہور ہین
یہ ایک شیخ فربہ اندام اصلع بسیار موی میانہ قد مائل بقصر بزرگ شکم کلان ریش
تھے ریش فی مابین ہر دو دوش کو پر کر لیا تھا ریش سفید براق تھی یہ سخت گندم گون
تھے انتہی نور الابصار مین کہا ہے یہ ثقیل چشم و عظیم العینین تھے داڑھی ان کی
عریض تھی ذخائر العقبی مین کہا ہے میانہ قد سیاہ و کلان چشم خوبصورت تھے
گویا ماہ نیم ماہ ہین عظیم البطن عریض ما بین المنکبین تھے ان کی دوش مین
نرمی تھی عضد ساعدی جدا نہ تھا بلکہ یکسان تھا ششن الکفین عظیم الکرادیس اغید تھے
گویا گردن ابریق سیم تھے اسد الغابہ مین کہا ہے کان رجلا فوق الربعۃ ضخم المنکبین

طویل اللحیۃ گندم رنگ تھی دوری اور سفید رنگ قریب سی الطیفہ ابو سعید
تیمی کہتے ہیں ہم اپنے کندھوں پر کپڑا لادے ہوئے بازار میں فروخت کرتی
پھرتے تھے اور ہم لڑکے تھے جب علی کو آتے ہوئے دیکھتے کہتے بزرگ اشکم علی کہتے
یہ لڑکے کیا کہتے ہیں لوگ کہتے یقولون عظیم البطن فرماتی اعلی اعلاہ علم
واسفلہ طعام ابو رافع نی کہا علی نی قلعہ خیبر کا ایک کواڑ اوکھاڑ کر سپر بنایا تھا وہان
ہاتھ میں لیلیا اور جب تک مقاتلہ ہوا لیے رہے پہر ڈالدیا ہے دیکھا گیا آٹھ مرد
اوسکو ہلا نہ سکی اور ابن عساکر نی کہا کہ چالیس شخص اوسکو اوٹھا سکی انکی
کنیت ابو الحسن تھی اور حضرت نی انکو ابو تراب کہا تہا وہ اس کنیت اخیر سے
بہت خوش ہوتے تھے رواہ البخاری فی الادب المفرد انکی مرویات پانسو چھیاسی
حدیث ہیں ایک خلائق نے صحابہ و تابعین میں سے انسے روایت کی ہے
واحدی نی کتاب اسباب النزول میں لکہا ہے طلحہ نی کہا میں صاحب البیت ہوں
کنجی میرے ہاتھ میں ہے عباس نی کہا میں صاحب سقایہ ہوں علی نی کہا
سب لوگوں سی پہلے چہ ماہ نماز پڑہی ہے اور میں صاحب جہاد فی سبیل اللہ
ہوں اوسپر یہ آیت اوتری اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن
امن باللہ والیوم الاخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ الخ اور
ابو ذر غفاری نی کہا کہ علی نی رکوع میں اپنی انگشتری سائل کو دی اوسپر یہ آیت
اوتری انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ رواہ ابو اسحق ثعلبی والثعلبی

فی تفسیرہ ثعلبی ابن عباس سے راوی ہین کہ علی کے پاس چار درہم
تھے اور کچھ نہ تہا ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک پوشیدہ ایک ظاہر
صدقہ کیا اوسپر یہ آیت نازل ہوئی الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار
سرا وعلانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
ابن عباس نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
اولئک ہم خیر البریۃ حضرت نے علی سے کہا انت وشیعتک طبرانی نے مسند
میں علی سے روایت کیا ہے کہ میرے خلیل نے کہا یا علی انک ستقدم
علی اللہ انت وشیعتک راضین مرضیین ویقدم اعداؤک غضابا مقمحین
پھر علی نے اپنا ہاتھ گردن سے ملا کر اقماح دکہایا فورالابصار مین کہا ہے وشیعتہ
ہم اہل السنۃ لا یخرجہم الذین احبوا کما امر اللہ ورسولہ لا الروافض و
اعداءہ الخوارج انتہی علی کہتے ہین حضرت نے کریمہ وتعیہا اذن واعیۃ
مین فرمایا سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی فعلی کہتے ہیں جو کلام مینے
حضرت سے سنا وہ مجہے یاد رہا نہین مین اوسکو نہین بہولا ابن عباس نے کہا
جب یہ آیت آئی انما انت منذر ولکل قوم ہاد حضرت نے فرمایا انا المنذر و
علی الہادی وبک یا علی یہتدی المہتدون دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
ما من آیۃ من کتاب اللہ یا ایہا الذین امنوا الا وعلی اولہا وامیرہا وشریفہا
ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا الا بخیر ثعلبی نے

ذکر کیا ہی کہ جب حضرتؐ نی غدیر خم مین فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ
توحارث بن النعمان نی کہا کہ یہ تم اپنی طرف سے کہتے ہو یا اللہ کی طرف سے
فرمایا اللہ کی طرف سی وہ واپس پہرا اور کہتا تہا اللھم ان کان ما یقول محمد
حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء الخ اپنی راحلہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک تپہر اوسکی
سر پر آ لگا اور اوسکی دبر سے نکلا وہ مرگیا اور یہ آیت آئی سال سائل بعذاب
واقع للکافرین لیس لہ دافع نووی نی کہا خم نام ہے ایک غیطہ کا تین میل پر
جحفہ سے وہان ایک تالاب ہے اوسکو طرف غیطہ کے اضافت کرکے غدیر خم
بولتی ہین تشبیہ نور الابصار مین کہا ہے علما کہتے ہین لفظ مولی کا استعمال
مقابلہ مین چند معانی کی آتا ہے اور قرآن ساتہہ اون معانی کی وارد ہے کبہی
بمعنے اولی اللہ تعالی نی حق مین منافقین کے فرمایا ہے ماواکم النار ھی
مولاکم ای اولی بکم اور کبہی بمعنے ناصر قال تعالی ذلک بان اللہ مولی الذین
امنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم اور بمعنے وارث قال تعالی
ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان ای ورثۃ اور بمعنے عصبہ قال تعالی وانی
خفت الموالی من ورائی ای عصبتی اور بمعنے صدیق قال تعالی یوم لا
یغنی مولی عن مولی شیئا ای صدیق عن صدیق اور بمعنی سید و معتق
اور یہ ظاہر ہے کہ یکون معنی الحدیث من کنت ناصرہ او حبیبہ او صدیقہ
فان علیا کذلک انتہی ہماری ایک معاصر صوفی نی جو شیعی المذہب تہے

چند اجزا بزرگان تحقیق معانی لفظ مولی مین بنیاد کیے ہین اور اپنی زعم مین
مولی کو بمعنی اولی کلام علماء اہل سنت سے ثابت کیا ہے وفیہ بحث طویل
ف احادیث فضائل مرتضوی مین بہت آئی ہین سعد بن ابی وقاص
نے رفعا کہا ہے انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی
متفق علیہ اس سے شیعہ کا خلیفۂ بلافصل ثابت کرنا علیؓ کو غلط ہے کیونکہ
ہارون چالیس برس پہلے سامنے موسے علیہ السلام کے مر گئے تھے اون کے
خلیفۂ بلافصل نہین ہوئے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح وقت روانگی طور
کے موسیٰ ہارون کو قوم مین خلیفہ کر گئے تھے اسی طرح حضرتؐ نے وقت غزوہ
تبوک کے علی کو خلیفہ اپنا نساء و صبیان و اہل بیت مین کیا تھا اگر خلافت مطلقہ مراد
ہوتی تو جس طرح ابن ام مکتوم کو خلیفۂ امامت نماز کیا تھا انکو بھی خلیفہ امامت
نماز فرما جاتی واذ لیس فلیس علی نے قسم کھا کر کہا ہے کہ حضرتؐ نے مجھے عہد کیا
ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق رواہ مسلم الحمد للہ کہ ساری اہل
سنت محب علی ہین اور مبغض علیؓ کے خوارج ہین سہل بن سعد کہتے ہین حضرتؐ
نے دن خیبر کے فرمایا لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ پھر وہ نشان علی کو دیا پھر فرمایا ادعہم
الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یہدی اللہ
بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم متفق علیہ بطولہ

حدیث عمران بن حصین میں فرمایا ہے ان علیا منی وانا منه وهو ولی
کل مومن رواه الترمذی مراد ولی سے اس جگہ حبیب و ناصر ہے زید
بن ارقم کا لفظ یہ ہے من کنت مولاه فعلی مولاه رواه احمد والترمذی
اسکو احمد نے مطولا بذیل قصہ غدیر خم براء بن عازب سے بھی روایت کیا ہے
حبشی بن جنادہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے علی منی وانا من علی ولا
یودی عنی الا انا او علی رواه الترمذی ورواه احمد عن ابی جنادة
ابن عمر نے کہا ہے حضرت نے درمیان اپنے اصحاب کے مواخات کرائی
علی مرتضی روتے ہوئے آئے کہ آپ نے سب صحابہ میں مواخات کرائی اور میری
مواخات کسی سے نہ کرائی فرمایا انت اخی فی الدنیا والاخرة رواه الترمذی
وقال هذا حدیث حسن غریب انس کہتے ہیں حضرت کے پاس ایک پرندہ
بریان تھا فرمایا اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی هذا الطیر اتنے
میں علی آئے اور لوگوں نے ہمراہ حضرت کے وہ طیر کھایا رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب علی نے مرفوعا کہا ہے انا دار الحکمة وعلی بابها
رواه الترمذی وقال غریب جابر کہتے ہیں دن غزوہ طائف کے حضرت نے
علی کو بلا کر سرگوشی کی لوگوں نے کہا آج تو آپ نے ابن عم سے دیر تک سرگوشی
کی فرمایا میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے کی رواه الترمذی اور حدیث ابوسعید میں
فرمایا ہے یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرك رواه الترمذی

یعنی حالت جنابت مین کوئی سوا میری اور تیرے اس مسجد سے نہ گذرے
ام سلمہ کہتی مین حضرت نے ایک بیتی بہیجا اوسمین علی تھے ابتہ اوسنے کہا
اللهم لا تمتنی حتی تریني عليا رواه الترمذي ام سلمہ کا لفظ روایہ ہے لا یحب
عليا منافق ولا يبغضه مومن رواه احمد والترمذي وحسنه دوسر لفظ
ام سلمہ کا روایہ ہے من سب عليا فقد سبني رواه احمد والحاكم وصححه
علی کہتے مین حضرت نے مجسے کہا تجہ مین کہاوت ہے عیسی کی یہود نے
عیسی کو دشمن رکہا یہانتک کہ اونکی مان پر بہتان لگایا اور نصاری نے عیسی
کو دوست رکہا یہانتک کہ اونکو ایسے درجے مین اوتارا جو اون کی لیے
نہ تہا پہر فرمایا کہ میری بارہ مین دو مرد ہلاک ہونگی ایک محب مفرط کہ میری تقریظ
کریگا اوس چیز سے جو مجہ مین نہین ہے دوسرا مبغض کہ میری دشمنی اوسکو
حامل ہوگی مجہپر بہتان لگانی کو رواه احمد والبزار وابو يعلى والحاكم مصداق
اس حدیث کی دو فرقہ اہل بدعت ہین اول روافض دوم خوارج اللہ نے
اہل سنت وجماعت کو افراط حب وبغض مفرط دونون سے محفوظ رکہا ہے انہون نے
خلفای اربعہ وجملہ صحابہ کو اونکی منازل مرفوعہ مین اوتارا ہے نہ ہم روافض
ہین کہ محبت علی مین مبغض خلفاء ثلثہ ودیگر صحابہ ہون اور نہ ہم صغیر خوارج
کہ خلفاء ثلثہ وغیرہ کی دوست بنکر مبغض علی واہل بیت ہون ولله الحمد
والشعر ما قيل ع کلا جانبي قصد الامور ذميم + ابن عباس کہتے ہین حضرت

نے حکم دیا کہ سب ابواب بند کرو مگر باب علی رواہ الترمذی واستغربہ
حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین
چار شخصون کو دوست رکھون اور مجھے خبر دی ہے کہ اللہ بھی اونکو دوست
رکھتا ہے کہا ہمین اونکے نام بتاؤ فرمایا علی بخملہ اونکے ہے تین بار اسی طرح کہا
اور سہ ابو ذر و مقداد و سلمان کا نام لیا رواہ الترمذی والحاکم وصححہ ابو سعید
کہتے ہین کنا نعرف المنافقین ببغضہم علیا رواہ الترمذی علی کہتے ہین
حضرتؐ نے مجھے طرف یمن کے بھیجا مینے کہا آپ مجھے بھیجتے ہین کہ مین قاضی
بنون مین تو جوان ہون اور نہین جانتا کہ قضا کیا ہے فرمایا اللہم اہد قلبہ
وثبت لسانہ واللہ تب سے کبھی مینے قضا مین درمیان دو شخصون کی شک
نہین کیا رواہ الترمذی وصححہ الحاکم حکایت ابو عثمان نہدی کہتے
ہین علی مرتضیٰ نے کہا حضرتؐ میرا ہاتھ پکڑے تھے اور ہم بعض گلی کوچون مین
مدینے کے چلے جاتے تھے کہ اتنے مین ایک باغ مین آئے مینے کہا ای رسول خدا
ما احسنہا من حدیقۃ یعنی یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا والک فی الجنۃ احسن منہا
اسی طرح سات باغ ملے مینے ہر بار یہی کہا اور حضرتؐ نے ہر بار وہی فرمایا کہ تیری
لیے جنت میں اس سے بہتر باغ ہوگا جب خالی راہ ملی مجھے معانقہ کر کے لگے
رونے لگے مینے کہا آپ کیون روتے ہین فرمایا ضغائن فی صدور اقوام
لا یبدونہا لک الا من بعد موتی مینے کہا فی سلامۃ من دینی فرمایا فی

فی سلامتہ من دینك لطیفہ ایک مرد کو پاس عمر بن خطاب کی لائے تھے
لوگون نی اوس سی پوچھا تھا کیف اصبحت اوسنی کہا تھا اصبحت احب الفتنة
واکرہ الحق واصدق الیھود والنصاری واومن بما لم ارہ واقر بما لم یخلق
عمرؓ نی علیؓ کو بلایا علی نی اوس کی بات سنکر کہا سچ کہتا ہے یہ دوستدار فتنہ ہے
قال تعالی انما اموالکم واولادکم فتنة اور حق یعنی موت کو مکروہ رکہتا ہے
قال تعالی وجاءت سکرة الموت بالحق اور مصدق اہل کتاب ہی قال تعالی
وقالت الیھود لیست النصاری علی شی وقالت النصاری لیست الیھود علی شی
اور مومن بغیر مرئی ہے یعنی اللہ پر ایمان رکہتا ہے اور مقر غیر مخلوق ہے
یعنی بقیامت ومعاد عمرؓ نی کہا اعوذ باللہ من معضلة لا علی بھا سعید
بن المسیب کہتے ہین عمرؓ کہا کرتے اللھم لا تبقنی لمعضلة لیس لھا ابو الحسن
انتہی مین کہتا ہون یہ حکایت قبیل معما و چیستان سے ہے ولہذا اسکو بلفظ لطیفہ
مصدر کیا ہے عمر بن خطاب نی اگر اوسمین غور نکیا تو یہ کچہہ منافی اون کی علم
وسیع کی نہین ہے ایک جماعت نی کتاب حیرة الفقہ بنائی ہے اوسمین اس
قبیل کے بہت سی اغلوطات لکہے ہین یہ کچہہ دلیل فضیلت نہین ہے ولہذا
حدیث معاویہ مین نزدیک احمد کی اغلوطات سے نہی آئی ہے ہان یہ روایت
دلیل ہے ذکاوت مرتضوی پر خصوصا اس عجلت کی ساتہہ واللہ اعلم نادرہ
ایک مرد نی ایک خنثی سی نکاح کیا اور ایک کنیز مہر مین دی اور پاس وس کے

گیا اوس سی بچا پیدا ہوا پہر اوس خنثی نی اوس کنیز سے صحبت کی اوس سے
بچہ ہوا یہ قصہ سامنے علی مرتضیٰ کے لیگئی فرمایا اونکی پاس جا کر پسلیان
ہر دو جانب کی گنو اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر جانب چپ کی
پسلیان کم ہون جانب راست سی تو مرد ہے گنا تو جانب چپ مین ایک پسلی
کم نکلی فرمایا یہ حکم مین مرد کے ہی اوسکی شوہر سے تفریق کرادی دلیل اسیر یہ ہے
کہ اللہ نی حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا اس لیے مرد کی ایک پسلی بائین کم
ہوتی ہے عورت مین جملہ اضلاع جانبین ۲۴ ہوتی ہین اور مرد مین ۲۳.
۱۲ پہلوی راست مین اور گیارہ پہلوی چپ مین انتہی من الفصول المہمۃ یطوی لہ
آمرم بر سر مطلب آم سکتی ہین حضرت جب غضب مین ہوتی کسیکو جرات بات
کرنی کی نہوتی مگر علیؑ کو رواہ الطبرانی والحاکم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے
النظر الی وجہ علی عبادۃ رواہ الطبرانی والحاکم باسناد حسن سعد ابن ابی
وقاص کا لفظ یہ ہے من اذی علیا فقد اذانی رواہ ابو یعلی والبزار ام سلمہ کا
لفظ رفعا یہ ہے من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن
ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ اخرجہ الطبرانی
بسند حسن وقال السیوطی بسند صحیح دوسرا لفظ ام سلمہ کا یہ ہے کہ سنی حضرت
کو سنا فرماتے تہے علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض
رواہ الطبرانی فی الاوسط جابر کا لفظ رفعا یہی علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور

من بغضہ و مخذن و لمن خذلہ رواہ الحاکم ابن عباس کا لفظ رفعا یہی
علی منی بمنزلۃ راسی من بدنی رواہ الدیلمی انس کا لفظ رفعا یہی علی نیز سید
فی الجنۃ ککوکب الصبح لاھل الدنیا اور ترمذی و حاکم نے رفعا کہا ہی ان الجنۃ
لتشتاق الی ثلثۃ علی و عمار و سلمان حدیث سہل مین آیا ہے کہ حضرت نی
علی کو مسجد مین لیٹا ہوا پایا اونکی کروٹ سے جادر گرگئی تھی اور بدن مین
خاک لگ گئی تھی جہاڑنے لگے اور فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یہ کنیت
علی کو سب کنی مین زیادہ تر محبوب تھی رواہ الشیخان فقہا نے کہا ہے اسمین
جواز ہے نوم کا مسجد مین اور استحباب ہی ملاطفت مغضبان کا اور جارحت ہے
اوبیلیا ہے طرف غضبان کی واسطے ستر ضا کی ابو سعید خدری رفعا کہتے ہین
کہ حضرت نے علی سے کہا حبك ایمان و بغضك نفاق و اول من یدخل
الجنۃ محبك و اول من یدخل النار مبغضك رواہ ابن خالویہ فی کتاب الآل
عمار بن یاسر کا لفظ رفعا ہے کہ علی سے کہا طوبی لمن احبك و صدق فیك
و ویل لمن ابغضك و کذب فیك ابن عباس کہتے ہین حضرت نے طرف علی
کے دیکھکر کہا انت سید فی الدنیا سید فی الاخرۃ من احبك فقد احبنی و
من ابغضك فقد ابغضنی و بغیضك بغیض اللہ فالویل کل الویل لمن ابغضك
رواہ ابن خالویہ بخاری شریف مین علی سے آیا ہے انا اول من یجثو
بین یدی الرحمن للخصومۃ یوم القیامۃ ابن مسعود نے کہا ہی افرض اھل المدینۃ

واقتضاها علی رواہ ابن عساکر ابن عباس کا لفظ یہ ہی ما نزل فی احد من
کتاب اللہ ما نزل فی علی رواہ ابن عساکر دوسر الفظ انکا یہ ہی کہ علی کی حق
مین تین سو آیتین نازل ہوئی ہین ف ایک بار علی نی ایک درہم کی گوشت
خریدی اور اپنی چادر مین باندھکر لیچلے اونکی بعض اصحاب نی کہا ہمین دو ہم لیچلین
فرمایا ابو العیال احق بحملہ کہتے تہے من سعادۃ المرء ان تکون زوجۃ موافقۃ
واخوانہ صالحین واولادہ ابرارا ورزقہ فی بلدہ الذی ھو فیہ بالجملہ
تعداد فضائل ومناقب و بکثرت علم و فہم و استقامت و شجاعت و شہامت و
فراست صادقہ و کرامات خارقہ اور شدت نصر اسلام اور رسوخ قدم ایمان و سخا
وصدقہ باوجود ضیق حال و شفقت علی المسلمین و زہد و تواضع و تحمل اور تفاصیل
ان مقامات کی ایک باب وسیع ہی جو مجلدات مین آسکتا ہے نہ ایسے مختصرات
مین ولہذا امام ہمام احمد بن حنبل و قاضی اسمعیل بن اسحق و ابو علی نیسابوری و
نسائی صاحب سنن نے کہا ہے لم یرد فی فضائل احد من الصحابہ بالاسانید
الحسان ما روی فی فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سید سمہودی سے
جواہر العقدین مین فرماتی ہین والسبب فی ذلک واللہ اعلم ان اللہ تعالی اطلع
نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ما یکون بعدہ مما ابتلی بہ علی وما وقع
من الاختلاف لما آل الیہ امر الخلافۃ فاقتضی ذلک نصح الامۃ باشتہار
تلک الفضائل لتحصیل النجاۃ لمن تمسک بہ ممن بلغتہ ثم لما وقع ذلک الاختلاف

والخروج علیه نشر من سمع من الصحابة تلک الفضائل وبینها نصحا للامة
تزایدا لما اشتد الخطب واشتغلت طائفة من بنی امیة بتنقیصه وسبه
علی المنابر ووافقهم الخوارج بل قالوا بکفره اشتغل جهابذة الحفاظ
من اهل السنة ببث الفضائل حتی کثرت نصحا للامة ونصرة للحق انتهی
من بغیة الطالب لمعرفة اولاد علی بن ابی طالب ؓ تاریخ الخلفا
مین کہا ہے امام احمد کہتے ہین ما ورد لاحد من اصحاب رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم من الفضائل ما ورد لعلی اخرجه الحاکم سعد بن ابی وقاص
نے کہا ہے جب یہ آیت اوتری ندع ابناءنا وابناءکم حضرت نے علی وفاطمہ
وحسن وحسین کو بلایا اور کہا اللهم هؤلاء اهل بیتی رواه مسلم اکثر روایات
مین ذیل حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه یہ زیادت بھی آئی ہے اللهم
وال من والاه وعاد من عاداه ابو الطفیل کہتے ہین علی نے رحبہ مین لوگون کو
جمع کر کے کہا ہر مسلمان کو قسم ہے جسنے یہ حدیث دن غدیر خم کے سنی ہو وہ
بیان کرے تیس شخصون نے گواہی دی کہ ہم نے حضرت ؐ کو یہ حدیث فرماتے
ہوے سنا علی نے رفعا کہا ہے انا مدینة العلم وعلی بابها رواه الترمذی
والحاکم سیوطی کہتے ہین هذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال
الحاکم ولا موضوع کما قال جماعة منهم ابن الجوزی والنووی وقد بینت
حاله فی التعقیبات علی الموضوعات سعید بن المسیب نے کہا ہے صحابہ مین کوئی ایسا

نہین کہتا تہا سلونی مگر علی عائشہ کی سامنے ذکر علی کا ہوا کہا اما انہ اعلم من
بقی بالسنۃ اور حدیث جابر مین فرمایا ہے الناس من شجر شتی وانا وعلی
من شجرۃ واحدۃ رواہ الطبرانی بسند ضعیف ابن عباس نے کہا
کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ رواہ الطبرانی
ابو سعید کہتے ہین حضرتؐ نے علی سے کہا انک تقاتل علی القرآن کما قاتلت
علی تنزیلہ رواہ احمد والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسر کا لفظ یہ ہے کہ علی سے
فرمایا اشقی الناس رجلان احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک
علی ہذہ یعنی قرنہ حتی تبتل منہ ہذہ یعنی لحیتہ رواہ احمد والحاکم
بسند صحیح ف نور الابصار مین بہت سا کلام منظوم و منثور حضرت امیر
علیہ السلام کا نقل کیا ہے منثور مین کچہ بحث نہین ہے منظوم مین اختلاف ہے
فرماتی تہے الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا الناس اشبہ بزمانہم منہم بآبائہم
المرء مخبوء تحت لسانہ من عذب لسانہ کثر اخوانہ لا تنظر الی من قال وانظر
الی ما قال الجزع عند البلاء تمام المحنۃ لا ظفر مع البغی لا ثناء مع الکبر
لا شرف مع سوء الادب لا راحۃ مع الحسد لا سودد مع الانتقام لا صواب
مع ترک المشورۃ لا شرف اعلی من الاسلام لا شفیع انجح من التوبۃ لا لباس
اجمل من العافیۃ لا داء اعیی من الجہل لا مرض اضنی من قلۃ العقل المرء
عدو ما جہلہ فرماتی تہے العلم یرفع الوضیع والجہل یضع الرفیع کہتے تہے

قل عند کل شدة لاحول ولا قوة الا با لله العلی العظیم تکف وقل عند کل نعمة الحمد لله تزد منها واذا الطأت علیك الارزاق استغفر الله یوسع علیك فرماتی ہیں تنبہ فی اغضائك راحة اعضائك وترك الخطیئة اهون من التوبة عدو عاقل خیر من صدیق جاهل کہتے تہی الدهر یومان یوم لك ویوم علیك فان کان لك فلا تبطر وان کان علیك فلا تضجر فرماتی ہیں الناس ابناء الدنیا فلا لوم علیهم فی حبهم امهم الدنیا جیفة فمن ارادها فلیصبر علی مخالطة الکلاب فرماتے تہی یوم العدل علی الظالم شر من یوم الجور علی المظلوم اور منجملہ نظم کے ایک یہ رباعی ہے ؎

احمد نبی علی خصال　　خص بها سادة الرجال

لزوم صبر وخلع کبر　　وصون عرض وبذل مال

ف ایک شجاعت علی مرتضیٰ کی یہ تہی کہ جب قریش حضرتؐ کے قتل پر مجتمع ہوئے تو علی کو حکم دیا کہ فراش نبوی پر سو رہیں وہ کمال بیفکری سے سو رہے بعض اصحاب حدیث نی کہا ہے کہ اللہ تعالی نی جبریل ومیکائیل کو وحی کی کہ تم جا کر علی کی اس رات صبح تک حراست کرو وہ دونوں آئی اور کہتے تہے بخ بخ من مثلك یا علی قد باهی الله بك ملائکته غزالی رح نے احیاء العلوم میں اس قصے کو ذرا بسط سی لکہا ہے **ایضا** یہ غزوۂ بدر میں ۲۷ برس کے تہے اوس دن ستر مشرک مارگئی از انجملہ علی نی ۱۲ قتل کئی تو باتفاق ناقلین

اور چار ہزار شرکت فیروز اور آٹھ مین اختلاف ہی ایضاً جنگ احد مین جب ثلث لشکر
حضرتؐ کا واپس چلا گیا اور فقط سات سو نفر باقی رہگئی اور حرب کی گرمبازاری
ہوئی اور مسلمانون مین اضطراب پیدا ہوا تب علی نی سات نفر کا براعدا کے
قتل کیی پانچ پر اتفاق ہے دو مین اختلاف از انجملہ ایک طلحہ بن ابی طلحہ
صاحب لواء مشرکین کو واصل نار کیا حضرتؐ اور مسلمان خوش ہوے ابن
اسحق کہتے ہین فتح احد علی ہی کے صبر سے ہوئی علی کہتے ہین لڑائی کے دن
سولہ ضرب مجھکو لگین ان مین چار ضرب کی مین زمین پر گرا ایک مرد اچھی صورت
خوش رائحہ آیا اور میرا بازو پکڑ کر مجھی کھڑا کیا اور کہا متوجہ ہوا نپر تو اسد و رسول
کی طاعت مین ہے اور وہ دونون تجھسے راضی ہین مینے یہ ذکر حضرتؐ سی
کیا فرمایا اقر اللہ عینک ذالک جبریل علیہ السلام اس غزوہ کا ذکر قرآن پاک
مین بہی اندر سورۂ آل عمران کی آیا ہے تفسیر ترجمان القرآن مین اس مقام
کی سیر کرنا چاہیے ایضاً غزوۂ خندق مین دس ہزار مشرک تھے اور تین ہزار
مسلمان عمرو بن عبدود مشاہیر صنادید کفار سے تہا اونی مع عکرمہ بن ابی
جہل کی اب خندق پر آکر مبارز طلب کیا علی نے چاہا کہ مقابلہ کرین حضرتؐ
نے روکدیا جب عمرو نی کہا کوئی نہین نکلا تب علی نی پہر اذن چاہا حضرتؐ نے
اپنا عمامہ اوتار کر علی کی سر پر رکھا اور کہا جاؤ دیے گئے ایک ساعت طرفین سے
حملہ ہوا آخر علی نی ایک ہاتھ تلوار کا اوسکی دوش پر ایسا مارا کہ ہاتھ اوڑ گیا اور

وہ مرکر گرا پھر علی نی اوس کی فرزند جنبیل کو بھی قتل کیا عکرمہ نی اپنا نیزہ پھینک کر
فرار کیا خیول قریش کو اللہ نے ہزیمت دی وکفی اللہ المومنین القتال ف
نور الانوار مین قصہ وقعہ جمل و قتال صفین کا بسط سے لکھا ہے اس جگہہ
ہم طرف اوس کی اشارہ مختصر کرتی ہین تفصیل کو اصل کتاب سی معلوم کرنا
کافی ہوگا بعد قتل عثمان کے مسجد نبوی مین اہل بصرہ و طلحہ و زبیر نے بیعت
علی مرتضی سے کی جب طلحہ نی بیعت کی ایک مرد قائف نی کہا انا للہ اول ید
بایعت ید شلاء لا یتم ھذا الامر پھر زبیر نی بیعت کی پھر بقیہ مہاجرین و
انصار نی بجز نفر یسیر کے کہ وہ عثمانی تھے یہ بیعت روز جمعہ ۲۶ ذیحجہ ۳۵ سے ہجری
کو ہوئی نعمان بن بشیر قمیص خون آلودہ عثمان کو مع اصابع زوجہ عثمان نائلہ
نام لیکر شام کو پاس معاویہ کے چل دیی اور طلحہ و زبیر بعد چار ماہ کی بیعت سے
مکہ کو بھاگ گئے علی نی اپنے عمال طرف بلدان کی روانہ کیے اور بعض عمال
عثمان کو خط لکھا کہ یہان حاضر ہو اور معاویہ کو بھی بلایا اتنے مین مغیرہ بن شعبہ
نے آکر سمجھایا کہ معاویہ سی تعرض نکرو اوسکی ہاتھہ مین بلاد شام ہین اور وہ ابن عم
عثمان ہے پھر دیکھا جاویگا علی نی نمانا اور مغیرہ مکہ کو چلا گیے ابن عباس نے
بھی سمجھایا علی نی اونکی بھی نہ سنی بلکہ یہ چاہا کہ اونکو بجای معاویہ کے امیر شام
مقرر کرین ابن عباس نی قبول نکیا اور کہا وہ مجھے قتل کر ڈالیگا پہلے خط لکھو
دیکھو کیا جواب دیتا ہے خط لکھا جواب باصواب نہ ملا تب علی نی طیاری لشکر

کی تمام یہ کی اتنے مین خبر آئی کہ طلحہ و زبیر و عائشہ برخلاف علی ورخروج
کرنا چاہتے ہین ابن عمر سے کہا تم بھی ہمراہ ہمارے چلو اونہون نی کہا ہم اہل
مدینہ مین ہین جو اونکا حال وہ اپنا حال چاہا کہ حفصہ اونکی بہن کو ہمراہ
لین ابن عمر نے منع کر دیا یعلی بن منیہ نے چہہ لاکہ درہم اور چہہ سو شتر سواری کے
دیے یہ مال عثمانؓ سے تہا یعنی بعد قتل عثمان کے مکہ مین آیا عائشہ کی منادی
نے ندا کی کہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر بصرہ کو جاتی ہین جسکو اعزاز دین اور
عوض خون عثمان لینا ہو وہ چلے اور جسکے پاس سواری نہو وہ ہم سے لے چنانچہ
ہزار مرد مکہ کے ہمراہ ہوے اور رستہ میں اور لوگ آملے سب تین ہزار کی جمعیت
ہوئی یعلی بن منیہ نے عائشہ کو ایک اونٹ دیا عسکر نام سو درہم کی قیمت کا
جب عائشہ روانہ ہوئین امہات المومنین اونکی رخصت کرنے کو ذات عرق
تک نکلین اور اوس دن اسلام پر یکبارہ شدید ہوا اور اوس دن کا نام یوم النحیب
ہے راہ مین ایک جگہہ پر گذر ہوا اوسکو حواب کہتے تہے وہان کی کتے بہونکے
عائشہ نی کہا یہ کون پانی ہے کہا ماء الحواب کہا انا للہ میںنے حضرتؐ کو سنا
فرماتی تہے اور آپ کی پاس آپ کی بیبیان تہین لیت شعری ایتکن تنبحہا
کلاب الحواب پہر اونٹ کو بٹہا کر کہا مجہکو واپس کر دو چنانچہ ایک دن رات
وہان مقام رہا ابن الزبیر نی کہا یہ جہوٹ ہے یہ ماء الحواب نہین ہے وہ اشتی
نہ تہین یہ زبردستی پیچہے پیٹکر اونکا دیگئے اور کہا علی بن ابی طالب تمکو گرفتار

کر لینگی اگر نجاو گی نا چار بصرہ مین پہونچکر بعد قتال شدید کی ساتھہ عثمان بن حنیف
عامل بصرہ کی بصرہ لیلیا چالیس آدمی عامل کے مارے گئی اور عامل کو پکڑ لیا
اور اوس کی داڑہی اور سر اور پلکین اور ابرو سب نوچ کھسوٹ کر قید کیا اور علی
علی رضی اللہ عنہ مدینہ سی مع اپنے لشکر کے بقصد شام روانہ ہو چکے تہی یہ واقعہ
آخر ربیع الآخر ۳۵ھ مین ہوا راہ مین قاصد ام الفضل بلال نے عائشہ طلحہ و
زبیر کی خبر سنائی تب علی نی وجوہ اہل مدینہ کو بلا کر خطبہ پڑہا اور بعد حمد و ثنا
کے کہا ان آخر ھذا الامر لا یصلح الا بما صلح اوله فانصروا الله ینصرکم و
یصلح امرکم اور شام کا جانا موقوف کر کے قصد بصرہ کا کیا جب ربذہ مین پہونچے
خبر آئی کہ اونہون نی تو بصرہ لیلیا اور وہ وہان نازل ہین تب علی نی طلحہ و
زبیر کو خط لکہا اما بعد یا طلحة یا زبیر فقد علمتما انی لم ارد الناس حتی ارادونی
ولم ابایعهم حتی اکرهونی وانتما اول من بادر الی بیعتی ولم تدخلا فی
هذا الامر لسلطان غالب ولا لعرض حاضر وانت یا زبیر فارس
قریش وانت یا طلحة فارس المهاجرین ودفعکما فی هذا الامر قبل تدخلکما
فیه کان اوسع لکما من خروجکما عنه الان وهولاء هم بنو عم عثمان
واولیاءه المطالبون به وانما رجلان من المهاجرین وقد اخرجتما امکما
من بیتها الذی امرها الله ان تقر فیه والله حسیبکما والسلام اور عائشہ
رضی اللہ عنہا کو لکہا اما بعد فانک خرجت من بیتک تطلبین امرا کان عنک

موضوعاً تر عبین انک لم تریدی الا الاصلاح بین الناس فخبریعی ما للنساء وفی حالعسکر وزعمت انک مطالبة بدم عثمان وعثمان رجل من بنی امیة وانت امرأة من بنی تیم بن مرة لعمری ان الذی اخرجک لهذا الامر وحملک علیه لاعظم ذنبا الیک من کل احد فاتقی الله یا عائشة وارجعی الی منزلک واسبلی علیک سترک والسلام یہ علی نے رقعاع کو طرف بصرہ کی بہیجا کہ طلحہ و زبیر کو فہمایش صلح کری چنانچہ استمالت کی خبر آئی اور علی بصرہ مین پہونچکر قصر ابن زیاد کی قریب ٹہرے تین دن تک ہر دو لشکر کا مقام رہا یہ نزول لشکر کا نصف جمادی الآخرہ ۳۶ھ کو ہوا تہا اصحاب علی بیس ہزار تہے اور اصحاب طلحہ و زبیر و عائشہ تیس ہزار علی نے ابن عباس کو پاس طلحہ و زبیر کے بہیجکر مصالحت چاہی وہ بہی راضی ہوئے اور یہ خبر مشہور ہوئی مسلمان خوش ہوئے اور اوس رات آرام سے صبح کی مگر جو لوگ بابت امر عثمان کے واقعہ طلب تہے وہ ساری رات مشورہ کرتے رہے یہ صلاح کی کہ صبح کو جنگ شروع کر دین چنانچہ اصحاب طلحہ وغیرہ مین تیغ زنی آغاز کردی کسی کو معلوم نہوا کہ یہ لڑائی کس طرح ہوئی عائشہ جمل پر سوار تہین اور علی بغلہ رسول خدا پر وقت اسفار کی علی نکلکر درمیان ہر دو صف کی گئے اور زبیر بن العوام کو پکارا وہ آئے کہا ای زبیر تمنے یہ کام کیون کیا کہا ہم طالب خون عثمان ہین کہا اگر تم انصاف کرو تو تمہین نے اوسکو قتل کیا ہے تمہین قسم ہے ای زبیر کیا تمکو یہ یاد نہین

کہ فلان دن حضرت نے تم سے فرمایا تھا اما انک ستخرج علیہ وانت ظالم لہ
کہا اللہم بلی اور فلان دن یہ فرمایا تھا لتخرجن علیہ وانت ظالم کہا ہان اور
مین بہول گیا اگر تم پہلے سے مجہے یاد دلاتی تو مین ہرگز تیرے خروج نکرتا ولکن یہ
تصدیق ہے قول حضرت کی پہر واپس ہوکر راہ مکہ اختیار کی اور ایک قوم پر
نازل ہوئے عمرو بن جرموز نے اونکو دہوکے سے قتل کیا وہ سجدہ مین تہے اونکی
تلوار وہر لیکر پاس علی کے آیا علی نے کہا ابشر بالنار مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے
بشر قاتل الزبیر بالنار طلحہ کو ایک تیر مروان بن الحکم کا لگا وہ طرف عائشہ رضہ
کے تہا پہر لشکر عائشہ کو شکست ہوئی سوارون نے اون کے جمل کو گہیر لیا اور
ایک قتال عظیم ہوا زمام جمل کو قریب ستر مرد کی قریش مین سے پکڑے تہے
اونمین سے کوئی نہ بچا اور محمد بن زبیر مارے گئے اور اونکی بہائی عبد اللہ کو
۷۳ زخم لگی کہتے ہین اس حرب جمل مین ۱۷ ہزار سات سو ۹۰ آدمی مارے گئے
منجملہ تیس ہزار کی اور لشکر علی مین دو ہزار ۷۰ مرد مقتول ہوئے یہ سب بیس ہزار
تہے جب خطام جمل پر کثرت قتل ہوئی علی رضی اللہ عنہ نے کہا اونٹ کی پاؤن
کاٹ دو چنانچہ اونٹ گر گیا عائشہ ہودج مین شام تک رہین علی نے قتلی پر نماز
پڑہی طلحہ کو مقتول دیکہکر استرجاع کیا اور کہا کنت اکرہ ان اری قریشا صرعی
اور تین دن ظاہر بصرہ مین قیام کرکے روز دوشنبہ داخل شہر ہوئی اہل بصرہ نے
بیعت کی پہر عائشہ رضہ سے کہا کہ آپ مدینے کو جاؤ اور سامان سفر مہیا کر دیا اور

ایک دن کی راہ تک اپنی اولاد کو ہمراہ اونکی بطور مشایعت کی بھیجا وداع اوس
سال حج کے لیے تشریف لیگئین پھر مدینہ کو گئین پھر ابن عباس کو بصرہ پر عامل مقرر
کیا اور خود کوفہ مین آئے یہان کا انتظام کیا عراق و مصر و یمن و حرمین و فارس
و خراسان سب پر قبضہ ہوگیا معاویہ شام مین تھے اور اہل شام اونکی مطیع تھے
علی نے جریر بن عبداللہ بجلی کو پاس معاویہ کے بھیجا کہ اونسے بیعت لی معاویہ
نے دیر کی یہانتک کہ عمرو بن عاص فلسطین سے آئے دیکھا اہل شام طالب
خون عثمان ہین اونسے کہا تم حق پر ہو اور معاویہ سے یہ بات ٹھیرائی کہ اگر فتح حاصل
ہو تو مجھکو حاکم مصر کردینا کذا فی تتمۃ المختصر **وقعہ صفین** بروزن سجین یہ ایک
موضع ہے قریب رقہ کی کنارہ دریای فرات پر اس جگہہ لشکر ہر دو جانب مجتمع
ہوا ماہ ذیحجہ سنہ ۳۶ھ کو علی نے بشیر بن عمرو انصاری وغیرہ کو واسطے فہمایش کی پاس
معاویہ کے بھیجا معاویہ نے کسیکی نہ سنی تمام ماہ ذیحجہ لڑائی رہی کبھی ایک ان مین فوج
بار ہی جنگ ہوتی آغاز سنہ ۳۷ھ مین باہم رسل و رسائل بابت صلح جاری رہے ماہ
محرم ختم ہوگیا صلح نہوئی تب علی نے مجبور ہو کر عذر اپنا بیان کیا اور افسران فوج مقرر
کرکے لڑائی آغاز کی اور بذات خود بھی مبارزہ کیا اور بہت سی بہادران معاویہ
کو وقتاً فوقتاً قتل کیا تفصیل اس مبارزہ علی کی نور الابصار مین نام بنام لکھی ہے
لیلۃ الہریر کی صبح کو گنتی مقتولین کی ۳۶ ہزار کو پہونچی ہر جانب سی لوائح نصر
عساکر مرتضوی پر لائح تھے جب عمرو بن العاص نے آثار ہزیمت کی لشکر شام پر دیکھے

تب معاویہ کو یہ صلاح دی کہ اب مصاحف کو رؤس رماح پر رکہکر قطع حرب کرو
چنانچہ ایسا ہی کیا اشتر نی علی کو صلح سے روکا اور کہا یہ وقت در گذر کرنیکا نہین
ہے لیکن اور لوگون نی ناچار صلح پر مجبور کیا تب ناچار پنچایت ہو کر صلح ہوگئی اور
صلحنامہ لکہا گیا یہ کتابت دن چہارشنبہ کے ۱۳ صفر ۳۷ھ کو ہوئی علی کی طرف
۲۵ ہزار نفر مارے گئی منجملہ اونکی ۲۵ شخص اہل بدر تہے اور لشکر کی گنتی ۹۰ ہزار تہے
اور معاویہ کی طرف ۴۵ ہزار مقتول ہوئے گنتی لشکر کی ایک لاکہہ بیس ہزار کے
تہی صفین مین ایک سو دس دن مقام رہا اور ستر یا نوی بار حرب ہوئی عمرو
بن العاص وزیر معاویہ تہی جب عمار بن یاسر مارے گئے تب قتال بند کر دیا
معاویہ نی کہا تم کیون نہین لڑتی کہا ہمنے اس شخص کو قتل کیا اور حضرت کو سنا
فرماتی تہی تقتله الفئة الباغية معلوم ہوا کہ ہم بغاۃ ہین معاویہ نی کہا چپ رہ ہمنے
کاہی کو اوسکو مارا بلکہ علی نی مارا کہ وہ اوسکو اس جنگ مین لائے ہمنے تو موافقت
کی ہی علی نی سنکر فرمایا اگر ہمنے عمار کو قتل کرایا تو حضرت نی حمزہ کو قتل کرایا ہوگا جبکہ
اونکو واسطی قتال کفار کے بہیجا تہا علی کی ہمراہ خزیمہ بن ثابت انصاری ذو الشہادتین
اور اویس قرنی زاہد تابعین مارے گئے **وقعۂ خوارج** جب علی صفین سے
کوفہ مین واپس آئی حروریہ نی مخالفت کرکے خروج کیا اور منکر تحکیم ہو کر کہا لا حکم
الا لله ولا طاعة لمن عصى الله یہ پہلی بات ہے جو انسے ظاہر ہوئی یہ موضع حرورا
مین نازل ہوئے تہے اسلیے حروریہ کہلائے بارہ ہزار آدمی تہی علی نی ابن عباس

کو نزدیک آنکی بھیجا لکن وہ قابو مین آ ئی علی نی عبد اللہ بن الکواری کو کہا تم نی
ہمپر کیون خروج کیا کہا بسبب تحکیم یوم صفین کی علی نی اونکو قائل کیا اور وہ ساکت
ہوی پہر علی واپس چلی آئی جب کسی طرح فہمایش نی اونپر اثر نکیا تب علی نی
لشکر طیار کیا اور افسر مقرر کیے اور کہدیا کہ جو کوئی اونمین سے طرف کوفہ و مداین
وغیرہا کی واپس جاوی وہ آمن ہے چنانچہ فروہ بن نوفل پانسو سوار لیکر
چلا گیا اور ایک گروہ طرف کوفہ کی واپس ہوا اور دوسرا گروہ مداین کو گیا اکثر
جمعیت متفرق ہوگئی بعد اسکی کہ وہ سب بارہ ہزار نفر تھے اب فقط چار ہزار
رہگئے جب انسی مقابلہ ہوا فوج علی نی تیر و نیزہ و تلوار پر اونکو رکھہ لیا ایک لحظہ مین
سب کو صاف کر دیا چار ہزار مین سی نو نفر بچگئے دو طرف خراسان کی اور دو طرف
حران کی اور دو طرف یمن کی اور دو طرف جزیرہ کی اور ایک طرف تل موزن کے
بہاگ گئی جماعت علی نی غنائم کثیرہ اونکی لیلیے اور اودہر کے فقط دو شخص مارے گئے
بجز ان نو نفر کی کوئی اور اون خوارج نہروان سی باقی نہ بچا وللہ الحمد وھذہ کرامۃ
من امیر المومنین فانہ قال قبل ذلک نقتلہم ولا یقتل منا عشرۃ ولا یسلم
منہم عشرۃ تنبیہ یہ خوارج جنہون نی علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تہا وقت تحکیم حکمین
کے اور کہا تہا لا حکم الا للہ وہی لوگ ہین جنکی حق مین حضرت نی فرمایا تہا یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ رواہ البخاری انمین سی ایک عبد اللہ بن
ذی الخویصرہ تمیمی تہا جسنے وقت تقسیم صدقات کی حضرت سی کہا تہا اعدل یا

یارسول اللہ فانک لم تعدل اور حضرتؐ نی ارشاد کیا تہا ویلک ومن یعدل ان لم اعدل
اور سیر عمر رضی اللہ عنہ نی اذن چاہا تہا کہ اوس کی گردن مارین فرمایا دعہ فان لہ
اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یمرقون من الدین کما
یمرق السھم من الرمیۃ اور انہین کی حقمین یہ آیت آئی ہی ومنھم من یلمزک فی الصدقات **ف** بیان
ان وقائع کا تاریخ الخلفاء مین یون لکہا ہے کہ ابن سعد کہتے ہین کہ قتل عثمان
سے دوسری دن بیعت خلافت علی سے کی گئی جتنے صحابہ مدینہ مین تہے
سب نی بیعت کی طلحہ وزبیر کی بیعت گرہا طوعا ہوئی والہذا اون دونون نے
مکہ جاکر عائشہ کو لیکر بطلب خون عثمان قصد بصرہ کا کیا علی نی یہ خبر پاکر سفر عراق
کیا اور بصرہ مین جاکر اون سی ملاقات کی یہ وقعہ جمل ہے جو کہ ماہ جمادی الاخرہ مین
سنہ ۳۶ھ مین ہوا اس لڑائی مین طلحہ وزبیر مارے گئے اور گنتی مقتولین کے
۱۳ ہزار کو پہونچی علی بصرہ مین پندرہ شب رہے پہر کوفہ مین آئی معاویہ بن ابی
سفیان نی مع مردم شام علی علیہ السلام پر خروج کیا علی یہ سنکر روانہ ہوئے
صفین مین سامنا آمنا ہوا سنہ ۳۷ھ مین مدت تک قتال قائم رہا اہل شام نے
مصاحف اوٹہائی اور طرف حکم قرآن کی بلایا یہ فریب ومکر تہا عمرو بن العاص کے
کالوگون نی حرب کو مکروہ جانا اور خواہان صلح ہوئے اور دو حکم مقرر کیے گئی
علی نی ابو موسی اشعری کو اور معاویہ نی عمرو بن العاص کو حکم مقرر کیا اور آپسمین
ایک تحریر لکہی کہ شروع سال پر اذرح مین یکجا جمع ہوکر امر امت مین نظر کیجائی

لوگ متفرق ہوگئے اور معاویہ شام کو اور علی کوفہ کو چلے آئے یہان ان کے
اصحاب مین سے کچہ لوگون نے خروج کیا اور کہا لا حکم الا للہ اور حروراء مین
لشکر جمع ہوا علی نے اون کی پاس ابن عباس کو بہیجا اون سے خصومت و
حجت ہوئی قوم کثیر نے رجوع کیا اور ایک قوم اپنی قول پر جمی رہی اور طرف
نہروان کے چلے گئے علی نے اونکی طرف روانہ ہوکر نہروان مین اونکو
تہ تیغ کیا اور ذو الثدیہ کو مارا یہ واقعہ سنہ ۳۸ کو ہوا اوسی سال ماہ شعبان لوگ
مقام اذرح مین جمع ہوئے اور سعد بن ابی وقاص و ابن عمر وغیرہما حاضر ہوئے
عمرو نے ابو موسی اشعری کو براہ فریب مقدم کیا اونہون نے تکلم کرکے علی کو خلع
کیا اور عمرو نے بات چیت کرکے معاویہ کو مقرر رکہا اور بیعت لی اسپر لوگ متفرق
ہوگئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی اصحاب سے ورطہ خلاف مین پڑگئے یہان تک
کہ انگشت بدندان ہوکر کہا اُعْصَى ويطاع معاويہ پہر تین آدمی خوارج کے
عبد الرحمن بن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی و عمرو بن بکیر تمیمی مکہ مین مجتمع
ہوئی اور باہم عہد و عقد کیا کہ علی و معاویہ و عمرو بن العاص کو قتل کرنا چاہیے
تا کہ لوگ انکے ہاتہہ سے راحت مین ہوجاوین ابن ملجم نے کہا مین علی کو سمجہہ لونگا
برک نے کہا مین معاویہ کو لی ڈالونگا ابن بکیر نے کہا مین عمرو بن العاص کو
کفایت کرونگا ۱۷ شب رمضان کو یہ عہد ایک شب مین کرکے ہر ایک اوس
شہر کو چلا جہان یہ ہر ایک شخص تہی ابن ملجم کوفہ مین آیا اور اپنی اصحاب خوارج سے

بالا شب جمعہ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ کو وقت سحر علی جاگی اور اپنے فرزند حسن سے
کہا آج کی رات مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا اور کہا اے رسول خدا ما لقیت
من امتك من الاود واللدد فرمایا بد دعا کر انپر اسی بیٹے کہا اللھم ابدلنی
بھم خیرا منھم وابدلھم بی شرا لھم منی اتنے مین ابن نباح موذن نے
آکر کہا نماز طیار ہے علی وہان دروازے سی نکلے جس سے پکارا کرتے تھے یا ایھا الناس
الصلوۃ الصلوۃ ابن ملجم نی آکر تلوار ماری پیشانی سے سر تک زخم لگا اور دماغ
تک پہنچا لوگ ہر طرف سی اوسپر دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکین باندہین علی رض
جمعہ و شنبہ تک زندہ رہے شب یکشنبہ کو انتقال کیا حسن و حسین و عبد اللہ بن جعفر
نے اونکو غسل دیا حسن نی نماز پڑہی دار الامارۃ کوفہ مین وقت شب دفن کیا پہر
اطراف ابن ملجم کو قطع کر کے قوصرہ مین رکہکر آگ سی جلا دیا ھذا کلہ کلام ابن سعد
وقد احسن فی تلخیصہ ھذہ الوقائع ولم یوسع فیھا الکلام کما صنع غیرہ
لان ھذا ھو اللائق بھذا المقام حضرت نی فرمایا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا
او قال بحسب اصحابی القتل مستدرک مین سدی نے روایت کیا ہے کہ ابن ملجم
ایک زن خارجیہ پر عاشق تہا اوسکو قطام کہتے تھے اوس سی نکاح کیا اور تین ہزار
درہم مع قتل علی مہر مین دیے ابو بکر بن عیاش نی کہا ہے علی کی قبر مخفی کر دی
تا کہ مبادا خوارج اوسکو کھود ڈالین شریک نی کہا امام حسن اونکی نعش کو مدینہ لیگئے
محمد بن حبیب نی کہا ہی اول من حول من قبر الی قبر علی رضی اللہ عنہ سعید بن

عبدالعزیزؒ کا قول یہ ہے کہ جب علی مقتول ہوئی اونکی جنازہ کو لیچلی تاکہ پاس
حضرتؐ کی دفن کرین راہ مین اونٹ بھاگا اور بہاگ گیا معلوم نہوا کہ کدہر گیا پہر
کسیکی ہاتہہ نہ آیا اخرجہ ابن عساکر اسی جگہ سے اہل عراق کہتے ہین کہ علی
سحاب مین ہین بعض نے کہا وہ اونٹ بلاد طی مین جا پڑا وہان اونکو دفن کیا
عمر علیؓ کی وقت قتل کے ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۵۷ یا ۵۸ سال کی تہی انکی ۱۹
کنیزین تہین انتہی کلام السیوطی نور الابصار مین کہا ہے جب ابن ملجم وغیرہ ہر سہ نفر
نے مشورہ قتل مذکور کا کیا تو برک دمشق مین آیا اور اوسنی معاویہ پر ضرب لگائی
اونکا سرین زخمی ہوا مگر جان بچگئی حیاۃ الحیوان مین کہا ہے فاصاب ورکہ
فقطع منہ عراق النکاح فلم یولد لہ بعد ذالک حیبا وسکو پکڑ لیا تو اوسنے کہا
الامان والبشارۃ فقد قتل علی فی ہذہ اللیلۃ معاویہ نی اوسکو زندہ رکہا یہانتک
کہ خبر قتل علی کی آئی تب معاویہ نی اوسکی ہاتہہ پاؤن کاٹکر اوسکو چہوڑ دیا اور
بعض نی کہا مار ڈالا ابن بکیر مصر مین آیا اوس دن عمرو بن العاص کی پشت یا
شکم مین درد تہا اونہون نی بجای خود سہل عامری یا خارجہ کو بہیجا کہ لوگونکو نماز
پڑہادو ابن بکیر نی اونکو عمرو بن العاص سمجہکر قتل کر ڈالا اور لوگون نی اوسکو پکڑا
اور قتل کیا فصول مہمہ مین کہا ہے اوسکو پکڑ کر سامنے عمرو بن العاص کی لیگئے جب
اوسکو دیکہا کہا تو نی کس کو مارا لوگ کہتے ہین خارجہ کو کہا اردت عمرو واراد اللہ
خارجہ تب حکم دیا کہ اسکو قتل کرو اور ابن ملجم کوفہ مین آیا اور اوسنی علی کو قتل کیا

تفصیل اس قصہ کی نورالابصار مین ہے ذخائر العقبی مین کہا ہے علی نی فرمایا
فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص علی لفظ
کا لفظ یہ ہے کہ جب ابن ملجم کو پکڑ کر پاس علیؓ کے لائی فرمایا احبسوہ واطیبوا
طعامہ والینوا فراشہ فان اعش فانا ولی دمی عفوا او قصاصا وان مت
فالحقوبی اخاصمہ عند رب العالمین عمر اونکی وقت قتل کی ۶۳ سال کی تہی
مثل عمر نبی وابوبکر و عمر کے وھو من عجیب لاتفاق واقدی نی کہا وھذا ھو
المثبت عندنا وقیل غیر ذالک علی نی حسن کو وصیت کی اوسکی آخر مین یہی کہا
لا تخضوا دماء المسلمین خوضًا تقولون قتل امیر المومنین الا لا تقتلوا بی الا
قاتلی انظروا اذا انا مت من ضربتہ ھذہ فاضربوہ ضربۃ بضربۃ ولا تمثلوا بہ
الی اٰخرھا وھی طویلۃ حاصل یہہ تین کپڑون مین دفن کیا جسمین قمیص وعمامہ نہتا
اور حیرہ مین دفن کیا یہ ایک مشہور جگہہ ہے اب تک اوسکی زیارت کرتی ہین
اور کسی نی کہا نجف مین اور بعض نی کہا درمیان گھر اور مسجد کے دفن کیا وقیل
غیر ذالک کذا فی الفصول جب دفن سی فارغ ہوی حسن نی ابن ملجم کو بلایا اور حکم دیا
کہ اوس کی گردن مارو پہر لوگون نی لاش لیجا کر آگ مین جلا دی حدیث انس و
وفضالہ انصاری مین آیا ہے کہ حضرتؐ نی اول سی خبر دی تہی کہ اونکی موت
قتل سے ہوگی نہ بیماری سی اور وہ خود بہی انتظار اسطرح کی موت کا کرتے تہی اور
علی نی اپنے قتل سے پہلی خبر اپنے حال کی دی تہی اور کہا تہا کہ میرا اسیی ابن ملجم

کی ہاتھہ سے قتل ہونگا روایات اس مطلب کی نور الابصار مین بہت آئی ہین زہری
کہتے ہین جس دن علی مقتول ہوئی کوئی سنگریزہ بیت المقدس کا اوٹھایا نہ گیا
لیکن نیچی اوسکی خون تازہ و سرخ تہا ابوبکر خوارزمی نی کتاب المناقب مین قصہ
عذاب ابن ملجم کا بحوالہ ایک راہب کی لکھا ہے کہ ایک طائر مثل نسر کی اوسپر مسلط
ہے کہ اوسکو پارہ پارہ ٹکڑی کرتاہی پہر مل جاتا ہے پہر اسیطرح کرتا ہے و نعوذ باللہ من
غضب اللہ علی مرتضی نی اپنی زمانہ خلافت مین کوئی حج نہین کیا اونکو حروب سے
فرصت نہین ملی ہان پہلی بہت سی حج کیے تہی بالجملہ مدت انکی خلافت کی بہت کم ہوئی

صدیق تقی سہ ماہ و دو سال	بر مسند شرع مصطفے بود
دہ سال خلیفہ بود و شش ماہ	فاروق کہ حاکم قضا بود
عثمان زکی دوازدہ سال	بر جملہ خلق مقتدا بود
نہ ماہ و چہار سال دیگر	ایام علی مرتضے بود

انکی انتقال سے مع خلافت شش ماہہ امام حسن رضی اللہ عنہ تیس سال خلافت
راشدہ کی ختم ہوگئے پہر ملک عضوض کا زمانہ آیا معاویہ اول ملوک اسلام تہی و علمہ جرأ
واللہ اعلم **ف** لوگونکا اختلاف ہی تعداد اولاد علی رضی اللہ عنہ مین کسی نی زیادہ
کسی نی کم بتائی ہے ابو القاسم اسمعیل نی کتاب الانوار مین کہاہی کہ اولاد علی ۳۳ نفر
تہے ۱۷ ذکر ۱۶ انثی اور عمیری نی کہا ۲۹ بارہ ذکر ستر و انثی محب طبری نی کہا ۱۴ ذکر
۱۶ انثی صفوہ مین کہا ہے ۱۴ ذکر و ۱۹ انثی بغیۃ الطالب مین کہاہی ۱۵ ذکر ۱۸ انثی

بالاتفاق اور ذکور مین بیس عدد تک اور اناث مین ۲۲ عدد تک اختلاف کیا ہے
ذکور مین حسن وحسین ومحسن تھے محسن صغر سنی مین مرگئے انکی مان فاطمہ زہرا تھین
محمد اکبر کی مان خولہ بنت جعفر حنفیہ تھین عبد اللہ کو مختار بن ابی عبید نے قتل کیا
اور ابوبکر ہمراہ حسین کی مقتول ہوئے ان دونون کی مان لیلی بنت مسعود نہشلی
تھے تزوجہا عبد اللہ بن جعفر بعد عمہ فجمع بین زوجۃ علی وابنتہ عباس
اکبر ملقب بسقا وعثمان وجعفر وعبد اللہ یہ سب ہمراہ حسین کی مارے گئے ان سب
کی مان ام البنین بنت حرام وحیدیہ کلابیہ تھین محمد اصغر یہ ساتھ حسین کی مقتول
ہوئے ان کی مان ام ولد تھین ویحیی وعون ان دونون کی مان بنت عمیس
تھین عمر اکبر ان کی مان ام حبیب صہبا تغلبیہ منجملہ سبی ردت کی تھین محمد اوسط
انکی مان امامہ بنت ابی العاص بن ربیع عبشمیہ تھین یہ امامہ وہی ہین جنکو حضرت
نماز ظہر مین اپنی پشت مبارک پر لا دلیتے تھے انکی مان زینب بنت حضرت تھین
اب باقی رہین دختران مرتضوی سو ام کلثوم کبری قبل وفات حضرت کی پیدا
ہوئین انکی شوہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے انسے زید اکبر ورقیہ متولد ہوئین
اور یہ مع زید کی وقت واحد مین مرگئین انکی نماز جنازہ ابن عمر نے پڑھی دوم
زینب کبری شقیقہ حسن وحسین ورقیہ شقیقہ عمر اکبر وام الحسن ورملہ کبری ان
دونونکی مان ام سعد بنت عروہ بن مسعود ثقفی تھین وام ہانی ومیمونہ ورملہ صغری
وزینب صغری وام کلثوم صغری وفاطمہ وامامہ وخدیجہ وام الخیر وام سلمہ وام جعفر

وہانوتعیہ یہ سب صاحبزادیان امہات شتی سے تہین اور عقب علی حسن حسین و محمد اکبر و عمر و عباس ستارسے ہی انتہی حاشیہ بحیری علی النہج مین ہرادی سے نقل کیا ہے کہ جملہ اولاد علی اونکو تہی پانچ کی نسل باقی رہی حسن و حسین و عباس و محمد بن حنفیہ و عمر اور اناث ۔ انہین منجملہ اونکی فقط ایک سے نسل چلی زینب اخت سبطین فرزندان فاطمہ علیہا السلام ہی محمد بن حنفیہ کو جہلۂ شیعہ مہدی سے خیال کرتی ہین سو یہ بات غلط ہی ہان وہ مرد شجاع و کریم و فصیح تہے اون کا انتقال ۸۱ھ ہجری مین بمقام مدینہ منورہ ہوا تہا اور بعض نی کہا طائف مین علی کا لقب مرتضی و حیدر و امیر المؤمنین و انزع و بطین تہا اور کنیت ابو السبطین و ابو تراب اور نقش خاتم لسندت ظہری الی اللہ یا حسبی اللہ با نعم القادر اللہ حسب من قتل ہوی اوسدن فقط چار بیبیان تہین امامہ و لیلی و اسماء بنت عمیس و ام البنین اور دس امہات الاولاد تہین بواب اونکی سلمان فارسی تہی اور شاعر حسان بن ثابت اور معاصر ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین ؎

من ذا یطیق بان یحصی الثناء علی   محمد و علی الصدیق صاحبہ

وقد ترقی عمر الفاروق منزلۃ   وسام عزا و فخرا فی مراتبہ

وکان عثمان فضلا بالنبی وقد   اتت جمیع البرایا من مناقبہ

وذو الفقار علی المرتضی فلہ   بحر من العلم سیل و من عجائبہ

فہم ملاذ من خاف الحساب اذا   ضاقت علیہ امور فی مذاہبہ

علیہم صلوات اللہ ما المعتشـ فی اللیل انوار برق فی غیاھبہ

حکایت شریف ابنی فی مفتی الحرمین محب طبری رح سے کہا تم نے ابوبکر کو علی
پر باوجود اوس غزارت علم و قرب رسول خدا کی مقدم کیا کہا نہ ابوبکر کو اپنی رائے
سے مقدم نہین کیا اور نہ اس امر مین ہمکو کچہہ اختیار ہے ہماری حبدر رسول خدا صلعم نے
فرمایا سد و کل خوخة فی المسجد الا خوخة ابی بکر اور فرمایا مروا ابا بکر فلیصل بالناس
اور یہ حدیث ہم نی بسند صحیح پڑہی ہے اور جب حضرت مقبوض ہوی صحابہ نی کہا
من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لدیننا رضینا ہ لدنیانا شریف
ابنی نی کہا سچ ہے پہر عمر کو کیون مقدم کیا کہا اس لیی کہ ابوبکر نی وقت اپنی موت کے
اونکو پسند کیا کہا سچ ہی پہر عثمان کو کیون مقدم کیا کہا عمر نی امر خلافت کو بطور
شوری ٹہرایا اون لوگونمین جنسے حضرت راضی گئے اہل شوری نی عثمان کو مقدم
کیا شریف نی کہا بہلا معاویہ کو کیا کہتے ہو کہا وہ مجتہد تہے جسطرح کہ علی مجتہد تہے کہا
اگر تم معاویہ و علی کو پاتی تو کس کی ساتہہ ہوتی کہا ہمراہ علی کی شریف نی کہا جزاک اللہ
عنا خیر اشعرانی رح فرماتی ہین فانظر یا اخی ہذا الکلام النفیس من ہذا العالم الذی
لا یخرج من التبعیة فی شی فعلم ان الواجب علینا ان نحب اصحاب رسول اللہ صلعم
تبعا لحب رسول اللہ صلعم و نحب اولادھم کذلک لحب رسول اللہ صلعم لا لحکم
الطبع و نقدم اولاد فاطمة علی اولاد ابی بکر الصدیق کما کان ابوبکر یقدمھم
علی اولادہ عملا بحدیث لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من اھلہ و ولدہ والناس

اجمعین خاتمہ بیان مین فضائل بقیہ عشرہ مبشرہ بالجنۃ کی

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تہا نہین ہی کوئی احق ساتہہ اس امر کی یعنی خلافت کی
ان لوگون سے کہ وفات کی حضرت نے اور حضرت انسے راضی تہی پہر نام لیا علی و
عثمان و زبیر و طلحہ و سعد و عبد الرحمن کا رواہ البخاری قیس بن ابی حازم کہتے ہین
مینے طلحہ کا ہاتہہ دیکہا وہ خشک ہوگیا تہا طلحہ نے اوس ہاتہہ سے اوس دن حب سے
حضرت کی وقایت کی تہی رواہ البخاری جابر کہتے ہین حضرت نے دن احزاب کے فرمایا
کون آدمی ہمکو خبر قوم کی لا کر دیگا زبیر نے کہا مین فرمایا ان لکل نبی حواریا و حواری
الزبیر متفق علیہ زبیر کہتے ہین حضرت نے کہا کون بنی قریظہ مین جاکر مجہے اونکی
خبر لا کر دیگا مین گیا جب پہر کر آیا فرمایا فداک ابی و امی متفق علیہ علی کہتے ہین
حضرت نے کسیکی لیے اپنی مان باپ کو جمع نہین کیا مگر واسطے سعد بن مالک کے
مینے سنا کہ دن احد کے فرماتی تہی یا سعد ارم فداک ابی و امی متفق علیہ سعد بن
ابی وقاص کہتے ہین انی لاول العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ متفق علیہ عائشہ
کہتی ہین جب حضرت مدینہ مین آئی یعنی بعض غزوات سے تو اوس رات جاگی
کہا کاش کوئی مرد صالح میری حراست کرتا کہ اتنے مین مینے آواز ہتیار کی سنی فرمایا
یہ کون ہی کہا مین سعد ہون کہا کہ ہر آئی کہا میری جی مین حضرت پر خوف آیا
مین نگاہبانی کرنیکو آیا ہون حضرت نے اونکو دعا دی اور سو رہی متفق علیہ حدیث
انس مین فرمایا ہے ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

بن الجراح ہیں متفق علیہ عائشہ سے پوچھا اگر حضرت کسیکو خلیفہ کرتے تو پہلا اسکو کرتے کہا ابوبکر کو کہا پھر کس کو کہا عمر کو کہا پھر کس کو کہا ابوعبیدہ بن جراح کو روا ہ مسلم ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت کوہ حرا پر تھے اور آپکے ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر بھی تھے ایک پتھر ہلا فرمایا ٹھیر نہیں ہے تجپر مگر نبی یا صدیق یا شہید بعض نے سعد بن ابی وقاص کو بھی زیادہ کیا ہے اور علی کا ذکر نہیں کیا رواہ مسلم عبدالرحمن بن عوف کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ و طلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ و عبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ و سعد بن ابی وقاص فی الجنۃ و سعید بن زید فی الجنۃ و ابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن سعید بن زید حدیث انس میں مرفوعاً آیا ہے ارحم امتی بامتی ابوبکر و اشدھم فی امر اللہ عمر و اصدقھم حیاء عثمان و افرضھم زید بن ثابت و اقرءھم ابی بن کعب و اعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل و لکل امۃ امین و امین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح و روی عن معمر عن قتادۃ مرسلا و فیہ واقضاھم علی جابر کہتے ہیں حضرت نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی دیکھکے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ دیکھے طرف ایک مرد کی جو روی زمین پر چلتا ہے اور اپنا کام پورا کر چکا وہ طرف اس شخص کے دیکھے وفی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی علی رضی اللہ عنہ

کہتی ہین میری کانون نی حضرتؐ کی دہن سی سنا کہتے تھے طلحہ وزبیر میری ہمسایہ ہین بہشت مین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب سعد بن ابی وقاص کہتے ہین حضرتؐ نی دن احد کی فرمایا اللہم اسدّ د واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ دوسر لفظ انکا یہ تہا یہی اللہم استجب لسعد اذا دعاک رواہ الترمذی علی نی کہا ہی ماجمع رسول اللہ صلعم اباہ وامہ الا لسعد قال لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی ایہا الغلام الحزور رواہ الترمذی جابر کہتے ہین سعد آئی حضرتؐ نی کہا یہ میرا ماموں ہی اب کوئی مرد اپنا ماموں مجہے دکہلائی رواہ الترمذی سعد بنی زہرہ مین سی تہے اور حضرتؐ کی والدہ بہی بنی زہرہ مین سے تہین اسلیے حضرتؐ نی سعد کو اپنا ماموں فرمایا سعد کہتے ہین مینی دیکہا کہ مین ثالث ہون اسلام مین اور اسلام نہ لایا کوئی مگر اسی دن کہ مین مسلمان ہوا رواہ البخاری ام سلمہ کہتی ہین مینی حضرتؐ کو سنا اپنی ازواج سے فرماتی تہے وہ شخص جو تمکو لپ بہر کر بعد میری دیگا وہ صادق ابرہے اللہم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبیل الجنۃ رواہ احمد

دہ یار بہشتی اند قطعے — بوبکر و عمر علی و عثمان
طلحہ است و زبیر و بو عبیدہ — سعد است و سعید و عبد رحمن

علی کہتے ہین حضرتؐ سے کہا ہم کس کو بعد آپکی امیر کرین فرمایا ان تومروا ابابکر تجدوہ امیناً زاہداً فی الدنیا راغباً فی الآخرۃ وان تومروا عمر تجدوہ قویاً

امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم وان تومروا علیاً ولا اراکم فاعلین تجدوہ
ھادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم رواہ احمد وسر النفط الخاتمہ
کہ حضرت نبی نے فرمایا رحم اللہ ابابکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الھجرۃ وصحبنی
فی الغار واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ
الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان تستحیی منہ الملائکۃ رحم اللہ علیاً
اللھم ادر الحق معہ حیث دار رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
الحمد للہ تعالیٰ کہ ختم اس رسالہ کا ذکر خلفاء اربعہ پر ہوا جس طرح کہ آغاز بھی انہیں کے
ذکر خیر سے ہوا تھا کما قیل ع یطوی بہ الذکر الجمیل ویبدء ھذا
واقول اللھم اجعلنا من المتقین الابرار واسلک بنا سبیل عبادک
الاخیار والھمنا رشدنا واجزل من رضوانک حظنا ولا تحرمنا بذنوبنا
ولا تطردنا بعیوبنا ولا تقطع عنا برک ولا تنسنا ذکرک ولا تفتک
عنا سترک یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

الیک والا لا تشد الرکائب	ومنک والا لا تنال الرغائب
وفیک والا فالرجاء مخیب	وعنک والا فالمحدث کاذب
لدیک والا لا قرار یطیب لی	علیک والا لا تسیل السواکب
رضاک والا فالغرام تصنع	سناک والا فالبدور غیاھب

والحمد للہ اولاً واخراً